Approved by Government as Text Book

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

الجزء الثاني

من كتاب

تسهيل الأدب في لسان العرب

المعروف به

عربی کا معلّم

حصّۂ دوّم

۲

برائے مدارس ثانویہ

مصنّفہ مولوی عبدالستّار خان

جس کتاب پر مصنف کی مہر نہ ہوگی وہ مسروقہ سمجھی جائے گی

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

الجُزْءُ الثَّانِي

مِنْ كِتَابِ

تَسْهِيلُ الأَدَبِ فِي لِسَانِ الْعَرَبِ

المعروف

عربی کا معلّم

حصّۂ دوم برائے مدارس ثانویہ

۲

مصنّفہ مولوی عبدالستّار خان

سنہ ۱۴۰۸ھ
۱۹۸۸ء

باریازدہم ۱

صرفی و نحوی اصطلاحات کے انگریزی مترادفات

(INDEX OF GRAMMATICAL TERMS)

اصطلاح	English
لفظ	Word
کلمہ	Part of Speech
اسم	Noun
فعل	Verb
حرف	Particle
اسم نکرہ	Indefinite Noun
اسم معرفہ	Definite Noun
اسم علم	Proper Name
اسم ضمیر	Personal Pronoun
اسم اشارہ	Demonstrative Pronoun
اسم موصول	Relative Pronoun
اسم معرف باللام	Noun with Definite Article
اسم ذات	Concrete Noun
اسم صفت	Adjective
اسم استفهام	Interrogative Pronoun
اسماء مشتقہ	Derivative Nouns
اسم فاعل	Active Participle Noun
اسم مفعول	Passive Participle Noun
اسم ظرف	Noun of Place or Time
اسم آلہ	Noun of Instrument
اسم تفضیل	...nparative or ...uperlative Degree
اسم جنس	...nerio Noun (Genus)
اسم جمع	...lective Noun
تذکیر وتانیث (جنس)	...nder
مذکر	...sculine
مؤنث	...minine
وحدت وجمع	...mber
واحد	...gular
تثنیہ	...l
جمع	...ral
جمع سالم	...nd Plural
جمع مکسر	...ken Plural
عاقل	...ional
غیر عاقل	...tional
ثلاثی	...iteral
رباعی	...driliteral
خماسی	...d of Five Radicals
فعل مجرد	...itive Verb
فعل مزید فیہ	...ved Verb
اسم کی حالتیں (حالت)	...
حالت فاعلی یا حالت رفعی	...inative Case

(بقیہ اصطلاحات کا مکمل انگریزی اندرونی صفحہ پر ملاحظہ کریں)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصۂ دوم

پندرہ۱۵ سبق پہلے حصے میں لکھے گئے۔ یہ دوسرا حصہ سولھویں سبق سے شروع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین و الصّلوٰۃ و السلام علیٰ عبدہ و رسولہ محمّد و آلہٖ و اتباعہٖ الیٰ یوم الدّین ۔

امّا بعد اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ صحت کی خرابی اور حالات کی ناموافقت کے باوجود کتاب "عربی کا معلم" کا دوسرا حصّہ بھی جدید ترمیم و اضافے کے ساتھ طالبین عربی کی خدمت میں پیش کرنے کے لائق ہو گیا۔ فلہ الحمد ۔

پہلا حصّہ ہائی سکولز کی چوتھی جماعت کا نصاب ہے۔ اب یہ دوسرا حصّہ پانچویں جماعت کے لئے مرتّب ہو گیا۔ اگرچہ سابق ایڈیشن ہی ملک کے علمائے کرام و مبصّرین عظام کی نظر میں بے حد مقبول ہو چکا ہے۔ بمبئی یونیورسٹی اور صوبۂ سندھ کے محکمۂ تعلیم نے نیز متعدد مدارس عربیہ نے داخل نصاب کر لیا ہے۔ پھر بھی آرزو یہی رہی کہ تسہیل عربی کی خدمت میں جتنا زیادہ ہو سکے کر گذروں۔ زندگی کا اعتبار نہیں، اسباب کی عدمِ مساعدت کی وجہ سے جو کچھ اور جیسا میں چاہتا تھا وہ سب تو نہ ہو سکا تاہم غنیمت ہے کہ اتنا تو ضرور ہوا کہ اب یہ کتاب افادیت کے اعتبار سے کئی درجہ بڑھ گئی ۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

چونکہ اس تصنیف کا نصب العین زبان دانی اور قرآن فہمی ہے اس لئے اس

جدید ترمیم میں قواعد کا اضافہ تو بہت ہی کم ہوا ہے ۔ البتہ مشقی امثلہ خصوصاً قرآنی امثلہ، مکالموں اور تمرینات کا اضافہ اس قدر ہوا ہے کہ ایک حد تک عربی ریڈر کا بھی کام دے ۔

کلید اس حصے کی بھی لکھی گئی ہے جس کی مدد سے شائقین عربی خصوصاً کالج کے طلبہ تعطیلات کے زمانے میں آسانی کے ساتھ عربی جیسی ضروری زبان سمجھنے کی استعداد حاصل کر سکتے ہیں ۔

ادّعا نہیں مسلّمہ حقیقت ہے کہ ہائی سکولز، مدارس عربیہ اور السنۂ شرقیہ کے متعلمین کے لئے یہی ایک سلسلہ ہے جسے بہترین اور مفید ترین نصاب کہا جا سکتا ہے۔

بہر حال اس خادم سے جو کچھ ہو سکا پیش کر دیا۔ اب قوم کے عزیز طلبہ کو اس تسہیل سے مستفید ہونے کا موقع دینا ان بزرگوں کا کام ہے جن کے اختیار میں درسی کتب کا انتخاب ہے۔ اگر وہ چاہیں تو انظر الی ما قال ولا تنظر الیٰ من قال کے ماتحت اس خدمت کی قدر کرتے ہوئے ہر مسلم طالب علم کو اس سے مستفیض ہونے کا موقع عطا فرما کر اجر جزیل و شکرِ جمیل کے مستحق ہو سکتے ہیں ۔

وما علینا الّا البلاغ

خادم افضل اللسان

عبد السّتار خان

اشارات

۱۔ مثال دیتے وقت لفظ "مثلاً" کے عوض صرف دو نقطے لکھ دیئے جائیں گے اس طرح :

۲۔ سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کی طرف (ج) سے اشارہ کیا جائے گا۔

۳۔ کسی مضمون کا حوالہ دینے کے لئے قوس میں اس کے سبق کا اور اس کے بعد اس کے نقرہ کا نمبر لکھا جائے گا مثلاً (سبق ۵۔۲) سے یہ مطلب ہے کہ فلاں مضمون پانچویں سبق کے دوسرے نقرہ میں تلاش کرو۔

۴۔ سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے قوس میں بعض حروف لکھ دیئے گئے ہیں ان حروف سے ان افعال کے ابواب کی طرف اشارہ ہے۔

ہدایات

۱۔ جب تک ایک سبق خوب ذہن نشین نہ ہو دوسرا سبق نہ پڑھیں۔

۲۔ ہر ایک مشق کا خاص توجہ سے ترجمہ کریں اور پھر اس کتاب کی کلید سے مقابلہ کر کے جانچیں۔

۳۔ انگریزی خوانوں کیلئے صرف ونحو کے اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ ٹائیٹل کے اندرونی حصہ میں لکھ دیا گیا ہے۔ بوقتِ ضرورت اس سے فائدہ اٹھائیں۔

۴۔ بعض باتیں مزاولت بغیر جلد سمجھ میں نہیں آتیں۔ ایسے موقع پر مستقل مزاج رہو کسی سے حل کرالو۔ یا ہمت سے قدم آگے اٹھاؤ۔ عجب نہیں کہ آگے چل کر خود ہی سمجھ میں آجائیں۔

التماس

محترم اساتذہ سے التماس ہے کہ تعلیم سے پیشتر اس کتاب کا خوب مطالعہ کر کے مواضع مسائل پر حاوی ہو جائیں تاکہ اثنائے تعلیم میں طالب علم کو پچھلے اسباق کا ٹھیک حوالہ دے سکیں۔ نیز یہ گذارش ہے کہ اس کتاب میں صرف میر نحو میر وغیرہ کتب درسیہ کی طرح قواعد کی عبارت زبانی رٹانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ہر سبق کی مشقی مثالوں میں ان کا اچھی طرح استعمال ہوتا رہے اور ہر مثال میں ان کی تکرار ہوا کرے تو بے رٹے قواعد ذہن نشین ہو جائیں گے۔ ساتھ ہی عربی الفاظ بھی یاد ہو جائیں گے۔ تعلیم کی بڑی خوبی یہی ہے۔ مناسب ہو تو اس کتاب کو دوبارہ پڑھائیں پہلے دور میں سرسری طور پر اور دوسرے دور میں زیادہ پختگی کے ساتھ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجزءُ الثّانی مِنْ کتابِ تَسْہیلِ الادَبْ

یعنی

عَرَبی کا معلّم حصّۂ دُوم

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ عَشَرَ

اَبْوَابُ الْفِعْلِ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّدِ

۱۔ ماضی اور مضارع کا بیان تو تم نے پہلے حصے کے چودھویں[۱۴] اور پندرھویں[۱۵] سبق میں پڑھ لیا ہے۔ بہت سے افعال بھی سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۲ اور ۱۳ میں یاد کر لئے۔ اُن سے تم سمجھ گئے ہو گے کہ ثلاثی مجرّد کے بعض مادّوں میں تو ماضی اور مضارع دونوں کے عین کلمہ (دیکھو سبق ۷۔۳) کی حرکتیں یکساں ہوتی ہیں مگر بعض مادّوں میں مختلف۔

دیکھو فَتْحٌ (کھولنا۔ فتح کرنا) میں ماضی فَتَحَ اور مضارع یَفْتَحُ ہے، یعنی دونوں میں عین کلمہ مفتوح ہے۔ کَرُمٌ (بزرگ ہونا) میں ماضی کَرُمَ اور مضارع یَکْرُمُ ہے یعنی دونوں کا عین کلمہ مضموم ہے۔

حَسْبٌ (گمان کرنا) میں ماضی حَسِبَ اور مضارع یَحْسِبُ ہے یعنی دونوں میں عین کلمہ مَکْسُوْر ہے۔

اب یہ بھی دیکھو ضَرْبٌ (مارنا) میں ماضی ضَرَبَ مَفْتُوْحُ الْعَیْن ہے تو مضارع یَضْرِبُ مَکْسُوْرُ الْعَیْن ہے۔ نَصْرٌ (مدد کرنا) میں ماضی نَصَرَ مفتوح العین ہے اور مضارع یَنْصُرُ مَضْمُوْمُ الْعَیْن ہے۔ سَمْعٌ (سُننا) میں ماضی سَمِعَ مکسور العین ہے اور مضارع یَسْمَعُ مفتوح العین ہے۔

۲۔ پس ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات کے لحاظ سے افعال ثلاثی مجرّد کے چھ گروہ ہوئے۔ صَرْف کی اصطلاح میں ایک ایک گروہ کو ایک ایک باب کہا گیا ہے۔

یہ ابواب حسبِ ذیل ہیں:-

	ماضی	مضارع	وزن	
اَلْبَابُ الْاَوَّلُ	ضَرَبَ	یَضْرِبُ	فَعَلَ	یَفْعِلُ
			ماضی مفتوح العین	مضارع مکسور العین
اَلْبَابُ الثَّانِی	نَصَرَ	یَنْصُرُ	فَعَلَ	یَفْعُلُ
			ماضی مفتوح العین	مضارع مضموم العین
اَلْبَابُ الثَّالِثُ	سَمِعَ	یَسْمَعُ	فَعِلَ	یَفْعَلُ
			ماضی مکسور العین	مضارع مفتوح العین

	ماضی	مضارع	وزن
اَلْبَابُ الرَّابِعُ	فَتَحَ	یَفْتَحُ	فَعَلَ یَفْعَلُ
			ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین
اَلْبَابُ الْخَامِسُ	کَرُمَ	یَکْرُمُ	فَعُلَ یَفْعُلُ
			ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین
اَلْبَابُ السَّادِسُ	حَسِبَ	یَحْسِبُ	فَعِلَ یَفْعِلُ
			ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین

۳۔ زیادہ تر افعال پہلے تین ابواب سے آیا کرتے ہیں۔ چوتھے باب سے ان سے کم، پانچویں باب سے اس سے کم اور چھٹے باب سے بہت ہی کم۔

۴۔ کسی لفظ کا کسی باب سے ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت اس کے مطابق ہو گی۔ مثلاً کہا جائے:- غَسْلٌ (دھونا) باب ضَرَبَ سے ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کا ماضی مفتوح العین یعنی غَسَلَ ہے اور مضارع مکسور العین یعنی یَغْسِلُ ہے۔

تنبیہ:- سبق ۱۴ اور ۱۵ کے سلسلۂ الفاظ میں ماضی کے سامنے مضارع بھی لکھ دیا گیا ہے۔ اب تم خود ان پہ ایک نظر ڈال کر سمجھ لو کہ کونسا فعل کس باب سے تعلق رکھتا ہے۔

۵۔ ہر ایک فعلِ ثلاثی مجرّد کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ

کس باب سے ہے۔ تاکہ اس کے ماضی اور مضارع اور امر وغیرہ کا تلفظ صحیح طور پر کیا جا سکے اسی لئے لُغۃ کی کتابوں میں ہر ایک مادّہ فعل کے سامنے اس کے باب کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر باب ضَرَبَ سے ہے تو اس کے سامنے (ض) لکھ دیتے ہیں اور باب نَصَرَ سے ہو تو (ن) اور باب سَمِعَ سے ہو تو (س)، باب فَتَحَ سے ہو تو (ف) باب کَرُمَ سے ہو تو (ک) اور باب حَسِبَ سے ہو تو (ح) لکھ دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم بھی آئندہ سے سلسلۂ الفاظ میں اسی طرح لکھا کریں گے۔

لُغۃ کی جدید کتابوں میں ماضی لکھ کر ایک چھوٹی سی لکیر پر مضارع کے عین کلمہ کی حرکت لکھ دیا کرتے ہیں: غَسَلَ ـِ ، نَصَرَ ـُ ، فَرِحَ ـَ ،

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۴

حَصَلَ (ن)	حاصل ہونا		
رَجَعَ (ض)	لوٹنا۔ واپس آنا	صَدَقَ (ن)	سچ کہنا
رَزَقَ (ن)	دینا	قَرُبَ (ك)	نزدیک ہونا
رَقَدَ (ن)	سونا	لَعِبَ (س)	کھیلنا
سَكَنَ (ن)	رہنا	مَرِضَ (س)	بیمار ہونا
شَكَرَ (ن)	شکر کرنا	هَزَمَ (ض)	شکست دینا
اٰمِيْن	ایسا ہی ہو	اَبَدًا	کبھی بھی۔ ہمیشہ
		اَمَّا۔	لیکن

بَرْطَانِيَة	برطانیہ	فُطُوْرٌ	ناشتہ
حَظٌّ	حصہ۔ نصیب	فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ	ان دنوں۔ آج کل
دَارَيْنِ (دارٌ کا تثنیہ ہے)	دونوں جہان	كَسْلَانُ (ج: كُسَالٰى)	سُست
ذُوْ (دیکھو حصہ اول سبق ۱۱)	صاحب۔ والا	مَجِيْدٌ	بزرگی والا
سَعَادَةٌ	نیک بختی۔ کامیابی	مُخَرِّبَةٌ	برباد کرنے والی
سَعِيْدٌ (ج: سُعَدَاءُ)	نیک بخت	مَكْتَبَةٌ	کتب خانہ۔ لائبریری
ظَنٌّ	گمان	نَحْوُ	جیسا۔ تقریبًا
عَشَاءٌ	شام کا کھانا	نِصْفٌ	آدھا
غَدَاءٌ	دوپہر کا کھانا	يَابَانُ (مونث ہے)	جاپان

مشق نمبر ۱۵

تنبیہ۔ مندرجۂ ذیل مشق میں افعال کے عین کلمہ کو اعراب نہیں لگایا گیا ہے۔ تم ان کے ابواب کے مطابق اعراب لگا کر پڑھو۔

تنبیہ۔ حصہ اول سبق ۲ کی تنبیہ ۵ پھر ایک بار دیکھ لو۔

(۱) كَمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ تَقْرَءُ كُلَّ يَوْمٍ يَا خَلِيْلُ؟

كُلَّ يَوْمٍ اَقْرَءُ جُزْءًا مِنْهُ لٰكِنِ الْيَوْمَ مَا قَرَءْتُ اِلَّا نِصْفَ الْجُزْءِ لِاَنِّيْ (کیونکہ میں) مَاكَتَبْتُ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ فِي اللَّيْلِ فَجَلَسْتُ اَكْتُبُ

(۲) لِمَاذَا؟

صَبَاحًا

(۳) هَلْ حَصَلَتْ لَكَ الْيَوْمَ جَمَاعَةُ الْفَجْرِ ؟
الْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ تَحْصُلُ لِيْ جَمَاعَةُ الْفَجْرِ ۔

(۴) فَأَنْتَ ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ وَاللّٰهِ يَا خَلِيْلُ
أَشْكُرُكَ يَا سَيِّدِيْ عَلٰى حُسْنِ ظَنِّكَ أَمَّا جَمَاعَةُ الْفَجْرِ فَلَيْسَ بِأَمْرٍ كَبِيْرٍ إِلَّا عَلَى الْكُسَالٰى الَّذِيْنَ يَرْقُدُوْنَ فِي الْغَفْلَةِ

(۵) صَدَقْتَ يَا وَلَدِيْ، لٰكِنْ لَيْسَ هٰذَا إِلَّا نَصِيْبُ السُّعَدَاءِ رَزَقَكَ اللّٰهُ سَعَادَةَ الدَّارَيْنِ
آمِيْن ۔ وَرَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَاتِ سَيِّدِيْ

(۶) يَا خَلِيْلُ ! مَتٰى تَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ ؟
أَنَا أَذْهَبُ بَعْدَ الْفُطُوْرِ

(۷) وَمَتٰى تَأْكُلُوْنَ الْغَدَاءَ ؟
نَحْنُ نَأْكُلُ الْغَدَاءَ قَبْلَ الظُّهْرِ

(۸) الْمَدْرَسَةُ قَرِيْبٌ أَمْ بَعِيْدٌ ؟
بَعُدَتِ الْمَدْرَسَةُ نَحْوَ نِصْفِ مِيْلٍ

(۹) هَلْ تَشْرَبُ الشَّايَ عِنْدَنَا ؟
عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ، لٰكِنْ يَا سَيِّدِيْ أَنَا شَرِبْتُ الشَّايَ صَبَاحًا وَلَا أَشْرَبُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَبَدًا

(۱۰) مَنْ هٰذَا الْوَلَدُ الصَّغِيْرُ مَعَكَ ؟
هٰذَا وَلَدٌ يَسْكُنُ أَبَوَاهُ[1] فِيْ جَارِنَا

(۱۱) لَيْسَ هُوَ بِنَظِيْفٍ. أَلَا يَغْسِلُ وَجْهَهُ ؟
الْيَوْمَ مَرِضَتْ أُمُّهُ فَمَا غَسَلَتْ وَجْهَهُ

(۱۲) هَلْ تَلْعَبُوْنَ كُلَّ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ؟
نَعَمْ نَلْعَبُ كُلَّ يَوْمٍ فِي الْمَيْدَانِ

(۱۳) مَتٰى تَرْجِعُ مِنْ مَيْدَانِ اللَّعِبِ[2] ؟
أَنَا أَرْجِعُ قُبَيْلَ الْمَغْرِبِ

(۱۴) فَمَاذَا تَفْعَلُ ؟
بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ نَأْكُلُ الْعَشَاءَ وَنَسْمَعُ أَخْبَارَ الْعَالَمِ فِي الرَّادِيُوْ

(۱۵) مَاذَا سَمِعْتَ الْبَارِحَةَ ؟
يَا سَيِّدِيْ سَمِعْتُ خَبَرًا مُدْهِشًا

(۱۶) وَمَا ذَاكَ ؟
سَمِعْتُ أَنَّ الْيَابَانَ قَدْ هَزَمَتِ الْبَرِيْطَانِيَةَ وَالْأَمْرِيْكَةَ فِيْ مَلَايَا وَبَرْمَا وَقَدْ قَرُبَتِ الْآنَ مِنَ الْهِنْدِ

(۱۷) صَدَقْتَ يَا عَزِيْزِيْ هٰكَذَا جَاءَتِ الْأَخْبَارُ فِي الْجَرَائِدِ أَيْضًا[3]
حَفِظَنَا اللّٰهُ[4] مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْحَرْبِ الْمُخَرِّبَةِ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اے لڑکو! تم ہر روز قرآن مجید — ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ

[1] أَبَوَانِ = ماں باپ۔ [2] کھیل یعنی کھیل کا میدان۔ [3] أَيْضًا = بھی۔ [4] اللہ ہم کو بچائے۔

سوال	جواب
میں سے کتنا پڑھتے ہو؟	پڑھا کرتے ہیں لیکن آج ہم نے آدھا پارہ پڑھا۔
(۲) کیا تم نے مدرسہ کے اسباق رات میں نہیں یاد کئے؟	نہیں بلکہ ہم نے صبح میں یاد کئے۔
(۳) لڑکو! تم مدرسے کب جاتے ہو؟	ہم ان دنوں ناشتہ کے بعد مدرسے جاتے ہیں۔
(۴) کیا مدرسہ تمہارے مکانوں سے دور ہے؟	جی ہاں! مدرسہ ہمارے مکانوں سے تقریباً ایک میل دور ہے۔
(۵) تم مدرسے سے کب لوٹتے ہو؟	ہم ظہر سے کچھ پہلے مدرسے سے لوٹتے ہیں۔
(۶) کیا تمہیں ظہر کی نماز جماعت سے مِل جاتی ہے؟	جی ہاں الحمد للہ اِن دنوں ظہر کی نماز اور عصر کی نماز جماعت سے مِل جاتی ہے۔
(۷) وہ کیسے؟	کیونکہ آج کل مدرسہ صرف (اِنَّمَا) صبح کو کھولا جاتا ہے۔
(۸) پھر ظہر کے بعد تم کیا کرتے ہو؟	ایک گھنٹہ ہم سوجاتے ہیں۔
(۹) احمد! تم عصر کے بعد کیا کرتے ہو؟	جناب میں تفریح کیلئے باغ میں جاتا ہوں
(۱۰) کیا تم ہر روز اخبار پڑھتے ہو؟	بخدا میں ہر روز لائبریری میں اخبارات پڑھتا ہوں۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعَ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ اللَّازِمُ وَالْمُتَعَدِّیْ
وَ
اَلْفِعْلُ الْمَعْرُوْفُ وَالْمَجْهُوْلُ

۱۔ تم اردو قواعد میں پڑھ چکے ہو کہ فعل دو قسم کا ہوتا ہے:

(۱) لازم جو صرف فاعل سے مل کر پوری بات بن جائے: كَرُمَ زَيْدٌ (زید بزرگ ہوا) یعنی فعل لازم میں مفعول نہیں آتا۔

(۲) مُتَعَدِّیْ جو فاعل اور مفعول دونوں سے ملے بغیر پوری بات نہ بنے: أَكَلَ زَيْدٌ خُبْزًا (زید نے روٹی کھائی)

۲۔ اکثر متعدّی افعال میں تو ایک ہی مفعول کی ضرورت پڑتی ہے لیکن بعض افعال ایسے بھی ہیں جن میں دو مفعول کی ضرورت پڑتی ہے مثلاً جب کہا جائے حَسِبَ زَيْدٌ بَكْرًا (زید نے بکر کو گمان کیا) تو بات ادھوری رہ جاتی ہے کہ بکر کو کیا گمان کیا؟ جب کہیں گے غَنِيًّا (یعنی تونگر) تو بات پوری ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عَلِمَ حَامِدٌ خَالِدًا صَالِحًا (حامد نے خالد کو نیک جانا) ایسے فعلوں کو اَلْمُتَعَدِّیْ اِلَی مَفْعُوْلَیْنِ یعنی متعدّی بہ دو مفعول کہتے ہیں۔

۳۔ متعدّی کی اور دو قسمیں ہیں:

(۱) فعل معروف یا معلوم جو فاعل کی طرف منسوب ہو اور اس کا فاعل معلوم ہو: ضَرَبَ حَامِدٌ خَالِدًا (حامد نے خالد کو مارا) اس مثال میں ضَرَبَ کا فاعل معلوم ہے۔

(۲) فعل مجہول (نامعلوم) جو مفعول کی طرف منسوب ہو اور اس کے فاعل کا ذکر نہ ہو: ضُرِبَ خَالِدٌ (خالد مارا گیا) اس مثال میں فاعل کا ذکر ہی نہیں اس لئے ضُرِبَ فعل مجہول ہے۔

۴۔ وہ اسم جس کی طرف فعل مجہول منسوب ہوتا ہے اسے نَائِبُ الفَاعِلِ (فاعل کا جانشین) کہتے ہیں وہ فاعل کی طرح مرفوع ہوا کرتا ہے: ضُرِبَ خَالِدٌ[1]۔

تنبیہ ۱۔ نائب الفاعل کو مَفْعُوْلُ مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ (اس کا مفعول جس کا فاعل مذکور نہ ہو) بھی کہتے ہیں۔

۵۔ جن فعلوں کے مفعول دو ہوتے ہیں ان کے نائب الفاعل بھی دو ہوں گے۔ لیکن دونوں مرفوع نہیں ہوتے بلکہ دوسرے کو منصوب پڑھتے ہیں: عُلِمَ خَالِدٌ صَالِحًا (خالد کو نیک جانا گیا)

تنبیہ ۲۔ ماضی معروف اور مضارع معروف کو مجہول

[1] اس جگہ خالد درحقیقت مفعول ہے اس لئے منصوب ہونا چاہئے تھا لیکن فعل مجہول میں اسے فاعل کی جگہ مل گئی ہے اس لئے رفع دیا گیا۔

بنانے کا طریقہ حصہ اول سبق ۱۴ اور ۱۵ میں لکھا گیا ہے۔

۶۔ فعل لازم عام طور پر معروف ہی مستعمل ہوتا ہے۔ لیکن کبھی اس کے بعد کسی اسم پر حرفِ جرّ لگانے سے اس میں متعدّی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں اس کا مجہول آسکتا ہے: ذَهَبَ خَالِدٌ بِزَيْدٍ (خالد زید کو لے گیا) یہاں ذَهَبَ متعدّی بن گیا ہے۔ اس کا مجہول ہوگا ذُهِبَ بِزَيْدٍ (زید کو لے جایا گیا) اسی طرح جَاءَ حَامِدٌ بِكِتَابٍ (حامد نے ایک کتاب لائی) اس کا مجہول ہوگا جِيْءَ بِكِتَابٍ (ایک کتاب لائی گئی)۔

تنبیہ ۳۔ جَاءَ (آنا) اگرچہ لازم ہے مگر بظاہر متعدّی کی طرح بھی اس کا استعمال ہوتا ہے: جَاءَنِي مَكْتُوْبٌ (مجھے ایک خط آیا) جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ (تمہارے پاس پیغمبر آیا) کبھی اس کے بعد اِلٰی آتا ہے: جَاءَ اِلَيْكَ مَكْتُوْبٌ (تیرے پاس ایک خط آیا)۔

دَخَلَ (داخل ہونا) لازم ہے۔ اس کے بعد کوئی اسم ظرف یعنی "جگہ" یا "وقت" کا نام ہی آئے گا۔ مگر عموماً فِي لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی: دَخَلَ زَيْدٌ الْمَسْجِدَ صَبَاحًا (زید مسجد میں صبح کو داخل ہوا) اس میں مسجد اور صَبَاح کو مفعول فیہ کہتے ہیں۔ جو جگہ یا وقت کا نام ہوا کرتا ہے۔ اور وہ منصوب ہوتا ہے اس کی تفصیل چوتھے حصے میں پڑھو گے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۵

لفظ	معنی	لفظ	معنی
أَرُزٌّ	چاول	عَرَبَجِيٌّ	گاڑی بان
جَانِبٌ	ایک طرف	عَسْكَرِيٌّ	لشکری۔ سپاہی
اَلْحَدِيقَةُ الْمَلَكِيَّةُ	شاہی باغ	فَارِسِيَّةٌ	فارسی زبان
رَكِبَ (س)	سوار ہونا	لَمَّا	جب
سَمَكٌ۔ حُوتٌ	مچھلی	لِيبِيَا	شمالی افریقہ کا ایک ملک
صَدْرٌ (ج: صُدُورٌ)	سینہ۔ دل	مُحَارَبَةٌ	لڑائی
طَاوِلَةٌ	میز	نَاسٌ	لوگ
طِفْلٌ (الف)	بچہ	نَهَضَ (ف)	اٹھ جانا
عَرَبَةٌ	گاڑی	وَاجِبَاتُ الْمَدْرَسَةِ	مدرسے کے کام یا اسباق

مشق نمبر ۱۶

ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول اور مجہول کو معروف بناؤ

تنبیہ ۴۔ معروف کو مجہول بنانا ہو تو فاعل کو حذف کرکے اس کی جگہ مفعول کو رکھو اور اسے رفع دو (یا کوئی اور علامتِ رفع حسبِ موقع لگا دو) ضَرَبَ حَامِدٌ كَلْبًا سے ضُرِبَ كَلْبٌ (کتا مارا گیا) أَكَلَتْ مَرْيَمُ خُبْزَيْنِ سے أُكِلَ خُبْزَانِ۔

اور مجہول کو معروف بنانا ہو تو اس کے ساتھ کوئی فاعل لگاؤ اور نائب الفاعل کو مفعول بناکر نصب دو (یا اور کوئی علامتِ نصب) لگادو: قُتِلَ سَارِقٌ سے قَتَلَ رَجُلٌ سَارِقًا یا قَتَلْتُ سَارِقًا وغیرہ۔

(۱) شَرِبَ الطِّفْلُ لَبَنًا (۲) طَلَبَ أَخُو حَامِدٍ أَبَاكَ (۳) أَكَلْنَا الْيَوْمَ السَّمَكَ وَالْأَرُزَّ (۴) أَرْسَلَ أَبُو حَامِدٍ أَخَاهُ إِلَى مِصْرَ (۵) هَلْ تَفْهَمُ أُخْتُكَ الْفَارِسِيَّةَ؟ (۶) قَتَلَ عَسْكَرِيٌّ أَبَاهُ فِي مُحَارَبَةِ سِنْغَافُورَ (۷) قُتِلَ أَسَدٌ كَبِيرٌ (۸) طُلِبَ أَبُوكَ فِي الدِّيوَانِ (۹) هَلْ فُتِحَ بَابَا[1] الْمَدْرَسَةِ؟ (۱۰) نَعَمْ فَتَحَ الْبَوَّابُ بَابَيِ[2] الْمَدْرَسَةِ (۱۱) قُتِلَ أَبُو هٰذَا الْوَلَدِ فِي مُحَارَبَةِ لِيبِيَا (۱۲) هَلْ يُفْهَمُ اللِّسَانُ الْهِنْدِيُّ فِي مَكَّةَ؟ (۱۳) بُعِثَ أَبُوهُ إِلَى حَيْدَرْآبَاد (۱۴) سَيُهْزَمُ الْكُفَّارُ (۱۵) قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ (۱۶) حَسِبْتُ أَخَاكَ صَالِحًا۔

مشق نمبر ۱۶ (الف)

(۱) جَاءَ الْعَرَبَجِيُّ بِالْعَرَبَةِ، هَلْ تَرْكَبُ الْعَرَبَةَ وَتَذْهَبُ إِلَى

[1] دراصل بَابَانِ اضافت کی وجہ سے نون حذف ہوگیا۔ [2] دراصل بَابَيْنِ۔

الْحَدِيقَةِ الْمَلَكِيَّةِ؟ (۲) جَاءَنِي مَكْتُوبٌ مِنْ دِهْلِي
أَرْسَلَهُ صَدِيقِي خَالِدٌ (۳) لَمَّا دَخَلْتُ حُجْرَتَكَ رَأَيْتُ أَخَاكَ الصَّغِيرَ
جَالِسًا عَلَى الْكُرْسِيِّ أَمَامَ الطَّاوِلَةِ يَكْتُبُ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ
فَجَلَسْتُ بِجَانِبٍ عَلَى كُرْسِيٍّ وَجَاءَ لِي بِالْقَهْوَةِ (۴) دَخَلْنَا عَلَى
أَمِيرِ الْبَلْدَةِ فِي قَصْرِهِ لِأَمْرٍ ضَرُورِيٍّ فَوَجَدْنَاهُ يَأْكُلُ الطَّعَامَ
فَنَهَضَ قَائِمًا عَلَى الْأَقْدَامِ وَطَلَبَنَا عَلَى الطَّعَامِ لٰكِنْ مَا أَكَلْنَا ثُمَّ
جِيءَ لَنَا بِالشَّايِ فَشَرِبْنَاهُ (۵) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ
(۶) يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا
فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک شخص نے ایک بڑے شیر کو مارا (۲) میں نے حامد کے بھائی کو بلایا (۳) میری بہن نے مچھلی اور چاول کھائے (۴) احمد نے محمود کو نیک گمان کیا (۵) اس لڑکی کا بھائی جاپان کی لڑائی میں مارا گیا (۶) میرے باپ نے مجھے حیدر آباد بھیجا (۷) کیا بمبئی میں عربی زبان سمجھی جاتی ہے؟ (۸) میرے پاس میرے بھائی کی طرف سے ایک خط آیا۔ (۹) میں کل اس کا جواب لکھوں گا۔

اعراب لگاؤ

ذیل میں ہر ایک جملہ پورا ہے۔ ہر جملے میں غور کر کے فعل معروف اور مجہول پہچانو اور اس کے مطابق اعراب لگاؤ۔

(۱) قتل اسد شاۃ (۲) قتلت شاۃ (۳) شرب رشید القہوۃ (۴) شربت القہوۃ (۵) اللہ یعلم ما[۱] فی صدورکم (۶) حسب زید رشیدا غنیا (۷) حسب رشید غنیا (۸) طلبت اخاك (۹) طلب اخوك (۱۰) بعثت غلامی الی السوق (۱۱) بعثت الی السوق (۱۲) هل انت تقرء هذا الكتاب فی المدرسة (۱۳) هل يقرء هذا الكتاب فی المدرسة (۱۴) هو يسئل ولا يسئل

اَلدَّرْسُ الثَّامِنَ عَشَرَ

فاعل کے لحاظ سے فعل میں تغیرات

۱۔ جب فعل اپنے فاعل سے پہلے آئے تو ہمیشہ واحد ہی رہے گا۔ فاعل خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع البتہ تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق آیا کرے گا۔

كَتَبَ الْمُعَلِّمُ — كَتَبَ الْمُعَلِّمَانِ — كَتَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ
كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ — كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ — كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَاتُ

[۱] جو

لیکن فاعل اگر جَمْعِ مُکَسَّر "غیر عاقل" ہو، خواہ مذکر خواہ مؤنث، دونوں صورتوں میں فعل عموماً واحد مؤنّث ہوا کرتا ہے:

جَاءَتِ الْجِمَالُ (اونٹ آئے) ذَهَبَتِ النُّوقُ (اونٹنیاں گئیں)

تنبیہ ۱۔ جِمَالٌ جمع مکسّر ہے جَمَلٌ کی اور نُوقٌ جمع مکسّر ہے نَاقَةٌ کی۔

اور اگر فاعل جمع مکسّر "عاقل" ہو خواہ مذکّر خواہ مؤنث، تو فعل کو مذکّر بھی لا سکتے ہیں اور مؤنّث بھی:

قَالَ الرِّجَالُ یا قَالَتِ الرِّجَالُ (مردوں نے کہا)

قَالَ نِسْوَةٌ یا قَالَتْ نِسْوَةٌ (عورتوں نے کہا)

اسی طرح فاعل جبکہ "اسم جمع" (دیکھو اصطلاحات نمبر ۲) یا مؤنّث غیر[1] حقیقی ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں:

حَضَرَ الْقَوْمُ یا حَضَرَتِ الْقَوْمُ طَلَعَ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

۲۔ جب فاعل فعل سے پہلے مذکور ہو تو فعل و فاعل باہم مطابق ہوں گے:

اَلْمُعَلِّمُ كَتَبَ (معلم نے لکھا)	اَلْمُعَلِّمَةُ كَتَبَتْ
اَلْمُعَلِّمَانِ كَتَبَا (دو معلموں نے لکھا)	اَلْمُعَلِّمَتَانِ كَتَبَتَا
اَلْمُعَلِّمُوْنَ كَتَبُوْا (بہت معلموں نے لکھا)	اَلْمُعَلِّمَاتُ كَتَبْنَ

[1] مؤنث غیر حقیقی سے مُراد وہ لفظ ہے جس کے مقابلے میں جاندار نر نہ ہو

اسی طرح حَضَرَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَ ذَهَبُوْا (معلّمین آئے اور گئے) دیکھو اس مثال میں دو فعل ہیں۔ پہلا واحد اور دوسرا جمع لفظ اَلْمُعَلِّمُوْنَ دونوں کا فاعل ہے جو پہلے فعل کے بعد اور دوسرے سے قبل واقع ہے اسی وجہ سے پہلا فعل واحد رکھا گیا ہے اور دوسرے کو جمع کر دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲۔ اس مسئلہ کو یوں بھی سمجھ لو کہ جملے میں فاعل جب اپنے فعل سے پہلے آجائے تو عربی قواعد (گرامر) میں اسے فاعل کہتے ہی نہیں بلکہ مبتدا کہتے ہیں اور فعل کو اس کی خبر۔ یہ مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیّہ بن جاتا ہے۔ فعلیّہ نہیں رہتا۔

اس کی ترکیب اس طرح کرتے ہیں: "اَلْمُعَلِّمُ كَتَبَ" میں "اَلْمُعَلِّمُ" مبتدا "كَتَبَ" فعل، اس میں ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے وہ اس کا فاعل، فعل اپنے پوشیدہ فاعل سے ملکر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا (اَلْمُعَلِّمُ) کی۔ اب مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیّہ ہو گیا۔

تم چھٹے سبق میں پڑھ چکے ہو کہ وحدت و جمع اور تذکیر و تانیث میں خبر کو اپنے مبتدا کے مطابق ہونا چاہئے۔ اس لئے ایسے جملوں میں فعل (جو کہ خبر ہے) اپنے ظاہری فاعل کے (جو مبتدا ہے) مطابق ہوا کرتا ہے۔ مگر جب ایسا مبتدا بھی غیر عاقل کی جمع ہو تو جملۂ اسمیّہ کے عام قاعدے کے مطابق فعل

واحد مؤنث ہی آئے گا: اَلْاَشْجَارُ نَبَتَتْ (درخت اُگے)۔

امید ہے کہ اب تم ایسے جملوں میں فعل و فاعل کی مطابقت کی وجہ اچھی طرح سمجھ گئے ہوگے۔ آئندہ مشق خوب غور سے پڑھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱٦

لفظ	معنی	لفظ	معنی
بَذَلَ (ن)	خرچ کرنا	قَدِمَ (س)	آنا
زَرَعَ (ف)	بونا	قَصَّ (ن قَصَصَ)	واقعہ بیان کرنا
سَأَلَ (ف)	پوچھنا، مانگنا	قَصَدَ (ن)	ارادہ کرنا، رخ کرنا
شَكَرَ (ن)	شکر کرنا	مَنَحَ (ف)	عطا کرنا
طَلَعَ (ن)	چڑھنا، طلوع ہونا	وَجَدَ (يَجِدُ)	پانا

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اَبَوَانِ	ماں باپ	طِبٌّ	ڈاکٹری کا علم
اَلْفٌ	ہزار	طِبَابَةٌ	ڈاکٹری کا پیشہ
اِعَانَةٌ	مدد	عُضْوٌ (ج: اَعْضَاءٌ)	بدن کا ایک جوڑ، کسی جماعت کا رکن
جَائِزَةٌ	انعام		
حَالًا	اسی وقت	فَائِقَةٌ	اونچے درجے کی
دَخْلٌ	آمدنی	فَاكِهَةٌ (ج: فَوَاكِهُ)	میوہ جات
رُؤْيَةٌ	دیدار۔ ملاقات	قُدُومٌ (مصدر ہے)	آنا۔ آمد

لفظ	معنی	لفظ	معنی
شِتَاءٌ	سردی کا موسم	قَرْيَةٌ (ج: قُرًى)	گاؤں
شَهَادَةٌ	سند۔ گواہی	مَسْكَنٌ (ج: مَسَاكِنُ)	مکان۔ رہنے کا مقام
صَيْفٌ	گرمی کا موسم	وَفْدٌ (ج: وُفُودٌ)	ڈیپوٹیشن[1]

مشق نمبر ۱۷

تنبیہ ۳۔ قابلِ توجہ الفاظ پر لکیر بنا دی گئی ہے۔ آئندہ سبقوں میں بھی ایسا ہی کیا جائے گا۔

تنبیہ ۴۔ ذیل کی مشق میں غور کرو کہ فعل جب فاعل سے پہلے آتا ہے تو واحد ہی کا صیغہ رہتا ہے اور جب اس کے بعد آتا ہے تو فعل و فاعل باہم موافق ہوتے ہیں۔

(۱) طَلَعَ الرِّجَالُ الْجَبَلَ فِي الصَّيْفِ ثُمَّ نَزَلُوْا فِي الشِّتَاءِ وَ دَخَلُوْا مَسَاكِنَهُمْ (۲) قَصَدَ الشَّامَ اَحْمَدُ وَ خَادِمُهُ فَدَخَلَاهَا وَوَجَدَا اَهْلَهَا مِنَ الشُّرَفَاءِ (۳) نَجَحَ الْاَوْلَادُ فِي الْاِمْتِحَانِ

[1] چھوٹی جماعت جو کسی قوم یا بڑی جماعت کی طرف سے اہم کام کے لئے بھیجی جائے۔

وَمُنِحُوا جَائِزَةً (۴) نَجَحَتِ الْبِنْتَانِ فِیْ عِلْمِ الطِّبِّ وَحَصَلَتَا الشَّهَادَةَ الْفَائِقَةَ فَفَرِحَ اَبَوَاهُمَا فَرَحًا شَدِيدًا وَبَذَلَا اَمْوَالًا كَثِيرَةً عَلَى الْفُقَرَاءِ مِنْ طَلَبَةِ الْعِلْمِ (۵) جَاءَ رَجُلَانِ عِنْدِیْ صَبَاحًا فَجَلَسَا وَشَرِبَا الْقَهْوَةَ ثُمَّ بَعْدَ الظُّهْرِ قَدِمَ وَفْدٌ فِیْ عَشَرَةِ رِجَالٍ مِنْ شُرَفَاءِ دِهْلِیْ وَطَلَبُوْا مِنِّیْ اِعَانَةً لِلْمَدْرَسَةِ الطِّبِّيَّةِ فَذَهَبْتُ بِهِمْ (دیکھو سبق ۱۷-۶) اِلٰی صَدِيقِیْ اَحْمَدَ اَمِيرِ الْبَلْدَةِ فَلَمَّا[1] بَلَغْنَا عِنْدَ قَصْرِهٖ نَظَرَ اِلَيْنَا مِنَ الْغُرْفَةِ وَنَزَلَ حَالًا وَذَهَبَ بِنَا دَاخِلَ الْقَصْرِ (حویلی کے اندر) وَاَجْلَسَنَا[2] عَلَى الْكَرَاسِیِّ الْمُزَيَّنَةِ ثُمَّ جَاءَتْ خُدَّامُهٗ بِالْفَوَاكِهِ فَلَمَّا اَكَلْنَاهَا جَاءُوْا بِالشَّایِ وَالْقَهْوَةِ فَشَرِبْتُ الشَّایَ وَشَرِبَ اَعْضَاءُ الْوَفْدِ الْقَهْوَةَ ثُمَّ سَئَلَ الْاَمِيرُ عَنْ سَبَبِ قُدُوْمِنَا فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَمَنَحَ لِلْمَدْرَسَةِ اَلْفَ رُبِّيَّةٍ حَالًا وَقَطَعَ لَهَا مَزْرَعَةً يَبْلُغُ دَخْلُهَا نَحْوَ اَلْفِ رُبِّيَّةٍ سَنَوِيًّا[3] فَشَكَرْنَاهُ عَلٰی ذٰلِكَ شُكْرًا كَثِيرًا وَرَجَعْنَا اِلٰی دِهْلِیْ۔

[1] لَمَّا یعنی جب۔ [2] یعنی بٹھایا ہم کو۔ [3] سالانہ۔

مشق نمبر ۱۷ (الف)

خالی جگہ کو پُر کرو[1]

(۱) ــــــ رَجُلَانِ وَجَلَسَا ــــــ

(۲) قَرَءَ ــــــ وَخَلِيلٌ دَرْسَهُمَا ثُمَّ ــــــ اِلَى الْبَيْتِ

(۳) جَاءَتِ النِّسَاءُ وَ ــــــ عَلَى الْفَرْشِ

(۴) اَلْبَنَاتُ يَقْرَءْنَ ــــــ

(۵) ــــــ يَقْرَءُوْنَ ــــــ نَافِعًا

(۶) اِخْوَانِیْ ــــــ اللَّحْمَ وَالْخُبْزَ

(۷) اَخَوَاتُ اَحْمَدَ ــــــ اِلَى الْمَدْرَسَةِ

(۸) ــــــ الْمُعَلِّمَاتُ فِی الْمَدْرَسَةِ وَ ــــــ عَلَى الْكَرَاسِیِّ

(۹) مَتٰی ــــــ اُخْتُكَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ؟

(۱۰) هَلْ ــــــ مَعَنَا اِلٰی ــــــ بَعْدَ الْعَصْرِ؟

(۱۱) مَتٰی ــــــ الْاُمَرَاءُ الْجَبَلَ وَمَتٰی ــــــ مِنَ الْجَبَلِ؟

(۱۲) هَلْ اِخْوَانُكَ ــــــ مِنَ الدَّارِ اَمْ اَخَوَاتُكَ ــــــ مِنْهَا؟

[1] اگر کوئی جملہ سمجھ میں نہ آئے تو استاد سے مدد لو۔ نہیں تو کلید میں دیکھو۔

(۱۳) مَنْ ___ الدَّارَ وَمَنْ ___ مِنْهَا ؟

(۱۴) کَمْ وَلَدًا ___ فِی الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِیِّ ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) لڑکوں نے ناشتہ کھایا پھر مدرسے گئے۔

(۲) دو لڑکے ڈاکٹری کے امتحان میں کامیاب ہوئے تو انہیں سند اور انعام دیا گیا۔

(۳) کیا تمہاری بہنیں مدرسے گئیں ؟

(۴) نہیں جناب وہ اب تک نہیں گئیں ابھی دوپہر کا کھانا کھائیں گی پھر وہ مدرسے جائیں گی۔

(۵) میرے پاس ایک گاؤں سے تین شریف عورتیں (ثَلٰثُ نِسْوَةٍ کَرِیْمَاتٍ) آئیں اور مجھ سے لڑکیوں کے مدرسے کے لئے مدد طلب کی میں نے ان کو پچاس روپئے دیئے، پس انہوں نے میرا شکریہ ادا کیا اور اپنے گاؤں چلی گئیں۔

سوالات نمبر ۹

(۱) افعال ثلاثی مجرد کے کتنے باب ہیں؟

(۲) کسی فعل کا کسی باب سے ہونے کا مطلب کیا؟

(۳) کسی فعل کا باب پہچاننے سے کیا حاصل ؟

(۴) ذیل کے افعال کون کون سے باب سے ہیں؟

رکبَ ، دخلَ ، کتبَ، اکلَ ، فهمَ. نهضَ ، بعثَ ، ذهبَ ، قربَ ، شکرَ ، حصلَ ،

(۵) فعل لازم کیا اور متعدّی کیا ؟

(۶) اوپر کے افعال میں کون سے لازم ہیں اور کونسے متعدّی؟

(۷) فعل معروف اور مجہول کی تعریف کرو۔

(۸) جملے میں معروف کو مجہول اور مجہول کو معروف کس طرح بنایا جائے ؟ مثالیں دیکر سمجھاؤ۔

(۹) فعل لازم سے مجہول کیوں نہیں بنایا جاتا ؟

(۱۰) کیا کبھی لازم سے بھی کسی طریقہ سے مجہول آسکتا ہے؟

(۱۱) جملے میں فاعل فعل کے بعد آئے تو فاعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت وجمع سے فعل پر کیا اثر ہوگا؟

(۱۲) اگر جملے میں فاعل فعل سے پہلے آجائے تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیّر و تبدّل ہوگا؟

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ عَشَرَ

ماضی کی مختلف قسمیں

---

(۱) ماضی قریب

۱۔ ماضی پر لفظ قَدْ بڑھا دینے سے اکثر ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں: قَدْ ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَى السُّوْقِ (زید بازار گیا ہے)۔

(۲) ماضی بعید

۲۔ لفظ كَانَ (وہ تھا) ماضی پر لگانے سے ماضی بعید بن جاتا ہے۔ كَانَ ذَهَبَ (وہ گیا تھا)۔

(۳) ماضی استمراری

۳۔ لفظ كَانَ مضارع پر لگانے سے ماضی استمراری ہو جاتا ہے كَانَ يَكْتُبُ اَحْمَدُ دُرُوْسَهٗ (احمد اپنے اسباق لکھتا تھا)۔

تنبیہ ۱۔ كَانَ فعل ماضی ہے كَوْنٌ (ہونا) کا۔ اس کی گردان بھی اور فعلوں کی طرح ہوتی ہے: كَانَ، كَانَا، كَانُوْا، كَانَتْ، كَانَتَا، كُنَّ، كُنْتَ، كُنْتُمَا، كُنْتُمْ، كُنْتِ، كُنْتُمَا، كُنْتُنَّ، كُنْتُ، كُنَّا۔

تنبیہ ۲۔ ماضی بعید یا ماضی استمراری کا جو صیغہ

بنانا ہو وہی صیغہ مذکورہ گردان میں سے لے کر کسی فعل کے ماضی یا مضارع کے اسی صیغے پر لگاؤ: چنانچہ ذیل کی گردان سے تم اچھی طرح سمجھ لوگے۔

ماضی بعید کی گردان

دائیں سے بائیں پڑھو		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکّر	كَانَ كَتَبَ (اس ایک مرد نے لکھا تھا)	كَانَا كَتَبَا	كَانُوْا كَتَبُوْا
	مؤنّث	كَانَتْ كَتَبَتْ (اس ایک عورت نے لکھا تھا)	كَانَتَا كَتَبَتَا	كُنَّ كَتَبْنَ
مخاطب	مذکّر	كُنْتَ كَتَبْتَ (تو ایک مرد نے لکھا تھا)	كُنْتُمَا كَتَبْتُمَا	كُنْتُمْ كَتَبْتُمْ
	مؤنّث	كُنْتِ كَتَبْتِ (تو ایک عورت نے لکھا تھا)	كُنْتُمَا كَتَبْتُمَا	كُنْتُنَّ كَتَبْتُنَّ
متکلّم	مذکّر	كُنْتُ كَتَبْتُ (میں ایک مرد نے لکھا تھا)	كُنَّا كَتَبْنَا	كُنَّا كَتَبْنَا
	مؤنّث	كُنْتُ كَتَبْتُ (میں ایک عورت نے لکھا تھا)	كُنَّا كَتَبْنَا	كُنَّا كَتَبْنَا

ماضی استمراری کی گردان

كَانَ يَكْتُبُ (وہ ایک مرد لکھتا تھا) كَانَا يَكْتُبَانِ، كَانُوْا يَكْتُبُوْنَ
كَانَتْ تَكْتُبُ (وہ ایک عورت لکھتی تھی) كَانَتَا تَكْتُبَانِ، كُنَّ يَكْتُبْنَ
اسی طرح آخر تک۔

تنبیہ ۳۔ كَانَ کا مضارع يَكُوْنُ ہے اس کی گردان یوں ہوگی:

يَكُوْنُ، يَكُوْنَانِ، يَكُوْنُوْنَ، تَكُوْنُ، تَكُوْنَانِ،

یَکُنَّ، تَکُوْنُ، تَکُوْنَانِ، تَکُوْنُوْنَ، تَکُوْنِیْنَ

تَکُوْنَانِ، تَکُنَّ، اَکُوْنُ، نَکُوْنُ۔

(۴) ماضی شکیّہ

۴۔ جس جملے میں فعل ماضی ہو اُس پر لفظ لَعَلَّ (شاید) بڑھانے سے ماضی شکیّہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَعَلَّ زَیْدًا ذَهَبَ اِلَی الْمَسْجِدِ (شاید زید مسجد گیا ہوگا)۔

ماضی پر لفظ یَکُوْنُ داخل کرنے سے بھی ماضی شکیّہ کے معنی پیدا ہوسکتے ہیں: یَکُوْنُ[1] زَیْدٌ ذَهَبَ (زید گیا ہوگا)۔

تنبیہ ۴۔ لَعَلَّ فعل سے لگ کر نہیں آسکتا۔ اس کے بعد کوئی اسم آئے گا جو منصوب ہوگا۔ یا تو کوئی ضمیر آئے گی۔

(۵) ماضی تمنّی یا ماضی شرطیّہ

۵۔ ماضی پر لفظ لَوْ (اگر۔ کاش) بڑھانے سے ماضی شرطیّہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو بوتا تو ضرور کاٹتا)۔

تنبیہ ۵۔ لَحَصَدْتَ میں لَ کے معنی ہیں "ضرور"، "البتہ" لَوْ کے جوابی جملے میں یہ لام تاکید لگانا پڑتا ہے۔ مگر کبھی نہیں بھی لگاتے ہیں۔

ماضی شرطیہ کے لئے کبھی لَوْ کے بعد کَانَ یا اس کا کوئی صیغہ

[1] اس کے معنی یہ بھی ہوسکتے ہیں "زید جاچکا ہوگا" زمانہ ماضی میں جیسے اِنْ ذَهَبْتَ عِنْدَ زَیْدٍ صَبَاحًا هُوَ یَکُوْنُ ذَهَبَ اِلَی الْمَدْرَسَةِ۔

بھی بڑھا دیتے ہیں۔ اس کے بعد ماضی بھی لاتے ہیں اور مضارع بھی۔ مگر معنی میں تھوڑا سا فرق ہو جاتا ہے: لَوْ کُنْتَ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ۔ (اگر تو نے بویا ہوتا تو ضرور کاٹتا) لَوْ کُنْتَ تَحْفَظُ دُرُوْسَكَ نَجَحْتَ (اگر تو اپنے اسباق یاد کرتا رہتا تو کامیاب ہو جاتا)۔

لَیْتَمَا یا لَیْتَ بڑھانے سے ماضی تمنّی کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَیْتَمَا نَجَحْتُ (کاش کہ میں کامیاب ہوتا)۔ لَیْتَ زَیْدًا نَجَحَ (کاش کہ زید کامیاب ہوتا)۔

تنبیہ ۶۔ لَعَلَّ کی طرح لَیْتَ بھی اسم پر یا ضمیر پر داخل ہوا کرتا ہے۔ اور اسم کو نصب دیتا ہے۔

۶۔ یہ بھی یاد رکھو کہ کَانَ اور اس کے مشتقّات اکثر جملۂ اسمیّہ پر داخل ہوتے ہیں۔ اس وقت خبر حالتِ نصبی میں ہوتی ہے: کَانَ رَشِیْدٌ جَالِسًا (رشید بیٹھا تھا) کَانَتِ الْاَوْلَادُ قَائِمِیْنَ (لڑکے کھڑے تھے)۔

تنبیہ ۷۔ تم نے کَانَ اور یَکُوْنُ کی گردانیں تو پڑھ لیں۔ اسی کے قیاس پر قَالَ اور یَقُوْلُ کی گردانیں کرلو۔ کیونکہ ان کی مدد سے زیادہ جملے بنا سکو گے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۷

عربی	اردو	عربی	اردو
بَذَلَ الْجُھْدَ (ن)	کوشش کرنا	عَقَلَ (ض)	سمجھنا
جَھِلَ (س)	نہ جاننا	غَضِبَ (س)	غصہ ہونا
سَمَحَ (ف)	درگزر کرنا۔ اجازت دینا	فَازَ (یَفُوْزُ۔ اس کی گردان کَانَ کے جیسی کرلو)	کامیاب ہونا۔ پالینا
صَدَقَ (ن)	سچ بولنا	لَبِثَ (س)	قیام کرنا۔ ٹھہرنا
عَذَرَ (ض)	معذور رکھنا۔ درگذر کرنا	نَقَصَ (ن)	کم کر دینا
عَذَلَ (ض)	ملامت کرنا	وَعَظَ (یَعِظُ)	نصیحت

عربی	اردو	عربی	اردو
اَزْھَرُ	مصر کا سب سے بڑا اور قدیمی مدرسہ	ضَیْفٌ (ج: ضُیُوْفٌ)	مہمان
		ضَاحِیَۃٌ	شہر کا بیرونی حصّہ
تُرَابٌ	مٹّی	عَلِیْمٌ	بڑا جاننے والا
جُھْدٌ	کوشش	عَلَّامٌ	بہت بڑا جاننے والا
حَقْلٌ	کھیت	غُرْفَۃٌ (ج: غُرَفٌ)	بالاخانہ۔ کمرہ
خَاتَمٌ	مہر۔ آخری	غَیْبٌ (ج: غُیُوْبٌ)	پوشیدہ بات
سَعِیْرٌ	دہکتی آگ۔ دوزخ	قُبَیْلَ	ذرا پہلے
صَاحِبٌ (ج: اَصْحَابٌ)	ساتھی۔ والا	کِتَابٌ حَفِیْظٌ	محفوظ رکھنے والی کتاب

عربی	اردو	عربی	اردو
لَا بَأْسَ	کوئی اندیشہ نہیں	نَاجِحٌ	کامیاب
مَقَالَۃٌ	بات		

مشق نمبر ۱۸

جن الفاظ پر لکیر لکھی ہے وہی اس سبق سے خالص تعلق رکھتے ہیں

	سوال	جواب
(۱)	هَلْ اَخُوْكَ فِي الْبَيْتِ؟	هُوَ قَدْ خَرَجَ الْآنَ اِلَى الضَّاحِيَةِ
(۲)	وَاَيْنَ اَبُوْكَ؟	لَعَلَّهٗ ذَهَبَ اِلَى الْحَقْلِ
(۳)	اَيَّ دَرْسٍ قَرَأْتَ الْيَوْمَ؟	قَدْ قَرَأْتُ الدَّرْسَ التَّاسِعَ عَشَرَ وَسَوْفَ اَقْرَءُ الدَّرْسَ الْعِشْرِيْنَ غَدًا
(۴)	يُوْسُفُ! مَا كُنْتَ تَقْرَءُ الْبَارِحَةَ؟	يَا سَيِّدِيْ كُنْتُ اَقْرَءُ الْجَرِيْدَةَ
(۵)	لِمَ كُنْتَ ذَهَبْتَ اِلَى تِلْكَ الْقَرْيَةِ؟	هُنَاكَ حَدِيْقَةٌ لَنَا فَذَهَبْتُ وَرَأَيْتُ اَحْوَالَهَا
(۶)	هَلْ كُنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيْنَا؟	نَعَمْ كُنَّا نَنْظُرُ مِنَ الْغُرْفَةِ
(۷)	يَا زَيْدُ لِمَ غَضِبْتَ عَلَى اُخْتِكَ الْمُعَلِّمَةِ؟	هِيَ مَا كَانَتْ حَفِظَتْ دُرُوْسَهَا

(۸) هَلْ اَنْتَ تَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ دَرْسَكَ ؟

يَا اَخِيْ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ لٰكِنْ بِالْاَمْسِ مَا حَفِظْتُ لِاَنِّيْ كُنْتُ مَشْغُوْلًا فِيْ خِدْمَةِ الضُّيُوْفِ

(۹) مَنْ كَانَ الضَّيْفُ عِنْدَكُمْ؟

هٰؤُلَاءِ كَانُوْا مِنْ عُلَمَاءِ اَزْهَرَ

(۱۰) يَا لَيْتَنِيْ عَلِمْتُ بِهِمْ فَحَضَرْتُ لِزِيَارَتِهِمْ، كَمْ يَوْمًا يَلْبَثُوْنَ عِنْدَكُمْ؟

لَعَلَّهُمْ يَلْبَثُوْنَ عِنْدَنَا خَمْسَةَ اَيَّامٍ

(۱۱) لَوْ سَمَحَ اَبُوْكَ لَحَضَرْتُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

لَا بَأْسَ يَا اَخِيْ! اَبِيْ يَفْرَحُ بِرُؤْيَتِكَ فَاَنْتَ ابْنُ صَدِيْقِهٖ

(۱۲) يَا سَعِيْدُ! هَلْ كَانَ اَخُوْكَ نَاجِحًا وَفَازَ بِالشَّهَادَةِ؟

نَعَمْ هُوَ كَانَ نَاجِحًا فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِيْ وَفَازَ بِالشَّهَادَةِ

(۱۳) هَلْ نَجَحْتَ فِي الْاِمْتِحَانِ؟

يَا لَيْتَنِيْ نَجَحْتُ وَفُزْتُ بِالشَّهَادَةِ

(۱۴) لَوْ بَذَلْتَ جُهْدَكَ لَنَجَحْتَ

صَدَقْتَ يَا سَيِّدِيْ

مشق نمبر ۱۸ (الف)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ (۲) مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا (۳) وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ (۴) وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا[1] يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ (۵) اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا (۶) وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (۸) وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (۹) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا[2] اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

ذیل میں خلیل نحوی کے دو شعر ہیں جو بڑے مزے دار اور قابلِ غور ہیں علامہ خلیل جس وقت علم عروض کی ایجاد کر رہے تھے اور اشعار کو اوزان

[1] جو کچھ ۔ [2] کان کی خبر ہے اس لئے حالت نصبی میں ہے (دیکھو اسی سبق میں)

پَرتول رہے تھے تو ان کے لڑکے نے سمجھا کہ باپ بے معنی بکواس کر رہا ہے۔ اس لئے اس نے باپ کی دیوانگی کا شور اٹھایا۔ اس وقت خلیل نے یہ جواب دیا:

لَوْكُنْتَ تَعْلَمُ مَا[1] اَقُوْلُ عَذَرْتَنِيْ   اَوْكُنْتَ تَعْلَمُ مَاتَقُوْلُ عَذَلْتُكَا

لٰكِنْ جَهِلْتَ مَقَالَتِيْ فَعَذَلْتَنِيْ   وَعَلِمْتُ اَنَّكَ جَاهِلٌ فَعَذَرْتُكَا

تنبیہ۔ پہلے شعر کے آخر میں عَذَلْتُكَا دراصل عَذَلْتُكَ ہے۔ اسی طرح دوسرے شعر میں عَذَرْتُكَا دراصل عَذَرْتُكَ ہے۔

شعر کے آخر میں آواز تاننے کے لئے "الف" یا "واو" یا "ي" بڑھانا جائز ہے۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میرا بھائی ابھی تفریح کے لئے باغ میں گیا ہے، شاید وہ مغرب سے ذرا پہلے لَوٹ آئے گا (۲) میں کل ایک گاؤں میں گیا تھا تو مجھے دیکھ رہا تھا؟ (۳) ہاں میں تجھے مسجد کے مینارے[2] سے دیکھ رہا تھا تو گھوڑے پر سوار تھا (۴) ہم نے تمہارے چچا کو دیکھا وہ گذشتہ رات اخبار پڑھ رہے تھے (۵) کیا تم نے کل اپنا سبق یاد نہیں کیا تھا؟ (۶) میں نے کل اپنا سبق یاد کیا تھا (۷) محمود اپنا سبق ہر روز یاد کیا کرتا تھا لیکن آج وہ مہمانوں کی خدمت میں مشغول تھا (۸) اگر ہم کوشش کرتے تو ضرور سالانہ امتحان میں کامیاب ہو جاتے (۹) کیا تم حیدرآباد میں چائے پیا کرتے تھے؟ (۱۰) میں بمبئی میں صبح شام چائے پیا کرتا تھا لیکن حیدرآباد میں چائے چھوڑ دی۔

[1] یہ مَا موصولہ ہے اس کے معنی ہیں "جو" "جو کچھ"۔ [2] مَنَارَةٌ = مینارہ۔

اَلدَّرْسُ الْعِشْرُوْنَ (الف)

فعل مضارع کی مختلف صورتیں

(۱) فعلوں میں مضارع ہی مُعْرَب[1] (دیکھو سبق ۱۰-۱) ہے۔ ماضی اور اَمْر حاضر مَبْنی ہیں۔

تنبیہ ۱۔ یاد رکھو اسم معرب کا اعراب رَفْع، نَصْب اور جَرّ[2] ہے اور فعل مضارع کا اعراب رَفْع، نَصْب اور جَزْم ہے یعنی اسم کے آخر میں جزم نہیں آتا اور فعل کے آخر میں جرّ نہیں آتا۔ ہاں کسی عارضی وجہ سے آجائے تو وہ اور بات ہے۔

(۲) مضارع پر لَمْ داخل ہو تو آخر میں جَزْم پڑھا جاتا ہے اس لئے اس کو حرف جازم کہتے ہیں اور لَنْ داخل ہو تو آخر میں نصب پڑھا جاتا ہے اس لئے اس کو حرف ناصب (زبر دینے والا حرف) کہتے ہیں۔ حرف جازم و ناصب کی وجہ سے ساتوں نون اعرابی بھی گرا دیئے جاتے ہیں۔ یہ تو لفظی تغیّر تھا، معنی میں یہ تغیّر ہوتا ہے کہ لَمْ کی وجہ سے مضارع ماضی منفی بن جاتا ہے: لَمْ يَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا) یہی معنی ہیں مَا فَعَلَ کے۔ اور لَنْ کی وجہ سے مضارع میں نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں

[1] مگر جمع مونث غائب و مخاطب کے صیغے معرب نہیں۔ ان میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔ [2] یعنی زیر۔

نیز یہ کہ مضارع اس وقت زمانۂ مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے: لَنْ یَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کرے گا)۔

ذیل کی گردانوں میں مقابلہ کرکے لفظی اور معنوی فرق کو خوب سمجھ لو۔

اَلْمُضَارِعُ الْمَرْفُوْعُ	اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ	اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ
یَفْعَلُ[1]	لَنْ یَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کرے گا)	لَمْ یَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا)
یَفْعَلَانِ[2]	لَنْ یَفْعَلَا (وہ دو مرد ہرگز نہیں کریں گے)	لَمْ یَفْعَلَا (ان دو مردوں نے نہیں کیا)
یَفْعَلُوْنَ	لَنْ یَفْعَلُوْا (وہ بہت مرد ہرگز نہیں کریں گے)	لَمْ یَفْعَلُوْا (ان بہت مردوں نے نہیں کیا)
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ (وہ ایک عورت ہرگز نہیں کرے گی)	لَمْ تَفْعَلْ (اس ایک عورت نے نہیں کیا)
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
یَفْعَلْنَ	لَنْ یَفْعَلْنَ	لَمْ یَفْعَلْنَ
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ	لَمْ تَفْعَلْ
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلُوْنَ	لَنْ تَفْعَلُوْا	لَمْ تَفْعَلُوْا
تَفْعَلِیْنَ	لَنْ تَفْعَلِیْ	لَمْ تَفْعَلِیْ
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلْنَ	لَنْ تَفْعَلْنَ	لَمْ تَفْعَلْنَ

[1] وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا۔ [2] وہ دو مرد کرتے ہیں یا کریں گے۔

اَلْمُضَارِعُ الْمَرْفُوْعُ	اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ	اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ
اَفْعَلُ	لَنْ اَفْعَلَ	لَمْ اَفْعَلْ
نَفْعَلُ	لَنْ نَفْعَلَ	لَمْ نَفْعَلْ

تنبیہ ۲۔ یَکُوْنُ پر حروف ناصبہ داخل ہوں تو معمولی طور سے گردان ہوگی۔ لیکن حروف جازمہ داخل ہوں تو اس کی گردان یوں ہوگی: لَمْ یَکُنْ (وہ نہیں تھا) لَمْ یَکُوْنَا، لَمْ یَکُوْنُوْا، لَمْ تَکُنْ، لَمْ تَکُوْنَا، لَمْ یَکُنَّ، لَمْ تَکُنْ، لَمْ تَکُوْنَا، لَمْ تَکُوْنُوْا، لَمْ تَکُوْنِیْ، لَمْ تَکُوْنَا، لَمْ تَکُنَّ، لَمْ اَکُنْ، لَمْ نَکُنْ۔
اسی طرح یَقُوْلُ سے لَمْ یَقُلْ (اس نے نہیں کہا) کی گردان کر لو۔

(۳) لَمْ کے سوا حروف جازمہ چار اور ہیں: لَمَّا (نہیں۔ اب تک نہیں) اِنْ (اگر) لامِ امر (لِ) اور لائے نہی۔

مضارع پر لَمَّا داخل ہو تو لفظ اور معنیٰ میں لَمْ کے مانند تغیر پیدا کر دیتا ہے: لَمَّا یَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا یا اب تک نہیں کیا)

اِنْ "حروفِ شرط" ہے اور شرط کے لئے "جزا" کی ضرورت ہوتی ہے جب شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں تو دونوں مجزوم ہوں گے: اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا)۔

تنبیہ ۳۔ کبھی اِنْ پر لام بڑھا کر لَئِنْ لکھا کرتے ہیں۔ معنی وہی رہتے ہیں۔ البتہ معنی میں کچھ زور پیدا ہو جاتا ہے۔

لامِ امر اور لائے نہی کا بیان اکیسویں سبق میں ہوگا۔

(۴) **حروفِ ناصبہ** لَنْ کے سوا اور بھی ہیں: اَنْ (کہ) کَیْ یا لِکَیْ (تاکہ)۔ اِذَنْ[1] (تب) لِ (تاکہ۔ اسے لام کَیْ کہتے ہیں) لِئَلَّا = لِاَنْ لَا (تاکہ نہیں)۔ حَتّٰی (تاکہ، یہاں تک کہ): اَمَرْتُہٗ اَنْ یَذْھَبَ (میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے) اَقْرَءُ کَیْ اَفْھَمَ (میں پڑھتا ہوں تاکہ سمجھوں) اِذَنْ تَنْجَحَ (تب تو تو کامیاب ہوگا) مَنَحْتُہٗ کِتَابًا لِیَقْرَءَ (میں نے اسے ایک کتاب دی تاکہ وہ پڑھے)۔ یا لِئَلَّا یَجْھَلَ (تاکہ وہ نادان نہ رہے) یا حَتّٰی یَفْرَحَ (تاکہ وہ خوش ہو)۔

تنبیہ ۴۔ اِنْ اور حَتّٰی ماضی پر بھی داخل ہوتے ہیں مگر لفظ میں کوئی تغیر نہیں پیدا کرتے۔ ہاں اِنْ کی وجہ سے ماضی میں مستقبل کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں: اِنْ قَرَأْتَ فَھِمْتَ (اگر تو پڑھے گا تو سمجھے گا)۔

تنبیہ ۵۔ لِ اور حَتّٰی حروف جارّہ میں سے بھی ہیں جب کسی اسم پر داخل ہوں تو ان کی وجہ سے اسم کے آخر میں جرّ (زیر) پڑھا جائے گا: لِزَیْدٍ (زید کے واسطے)

[1] اِذَنْ کو اِذًا بھی لکھا جاتا ہے۔

حَتَّی الْمَسَاءِ (شام تک)۔

تنبیہ ۶۔ حرف استفہام (اَ) کے بعد اور اِنْ کے بعد نفی کے لئے اکثر لَمْ کا استعمال ہوتا ہے: اَلَمْ تَعْلَمْ (کیا تو نے نہیں جانا) اِنْ لَمْ تَعْلَمْ (اگر تو نے نہیں جانا)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۸

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اَذِنَ (س)	اجازت دینا	شَبِعَ (س)	سیر ہونا۔ پیٹ بھر جانا
اَمَرَ (ن)	حکم کرنا		
بَرِحَ (س)	ٹلنا۔ ہٹنا	طَرَقَ (ن)	دروازہ کھٹکھٹانا
بَسَطَ (ن)	پھیلانا	قَرَعَ (ف)	دروازہ کھٹکھٹانا
بَلَغَ (ن)	پہنچنا	کَسِلَ (س)	سستی کرنا
حَزِنَ (س)	آزردہ ہونا	لَعِقَ (س)	چاٹنا
حَزَنَ (ن)	آزردہ کرنا	نَدِمَ (س)	شرمندہ ہونا
حَکَمَ (ن)	حکم کرنا فیصلہ کرنا	نَفَعَ (ف)	فائدہ دینا
ذَبَحَ (ف)	ذبح کرنا	فَاتَّقُوْا	پس ڈرو تم۔ بچو تم
جَائِعٌ	بھوکا	صَبْرٌ	صبر۔ برداشت
سَبُعٌ (ج: سِبَاعٌ)	درندہ		

طَيْرٌ (ج: طُيُوْرٌ)	پرندہ	مَرَامٌ	مقصد
عِنَبٌ (الف)	انگور	وَحْشٌ (ج: وُحُوْشٌ)	جنگلی جانور
فِرَاقٌ	جُدائی	وِفَاقٌ	موافقت۔ اتفاق
مَجْدٌ	بزرگی	وَهْلَةٌ	دفعہ۔ لحظہ

مشق نمبر ۱۹

(۱) لَنْ تَبْلُغَ الْمَجْدَ حَتّٰى تَلْعَقَ الصَّبْرَ (۲) لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ مَنْ (جس نے) لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ (حدیث) (۳) لِمَ لَا تَشْرَبُ اللَّبَنَ كَيْ يَنْفَعَكَ (۴) كَانَ سَعِيْدٌ يَقْرَعُ الْبَابَ فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ لِيَدْخُلَ عَلَيْنَا (۵) اَذِنْتُ لَهُ لِئَلَّا يَحْزَنَ (۶) اِنْ لَمْ تَبْذُلْ جُهْدَكَ لَنْ تَنْجَحَ يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ (۷) اِنْ تَكْسَلْ تَنْدَمْ (۸) اَمَرْتُ خَادِمِيْ اَنْ لَا يَخْرُجَ مِنَ الْبَيْتِ حَتّٰى اَرْجِعَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ (۹) كُنَّا جَائِعِيْنَ فَاَكَلْنَا الْعِنَبَ حَتّٰى شَبِعْنَا (۱۰) اِنْ تَذْهَبْ اِلَى حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ تَنْظُرْ عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ الْوُحُوْشِ وَالسِّبَاعِ وَالطُّيُوْرِ

(۱۱) قَالَ لِيْ يُوْسُفُ اِنِّيْ بَذَلْتُ تَمَامَ جُهْدِيْ لِاَنْجَحَ قُلْتُ لَهُ اِذَنْ تَبْلُغَ مَرَامَكَ (۱۲) اِنْ لَمْ يَكُنْ وِفَاقٌ فَفِرَاقٌ (۱۳) اَلَمْ تَقْرَأْ هٰذَا الْكِتَابَ لِتَفْهَمَ الْعَرَبِيَّ؟ (۱۴) لَا يَحْزُنُنِيْ اَنْ لَمْ اَبْلُغْ مَرَامِيْ فِيْ اَوَّلِ وَهْلَةٍ بَلْ لَنْ اَتْرُكَ السَّعْيَ[1] حَتّٰى اَبْلُغَ اِلَيْهِ۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ (۲) فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ (۳) قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً (۴) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ (۵) اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ (۶) لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَا اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ (۷) وَلَمَّا (اب تک نہیں) يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (۸) فَعَلِمَ مَا (جو) لَمْ تَعْلَمُوْا (۹) اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً؟ (۱۰) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ؟ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ۔

[1] کوشش۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟ (۲) میں نے قرآن پڑھا لیکن اس کے معنی (مَعْنَاهُ) نہیں سمجھے (۳) اے مریم! تو دودھ کیوں نہیں پیتی تاکہ تجھے فائدہ بخشے (۴) میں آج ہرگز چائے نہیں پیوں گی (۵) کون دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے؟ (۶) میری بہن دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی تو میں نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا تاکہ وہ آزردہ نہ ہو۔ (۷) میں نے امرود کھائے یہاں تک کہ سیر ہو گیا (۸) اگر کامیاب ہو گے تو تمہیں انعام ملے گا (۹) اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا تاکہ وہ اس کی پرستش کریں (۱۰) ہم قرآن پڑھتے ہیں تاکہ اس کو سمجھیں اور اس پر (بِہٖ) عمل کریں (۱۱) وہ لڑکی قرآن پڑھتی رہی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا (۱۲) اگر تو میری مدد کرے گا تو میں تیری مدد کروں گا (۱۳) وہ دونوں اپنی جگہ سے ہرگز نہ ٹلیں گے یہاں تک کہ تم ان کو اجازت دو (۱۴) کیا تو مدرسہ میں کل حاضر نہیں تھا؟ (۱۵) کیا تم نے ریڈیو میں خبریں نہیں سنیں؟

اَلدَّرْسُ الْعِشْرُوْنَ (ب)

فعل مضارع کی مختلف صورتیں (گذشتہ سے پیوستہ)

اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيْدِ وَنُوْنِ التَّاكِيْدِ

۱۔ کبھی مضارع پر لام (لَ) لگا کر آخر میں نون مشدد (جسے نُوْن ثَقِیْلَہ کہتے ہیں) یا نون ساکن (جسے نُوْنِ خَفِیْفَہ کہتے ہیں) بڑھایا جاتا ہے۔ لام اور نون سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں اس لئے ان کو لام تاکید و نون تاکید کہتے ہیں: يَكْتُبُ سے لَيَكْتُبَنَّ یا لَيَكْتُبَنْ (وہ ضرور ضرور لکھے گا)۔

۲۔ اس لام اور نون کی وجہ سے بھی مضارع میں تغیرات ہوتے ہیں جو تمہیں ذیل کی گردان سے معلوم ہوں گے۔ مقابلہ کے لئے سادہ مضارع کی گردان پہلے لکھی ہے:۔

اَلْمُضَارِعُ السَّاذِجُ	اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيْدِ وَالنُّوْنِ الثَّقِيْلَةِ	اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيْدِ وَالنُّوْنِ الْخَفِيْفَةِ	تَغَيُّرَات
يَكْتُبُ	لَيَكْتُبَنَّ	لَيَكْتُبَنْ	اس میں لام[1] کلمہ مفتوح ہے
يَكْتُبَانِ	لَيَكْتُبَانِّ	٭	اس میں نون[2] اعرابی ساقط ہے

[1] دیکھو سبق ۸۔۳۔ [2] دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۲

اَلْمُضَارِعُ السَّاذِجُ	اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيْدِ وَالنُّوْنِ الثَّقِيْلَةِ	اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيْدِ وَالنُّوْنِ الْخَفِيْفَةِ	تغیرات
يَكْتُبُوْنَ	لَيَكْتُبُنَّ	لَيَكْتُبُنْ	اس میں واوِ جمع اور نونِ اعرابی ساقط ہے
تَكْتُبُ	لَتَكْتُبَنَّ	لَتَكْتُبَنْ	اس میں لامِ کلمہ مفتوح ہے۔
تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِّ	∴	اس میں نونِ اعرابی ساقط ہے۔
يَكْتُبْنَ	لَيَكْتُبْنَانِّ	∴	اس میں ایک الف بڑھا دیا گیا ہے۔
تَكْتُبُ	لَتَكْتُبَنَّ	لَتَكْتُبَنْ	اس میں لامِ کلمہ مفتوح ہے۔
تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِّ	∴	اس میں نونِ اعرابی ساقط ہے۔
تَكْتُبُوْنَ	لَتَكْتُبُنَّ	لَتَكْتُبُنْ	اس میں واوِ جمع اور نونِ اعرابی ساقط ہے۔
تَكْتُبِيْنَ	لَتَكْتُبِنَّ	لَتَكْتُبِنْ	اس میں ی اور نونِ اعرابی ساقط ہے۔
تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِّ	∴	اس میں نونِ اعرابی ساقط ہے۔
تَكْتُبْنَ	لَتَكْتُبْنَانِّ	∴	اس میں ایک الف بڑھا دیا گیا ہے۔
اَكْتُبُ	لَاَكْتُبَنَّ	لَاَكْتُبَنْ	اس میں لامِ کلمہ مفتوح ہے۔
نَكْتُبُ	لَنَكْتُبَنَّ	لَنَكْتُبَنْ	اس میں لامِ کلمہ مفتوح ہے۔

تنبیہ ۱۔ نونِ ثَقِیْلَہ کی گردان میں نون کے پہلے جن چھ صیغوں میں الف آتا ہے وہ صیغے نون خفیفہ کے ساتھ نہیں آتے (دیکھو اوپر کی گردان)۔

تنبیہ ۲۔ نون خفیفہ کو بعض اوقات تنوین سے بدل دیتے ہیں۔ لَنَسْفَعًا (= لَنَسْفَعَنْ) بِالنَّاصِيَةِ (ہم ضرور ضرور پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے)۔

تنبیہ ۳۔ اکثر لام تاکید و نون تاکید کے ساتھ مضارع کا استعمال قسم کے بعد ہوا کرتا ہے: وَاللّٰهِ لَاَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ (خدا کی قسم میں ضرور دودھ پیوں گا)۔

تنبیہ ۴۔ مضارع پر صرف لام تاکید بھی آجاتا ہے۔ اس سے لفظ میں تو کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ البتہ معنی میں فعل مضارع زمانۂ حال سے مخصوص ہو جاتا ہے: لَيَكْتُبُ زَيْدٌ (زید لکھ رہا ہے)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۹

اٰمِنٌ	باامن، امن دینے والا	صَاغِرٌ	ذلیل۔ جھوٹا
بُنْدُقِيَّةٌ	بندوق	صَيْدٌ	شکار
خَاسِرٌ	خسارہ پانے والا	اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ	حرمت و [illegible] مکہ معظمہ کی مسجد۔ جہاں خانۂ کعبہ ہے
رَبَّنَا	اے ہمارے پروردگار		
سَجَنَ (ن)	قید کرنا		
شَاءَ (يَشَاءُ)	چاہنا	فِيْ هٰذَا الْعَامِ	اس سال میں

مشق نمبر ۲۰

(۱) لَاَکْتُبَنَّ الْیَوْمَ مَکْتُوْبًا اِلٰی خَالِقِیْ (۲) لَنَذْهَبَنَّ غَدًا اِلَی الصَّیْدِ (۳) هٰذَانِ الرَّجُلَانِ لَیُقْتَلَانِّ لِاَنَّهُمَا قَاتِلَا زَیْدٍ (دیکھو سبق ۱۱-۱) (۴) لَتَحْضُرَنَّ النِّسْوَةُ الْمُصَلّٰی یَوْمَ الْعِیْدِ وَلَیَسْمَعْنَانِّ الْخُطْبَةَ (۵) هٰذَا الْوَلَدُ لَنْ یَقْرَءَ وَلَنْ یَکْتُبَ اَمَّا اُخْتَاهُ تَانِكَ فَلْتَقْرَاٰنِّ وَلْتَکْتُبَانِّ (۶) لَیَنْجَحَانِّ اَخَوَایَ فِیْ هٰذَا الْعَامِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ (۲) لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ (۳) رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ (۴) لَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَا اٰمُرُهٗ (= اٰءْمُرُهٗ) لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَکُوْنًا (= لَیَکُوْنَنْ) مِنَ الصّٰغِرِیْنَ ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) آج میرا بھائی ضرور ہی مدرسے میں حاضر ہوگا (۲) وہ دونوں تم سے کوئی کتاب ضرور ہی طلب کریں گے (۳) اگر تم کوشش نہ کروگے (تو) ضرور ہی ذلیل ہو جاؤ گے (۴) اگر آپ مجھے حکم دیں (تو) میں ضرور ہی شکار کو جاؤں گا اور اگر ہماری طرف کوئی شیر نکلا تو بخدا میں اسے ضرور بندوق سے مار ڈالوں گا (۵) وہ دونوں لڑکیاں آپ کے پاس نہ آئیں گی لیکن ہم تو ضرور ہی حاضر ہوں گے (۶) میں انشاء اللہ امسال ضرور کامیاب ہوں گا۔

سوالات نمبر ۱۰

(۱) ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی تمنیٰ اور ماضی شرطیہ کس طرح بنائے جاتے ہیں؟ ہر ایک کی مثال دو۔

(۲) کان کا مضارع کیا ہوگا؟

(۳) فعلوں میں کونسا فعل مُعْرَب ہے؟

(۴) حروف جازمہ کونسے ہیں؟

(۵) لَمْ یا لَمَّا مضارع پر داخل ہو تو اس کے لفظ اور معنیٰ میں کیا فرق ہوتا ہے؟

(۶) حروف ناصبہ کونسے ہیں؟

(۷) حروف ناصبہ کے داخل ہونے سے مضارع کے معنی اور اعراب میں کیا تغیّر ہوتا ہے؟

(۸) مضارع میں نونِ اعرابی کتنے صیغوں میں آتا ہے؟

(۹) کس حالت میں مضارع کا نونِ اعرابی تلفظ سے ساقط ہو جاتا ہے؟

(۱۰) مضارع کی گردان میں ایسے کتنے صیغے ہیں جن پر حروف جازمہ اور ناصبہ کا اثر تلفظ میں نہیں ہوتا؟

(۱۱) نون تاکید کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۱۲) نونِ خفیفہ کی گردان میں کون سے صیغے نہیں آتے؟

(۱۳) لَنَسْفَعًا کونسا فعل اور صیغہ ہے؟

(۱۴) لام تاکید اور نون تاکید لگانے سے مضارع کے تلفظ اور معنی میں کیا ہیر پھیر ہوتا ہے؟

(۱۵) فعل مضارع زمانۂ مستقبل کے ساتھ کب مخصوص ہو جاتا ہے اور زمانۂ حال کے ساتھ کب؟ یعنی کونسا حرف لگانے سے مستقبل کے لئے اور کونسا حرف لگانے سے حال کے لئے مخصوص ہو جاتا ہے؟

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْاَمْرُ وَالنَّهْیُ

۱۔ جس فعل سے کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے اسے فعلِ اَمْر کہتے ہیں۔ اور جس فعل سے کسی کام سے باز رہنے کا حکم سمجھا جائے اسے فعلِ نہی کہتے ہیں۔

۲۔ فعلِ اَمر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک امر حاضر اور فی الحقیقۃ اَمْر یہی ہے۔ دوسرا امر غائب۔

اَمرِ مُتکلّم کے چونکہ دو ہی صیغے ہوتے ہیں اس لئے اسے اَمْر غائب کے ماتحت کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ امر حاضر معروف بنانے کا طریق یہ ہے کہ مضارع کی علامت (ت) کو حذف کر کے شروع میں ہمزۂ وصل (هَمْزَةُ الْوَصْل۔ دیکھو اصطلاح نمبر ۲۸) بڑھائیں اگر مضارع کا عین کلمہ مضموم ہے تو ہمزۂ وصل بھی مضموم کر دیں ورنہ مکسور اور لامِ کلمہ کو جزم دے دیں: تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ (تو مدد کر)، تَذْهَبُ سے اِذْهَبْ (تو جا) اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ (تو مار)۔

تنبیہ ۱۔ اگر علامتِ مضارع کا مابعد ساکن نہ ہو تو ہمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں: تَعِدُ سے امر حاضر عِدْ (تو وعدہ کر) ہوگا

گردان امر حاضر معروف

اوپر سے نیچے پڑھو	مذکّر	مؤنّث
واحد	اِضْرِبْ تو (ایک مرد) مار	اِضْرِبِیْ تو (ایک عورت) مار
تثنیہ	اِضْرِبَا تم (دو مرد) مارو	اِضْرِبَا تم (دو عورتیں) مارو
جمع	اِضْرِبُوْا تم (بہت مرد) مارو	اِضْرِبْنَ تم (بہت عورتیں) مارو

تنبیہ ۲۔ امر حاضر میں جو ہمزہ بڑھایا جاتا ہے وہ چونکہ ہَمْزَۃُ الْوَصْل ہے اس لئے جب اس کے ماقبل کوئی لفظ آئے تو ھمزہ کا تلفظ نہیں کرتے: یَانُوْحُ اهْبِطْ (اے نوح اُتر جا) یَاٰدَمُ اسْكُنْ (اے آدم تو سکونت اختیار کر) دراصل اِهْبِطْ اور اُسْكُنْ ہے۔

تنبیہ ۳۔ كَانَ کے امر میں ھمزۃ الوصل نہیں آتا۔ اس کے امر کی گردان یہ ہے: كُنْ (تو ہوجا) كُوْنَا، كُوْنُوْا، كُوْنِيْ، كُوْنَا، كُنَّ۔

اسی طرح قَالَ يَقُوْلُ سے قُلْ (تو کہہ) قُوْلَا، قُوْلُوْا، قُوْلِيْ، قُوْلَا، قُلْنَ بنالو۔

۴۔ امر حاضر مجہول بنانا ہو تو مضارع مجہول پر لامِ امر (لِ) لگادو اور آخر میں جزم کردو: تُضْرَبُ سے لِتُضْرَبْ (چاہئے کہ تو مارا جا)

گردان امر حاضر مجہول

اوپر سے نیچے پڑھو	مذکّر	مؤنّث
واحد	لِتُضْرَبْ چاہئے کہ تو (ایک مرد) مارا جا	لِتُضْرَبِيْ چاہئے کہ تو (ایک عورت) ماری جا
تثنیہ	لِتُضْرَبَا چاہئے کہ تم (دو مرد) مارے جاؤ	لِتُضْرَبَا چاہئے کہ تم (دو عورتیں) ماری جاؤ
جمع	لِتُضْرَبُوْا چاہئے کہ تم (بہت مرد) مارے جاؤ	لِتُضْرَبْنَ چاہئے کہ تم (بہت عورتیں) ماری جاؤ

۵۔ اَمْرِ غائب اور مُتَکَلِّم، معروف ہو یا مجہول اسی طریق سے بنائے جاتے ہیں جو طریقہ اَمْرِ حاضر مجہول بنانے کا ہے یعنی لامِ امر (لِ) لگا کر بنائے جاتے ہیں۔ امر غائب کا صیغہ مضارع غائب سے اور مُتَکَلِّم کا مُتَکَلِّم سے، معروف معروف سے اور مجہول مجہول سے۔ ذیل کی گردان سے تم سمجھ لوگے:

فعل امر غائب ومتکلّم معروف	فعل امر غائب ومتکلّم مجہول
لِيَضْرِبْ وہ (ایک مرد) مارے، یعنی اسے چاہیئے کہ مارے	لِيُضْرَبْ وہ (ایک مرد) مارا جائے، یعنی اسے چاہئے کہ مارا جائے
لِيَضْرِبَا ان (دو مردوں) کو چاہیئے کہ ماریں۔	لِيُضْرَبَا اُن (دو مردوں) کو چاہئے کہ مارے جائیں۔

فعل امر غائب ومتکلم معروف	فعل امر غائب ومتکلم مجہول
لِيَضْرِبُوا	لِيُضْرَبُوا
لِتَضْرِبْ اس (ایک عورت) کو چاہئے کہ مارے	لِتُضْرَبْ اس (ایک عورت) کو چاہئے کہ ماری جائے
لِتَضْرِبَا	لِتُضْرَبَا
لِيَضْرِبْنَ	لِيُضْرَبْنَ
لِأَضْرِبْ مجھے چاہئے کہ ماروں	لِأُضْرَبْ مجھے چاہئے کہ مارا جاؤں یا ماری جاؤں
لِنَضْرِبْ ہمیں چاہئے کہ ماریں	لِنُضْرَبْ ہمیں چاہئے کہ مارے جائیں یا ماری جائیں

تنبیہ ۴۔ لامِ اَمر کے ماقبل وَ یا فَ آئے تو لام کو ساکن کر دیتے ہیں: وَلْيَكْتُبْ (اور اسے چاہئے کہ لکھے)، فَلْتَخْرُجْ (پس اس عورت کو چاہئے کہ نکل جائے)

تنبیہ ۵۔ لامِ کَیْ (لِ) جو مضارع کو نصب دیتا ہے (دیکھو سبق ۲۔۳) وہ ساکن نہیں ہوتا: وَلِيَكْتُبَ (اور تاکہ وہ لکھے)

۶۔ نَھْی کی بھی دو قسمیں ہیں حاضر اور غائب۔ لیکن ان کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔ یعنی مضارع پر لائے نَھْی لگا کر آخر میں جزم کر دیں۔ مضارع حاضر کے صیغوں سے نَھْی حاضر اور غائب کے صیغوں سے نَھْی غائب کے صیغے بنتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کی گردانوں سے معلوم کر لو گے۔

فعلِ نَھْیِ حاضر معروف	فعلِ نَھْیِ حاضر مجہول
لَا تَضْرِبْ تو (ایک مرد) مت مار	لَا تُضْرَبْ تو (ایک مرد) نہ مارا جا
لَا تَضْرِبَا تم (دونوں مرد) نہ مارو	لَا تُضْرَبَا
لَا تَضْرِبُوا تم (بہت مرد) نہ مارو	لَا تُضْرَبُوا
لَا تَضْرِبِي تو (ایک عورت) مت مار	لَا تُضْرَبِي تو (ایک عورت) نہ ماری جا
لَا تَضْرِبَا تم (دونوں عورتیں) نہ مارو	لَا تُضْرَبَا
لَا تَضْرِبْنَ تم (بہت عورتیں) نہ مارو	لَا تُضْرَبْنَ

فعل نَھْی غائب معروف	فعل نَھْی غائب مجہول
لَا يَضْرِبْ وہ (ایک مرد) نہ مارے {یعنی اسے چاہئے کہ نہ مارے}	لَا يُضْرَبْ وہ (ایک مرد) نہ مارا جائے {یعنی اسے چاہئے کہ نہ مارا جائے}
لَا يَضْرِبَا	لَا يُضْرَبَا
لَا يَضْرِبُوا	لَا يُضْرَبُوا
لَا تَضْرِبْ وہ (ایک عورت) نہ مارے	لَا تُضْرَبْ
لَا تَضْرِبَا	لَا تُضْرَبَا
لَا يَضْرِبْنَ	لَا يُضْرَبْنَ
لَا أَضْرِبْ	لَا أُضْرَبْ
لَا نَضْرِبْ	لَا نُضْرَبْ

تنبیہ ۶۔ اَمر اور نہی کے ساتھ بھی نون ثقیلہ وخفیفہ لگایا جاتا ہے: اِضْرِبَنَّ (تو ضرور مار) لَاتَضْرِبَنَّ (ہرگز نہ مار) اِضْرِبُنْ (تم ضرور مارو)

تنبیہ ۷۔ لَا دو قسم کا ہوتا ہے ایک لائے نفی جو ماضی یا مضارع کے لفظ میں کوئی تغیر نہیں پیدا کرتا۔ دوسرا لائے نہی جس سے مضارع کے آخر میں جزم آتا ہے اور معنی میں نہی یعنی باز رکھنے کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ فعل نہی کی گردانوں میں تم نے دیکھا۔

تنبیہ ۸۔ پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہو کہ جب کسی لفظ کا آخری حرف ساکن ہو تو مابعد سے ملانے کے وقت اسے کسرہ (ـِ) دیا جاتا ہے: اِضْرِبْ سے اِضْرِبِ الْكَلْبَ (کتے کو مار)، لَايُؤْكَلْ سے لَا يُؤْكَلِ الطَّعَامُ بِغَيْرِ جُوْعٍ (بھوک بغیر کھانا نہ کھایا جائے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۰

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اَحْسَنْتَ	تو نے یا آپ نے بہت اچھا کیا	ضَحِكَ (س)	ہنسا
بَارَكَ اللهُ	اللہ برکت دے	قَنَتَ	عبادت کرنا
تَعَالَ	آ	لَبَّيْكَ (اس کی تشریح چوتھے حصے میں ہو گی)	جی ہاں حاضر ہوں
رَكَعَ (ف)	رکوع کرنا۔ جھکنا		
سَجَدَ (ن)	سجدہ کرنا		

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اَمْرٌ	حکم۔ کام	طَبَاشِيْرُ	کھریا مٹی
اُمَّةٌ	جماعت۔ قوم	عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ	سر اور آنکھ پہ۔ بسروچشم
حَيٌّ (ج: اَحْيَاءٌ)	زندہ۔ قبیلہ		
خَجِلٌ	شرمندہ	فَاحِشَةٌ (ج: فَوَاحِشُ)	بے حیائی کا کام
دَائِمًا	ہمیشہ	قِسْطٌ	انصاف
ذُوْقُرْبٰى	قرابت والا	قَوَّامٌ	خوب قائم رکھنے والا۔ کفیل
رَاكِعٌ	جھکنے والا	عَسٰى	شاید۔ امید ہے
سَائِغٌ	خوشگوار	مَعْرُوْفٌ	نیک کام
سَبُّوْرَةٌ	تختۂ سیاہ	مُعَيَّنَةٌ	مقررہ
شَكُوْرٌ	بہت شکر گذار	مَيِّتٌ (ج: اَمْوَاتٌ)	مُردہ
شَاكِرٌ	شکر گذار	نَجِسٌ یا نَجَسٌ	ناپاک۔ گندہ
شَفُوْقٌ	مہربان	هَا	ہاں خبردار سنو

مشق نمبر ۲۱

جن الفاظ پر لکیر لکھی گئی ہے وہ اس سبق سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔

(۱) تَعَالَ يَا اَحْمَدُ وَاجْلِسْ عَلَى الْكُرْسِيِّ	لَبَّيْكَ يَا سَيِّدِيْ

(۲) اِشْرَبِ الشَّایَ اِنْ لَمْ یَکُنْ لَکَ حَرَجٌ	لَا بَأْسَ فِیْهِ لٰکِنِ الْاٰنَ شَرِبْتُ فِی الْبَیْتِ
(۳) فَاشْرَبِ الْقَهْوَةَ اِنْ کَانَ لَکَ رَغْبَةٌ فِیْهَا	نَعَمْ یَا سَیِّدِیْ! سَمِعْتُ اَنَّ فِنْجَانَ الْقَهْوَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ یَنْفَعُ لِلْهَضْمِ
(۴) لٰکِنْ لَا تَشْرَبْ اِلَّا عَلٰی اَوْقَاتٍ مُعَیَّنَةٍ	اَحْسَنْتَ یَا سَیِّدِیْ! هٰکَذَا اَفْعَلُ
(۵) یَا اَحْمَدُ! اِقْرَاْ شَیْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ لِاَسْمَعَ قِرَاءَتَکَ	اَمْرُکَ عَلَی الرَّاْسِ وَالْعَیْنِ هَا اَنَا اَقْرَاُ اٰخِرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ
(۶) اٰمِیْن. بَارَکَ اللّٰهُ فِیْکَ یَا اَحْمَدُ وَاللّٰهِ صَوْتُکَ سَائِغٌ لِلْاٰذَانِ[1] وَقِرَاءَتُکَ مُؤَثِّرَةٌ فِی الْقُلُوْبِ	اِنَّمَا هُوَ مِنْ کَرَمِ اَخْلَاقِکَ یَا سَیِّدِیْ
(۷) تَعَالَوْا یَا اَوْلَادُ اُکْتُبُوْا عَلَی السَّبُّوْرَةِ	بِاَیِّ شَیْءٍ نَکْتُبُ یَا سَیِّدَنَا
(۸) هَا هُوَ الطَّبَاشِیْرُ اُکْتُبُوْا بِهٖ	مَنْ یَکْتُبُ مِنَّا اَوَّلًا
(۹) لِیَکْتُبْ حَامِدٌ اَوَّلًا	هَا اَنَا حَامِدٌ، مَاذَا اَکْتُبُ یَا سَیِّدِیْ؟

[1] اٰذانٌ جمع ہے اُذُنٌ (کان) کی۔

(۱۰) اُکْتُبْ "لَا تَشْرَبِ اللَّبَنَ عَلَی السَّمَکِ"	اُنْظُرْ یَا سَیِّدِیْ هَلْ هٰذَا صَحِیْحٌ؟
(۱۱) خَطُّکَ لَیْسَ بِجَمِیْلٍ یَا وَلَدُ!	نَعَمْ یَا سَیِّدِیْ اَنَا خَجِلٌ عَلٰی قُبْحِ خَطِّیْ
(۱۲) یَا اَوْلَادُ اُکْتُبُوْا دَائِمًا بِخَطٍّ جَمِیْلٍ فَاِنَّ حُسْنَ الْخَطِّ یَرْفَعُ قَدْرَ الْکَاتِبِ	نَشْکُرُکَ یَا اُسْتَاذَنَا الشَّفُوْقَ عَلٰی نَصَائِحِکَ النَّافِعَةِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ (۲) قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ (۳) یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ (۴) فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا (۵) اِذْهَبْ بِّکِتٰبِیْ هٰذَا (۶) یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّکِ (۷) یٰبَنِیَّ (اے میرے بیٹو) لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ (۸) لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (۹) لَا یَحْزُنْکَ قَوْلُهُمْ (۱۰) لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا (عَنْ مَا) یَعْمَلُ

الظّٰلِمُوْنَ (۱۱) لَاتَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا
بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (۱۲) كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ
بِالْقِسْطِ (۱۳) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
(۱۴) وَلَاتَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ (۱۵) لَايَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى
اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ (۱۶) اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ
فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا (۱۷) وَ اِذَا
قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْكَانَ ذَا قُرْبٰى (۱۸) وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا
(= مِنْ مَا) لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۔

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو[1]

انظر يا خالد الى كتابك واقرأ درسك ولا تنظر الى
يمينك والى يسارك ۔ وان لم تفهم فاسئل استاذك ۔
ولمّا فرغت[2] من الدّرس فاذهب الى بيتك ولا تلعب مع
الاولاد في الطّريق واحفظ درسك بعد صلٰوة المغرب و
اكتب واجبات المدرسة ولا تكن من الغافلين ۔
واعلم انّ الغافل والكسلان لاينجح يوم الامتحان ۔

[1] اگر کوئی لفظ نہ سمجھ سکو تو کلید میں دیکھو۔ [2] فَرَغَ (ف) فارغ ہونا۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ہر حال میں شکر گذار رہ (۲) غم نہ کرو (۳) کوئی شخص
مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ اجازت نہ دی جائے (۴) اے
میرے بیٹو! گھر میں داخل ہو جاؤ اور وہاں بیٹھ جاؤ (۵) اے
لڑکی! اس کرسی پر بیٹھ اور اس باغ کی طرف دیکھ (۶) اے
لوگو! اللہ کی پرستش کرو اور اس کے سوا (غَيْرَهٗ) کسی کی
پرستش نہ کرو (۷) اے لڑکیو! مدرسے جاؤ اور قرآن پڑھو
(۸) میرے چچا نے مجھ سے کہا (قَالَ لِيْ) آج تو اپنے گھر
نہ جا تو میں نہیں گیا (۹) اگر کپڑا نجس ہو تو دھو لیا جائے
(۱۰) دودھ کے ساتھ مچھلی نہ کھائی جائے (۱۱) اگر تمہیں حرج نہ
ہو تو ہمارے ساتھ کافی پی لو ۔

سوالات نمبر ۱۱

(۱) فعل اَمر اور فعل نَھی کی تعریف کرو

(۲) اَمر کی کتنی قسمیں ہیں ؟

(۳) افعال ثلاثی مجرّد سے امر حاضر معروف کس طرح بنایا جاتا ہے؟

(۴) امر حاضر میں جو ھمزہ بڑھایا جاتا ہے وہ کیسا ھمزہ ہے ؟

(۵) امر حاضر مجھول کس طرح بنایا جاتا ہے؟

(۶) امر غائب کے بنانے کا کیا طریقہ ہے ؟

(۷) باب نَصَرَ سے امر حاضر معروف کی گردان کرو۔

(۸) باب فَتَحَ سے امر حاضر اور امر غائب کی گردان کرو۔

(۹) باب سَمِعَ سے نھی حاضر کی گردان کرو۔

(۱۰) لَاتَضْرِبَنَّ اور لَاتَضْرِبْنَ کون سے فعل اور کون سے صیغے ہیں ؟

(۱۱) فعل کَانَ سے امر حاضر معروف کی گردان کرو۔

(۱۲) قُوْلِیْ کونسا فعل اور صیغہ ہے ؟

(۱۳) اُکْتُبْ کے ساتھ نون ثقیلہ اور خفیفہ لگا کر گردان کرو۔

(۱۴) لِیَقْرَءُوْا اور لِیَکْتُبُوْا کے پہلے وَ اور فَ آجائے تو کس طرح پڑھوگے ؟

(۱۵) ذیل کے جملے پڑھو اور ترجمہ کرو:

لَاتضرب حَیَوَانًا۔ لا یضرب حیوانٌ۔ اکتبوا یا اولاد علی السّبورۃ بالطّباشیر۔ انظری یا بنت الی البستان ولا تنظری الی الشمس۔ لیقرأ اخوك کتابًا نافعا ولا یقرء کتابا غیر نافع۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْاَسْمَاءُ الْمُشْتَقَّةُ

۱۔ اسماء مشتقّہ سات ہیں (۱) اِسْمُ الْفَاعِلِ (۲) اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ (۳) اِسْمُ الظَّرْفِ (۴) اِسْمُ الْاٰلَةِ (۵) اِسْمُ الصِّفَةِ (۶) اِسْمُ التَّفْضِيْلِ (۷) اِسْمُ الْمُبَالَغَةِ[1]۔

اِسْمُ الْفَاعِلِ

۲۔ ثلاثی مجرّد سے اسم فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ سے ضَارِبٌ (مارنے والا)۔ نَصَرَ سے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا)۔ سَمِعَ سے سَامِعٌ (سننے والا)۔ فَتَحَ سے فَاتِحٌ (کھولنے والا۔ فتح کرنیوالا)۔ حَسِبَ سے حَاسِبٌ (گمان کرنے والا۔ حساب کرنے والا)۔

مگر کَرُمَ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جو دراصل اسم صفت ہے۔ جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ (سخی۔ بزرگ) بَعُدَ سے بَعِیْدٌ (دور) وغیرہ۔

اسم فاعل کی گردان اِس طرح ہے

دائیں سے بائیں	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ضَارِبٌ مارنے والا (ایک مرد)	ضَارِبَانِ	ضَارِبُوْنَ
مؤنث	ضَارِبَةٌ مارنے والی (ایک عورت)	ضَارِبَتَانِ	ضَارِبَاتٌ

[1] اسم المبالغۃ کا بیان چوتھے حصہ میں پڑھوگے باقی سب اسی حصہ میں لکھے جائیں گے۔

اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

۳۔ ثلاثی مجرّد سے اسم مفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے:

ضَرَبَ سے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا) نَصَرَ سے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا)۔

باب کَرُمَ لازم ہے، اس لئے اس سے اسم مفعول نہیں آتا ہے۔

تنبیہ ۱۔ اسم الفاعل اور اسم المفعول کے استعمال کے طریقے چوتھے حصہ میں تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔

اسم مفعول کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا ایک مرد)	مَنْصُوْرَانِ	مَنْصُوْرُوْنَ
مؤنّث	مَنْصُوْرَةٌ (مدد کی ہوئی ایک عورت)	مَنْصُوْرَتَانِ	مَنْصُوْرَاتٌ

اِسْمُ الظَّرْفِ

۴۔ اسم ظرف وہ ہے جو کسی فعل کی جگہ یا وقت بتائے۔ وہ مَفْعَلٌ کے وزن پر ہوتا ہے۔ لیکن باب ضَرَبَ سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جمع ہر ایک کی مَفَاعِلُ کے وزن پر رہتی ہے۔ جیسے نَصَرَ سے مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت)۔ ضَرَبَ سے مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت) طَلَعَ سے مَطْلَعٌ (طلوع ہونے کی جگہ یا وقت)۔

تنبیہ ۲۔ کبھی باب نَصَرَ سے بھی اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَسْجِدٌ (سجدے کی جگہ) مَطْلِعٌ (طلوع ہونے کی جگہ)۔ مَغْرِبٌ (غروب ہونے کی جگہ)

اسم ظرف کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	مَكْتَبٌ	مَكْتَبَانِ	مَكَاتِبُ
مؤنّث	مَكْتَبَةٌ	مَكْتَبَتَانِ	

اِسْمُ الْاٰلَةِ

۵۔ اسم آلہ وہ ہے جو اوزار کے معنی بتلائے۔ اور وہ مِفْعَلٌ مِفْعَالٌ اور مِفْعَلَةٌ کے اوزان پر آتا ہے مثلاً سَطَرَ (لکھنا) سے مِسْطَرٌ (لکیر بنانے کا آلہ) فَتَحَ (کھولنا) سے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا آلہ یعنی کنجی)۔ كَنَسَ (جھاڑو دینا) سے مِكْنَسَةٌ (جھاڑنے کا آلہ یعنی جھاڑو)۔

اسم آلہ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	مِضْرَبٌ	مِضْرَبَانِ	مَضَارِبُ
مؤنّث	مِضْرَبَةٌ	مِضْرَبَتَانِ	
یہ وزن صرف مذکر ہے	مِضْرَابٌ	مِضْرَابَانِ	مَضَارِيْبُ

تنبیہ ۳۔ مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مَفْعِلَةٌ کے وزن پر ثلاثی مجرّد کے مصادر بھی بنائے جاتے ہیں۔ جنھیں مصدر میمی کہتے ہیں: مَنْظَرٌ (نظارہ)۔ مَرْجِعٌ (لوٹنا)۔ مَكْرُمَةٌ (بزرگی۔ بزرگ ہونا) مَوْعِدَةٌ (وعدہ۔ وعدہ کرنا)۔ مَوْعِظَةٌ (ج: مَوَاعِظُ) (نصیحت۔ نصیحت کرنا)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۱

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اَلْاٰخِرَةُ	دوسری دنیا	دُخُوْلٌ (مصدر)	داخل ہونا
اٰلَاتُ الْحَرْبِ	جنگ کے اوزار	سِكِّيْنٌ (ج: سَكَاكِيْنُ)	چھری
اِعْتِدَالٌ	درمیانہ پن	سَنَةَ عِشْرِيْنَ	سنہ ۲۰
اِمَامٌ	پیشوا	صَلُحَ (ك)	درست ہونا
اَنْدُلُسُ	ملک اسپین	طَرَقَ (ن)	ٹھوکنا۔ کوٹنا
جَلَالَةُ الْمَلِكِ	لفظی معنی پادشاہ کی بزرگی۔ پادشاہ کا لقب	ظُلْمَةٌ (ج: ظُلُمَاتٌ)	اندھیرا
		عَدِيْدَةٌ	متعدد۔ کئی
		قَطَعَ (ف)	کاٹنا
حَدِيْدٌ	لوہا	قُفْلٌ (ج: اَقْفَالٌ)	قفل۔ تالا
حَدَّادٌ	لوہار	كُوْبٌ (ج: اَكْوَابٌ)	گلاس
خَمْرٌ	شراب	مَأْكَلٌ (مصدر میمی)	کھانا

لفظ	معنی	لفظ	معنی
مَزْرَعَةٌ	کھیتی	مِكْيَالٌ	ناپنے کا پیمانہ
مَشْرَبٌ (مصدر میمی)	پینا	مِنْشَارٌ	آری
مَصْنَعٌ	کارخانہ۔ مل	مِنْجَلٌ	درانتی
مِطْرَقَةٌ	ہتھوڑا	مَنْفَعٌ	فائدے کی جگہ
مَعْمَلٌ	فیکٹری۔ کارخانہ	مَوْضُوْعٌ	رکھا ہوا
مَقْعَدٌ	بینچ	هِجْرَةٌ	ہجرتِ نبوی ﷺ

مشق نمبر ۲۲

(۱) اَنَا ذَاهِبٌ غَدًا اِلٰى حَيْدَرَآبَادَ (۲) هُمَا ذَاهِبَانِ اِلٰى دِهْلِيْ (۳) هُمْ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى مَدْرَاسَ (۴) هٰؤُلَاءِ الْبَنَاتُ ذَاهِبَاتٌ اِلٰى لَاهُوْرَ (۵) اَخِيْ كَانَ ذَاهِبًا اِلٰى بَمْبَائِيْ اَمْسِ (يا بِالْاَمْسِ) (۶) نَحْنُ كُنَّا نَاجِحِيْنَ (۷) هٰذِهٖ مَدْرَسَةٌ وَتِلْكَ مَكْتَبَةٌ وَذٰلِكَ مَسْجِدٌ (۸) اَلْمَدْرَسَةُ مَفْتُوْحَةٌ۔ (۹) هَلْ عِنْدَكَ مِفْتَاحُ هٰذَا الْبَيْتِ؟ (۱۰) نَعَمْ عِنْدِيْ مِفْتَاحُهٗ (۱۱) اِذَنْ لِمَ لَا تَفْتَحُ الْبَابَ؟ (۱۲) اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ لٰكِنَّ الدُّخُوْلَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَمْنُوْعٌ (۱۳) فَاتِحُ مِصْرَ هُوَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ الَّذِيْ فَتَحَهَا فِيْ سَنَةِ عِشْرِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ (۱۴) اَلْحَدَّادُ يَطْرُقُ الْحَدِيْدَ بِالْمِطْرَقَةِ وَيَصْنَعُ

مِنْهُ الْمَفَاتِيحَ وَالْأَقْفَالَ وَالْمَنَاجِلَ وَالسَّكَاكِينَ (۱۵) اَلنَّجَّارُ يَقْطَعُ الْخَشَبَ مِنَ الْمِنْشَارِ لِيَصْنَعَ مِنْهُ الْكَرَاسِيَّ وَالطَّاوِلَاتِ وَالْمَقَاعِدَ (۱۶) سَمِعْنَا اَنَّ حُكُوْمَةَ جَلَالَةِ الْمَلِكِ النِّظَامِ عُثْمَانَ عَلِيْ خَانَ قَدْ فَتَحَتْ مَعَامِلَ وَمَصَانِعَ عَدِيْدَةً تُنْسَجُ فِيْ بَعْضِهَا الثِّيَابُ وَتُصْنَعُ فِيْ بَعْضِهَا اٰلَاتُ الْحَرْبِ (۱۷) يَا حَبِيْبِيْ يَلْزِمُ عَلَيْكَ الْاِعْتِدَالُ فِي الْمَاْكَلِ وَالْمَشْرَبِ كَيْ لَا تَكُوْنَ مَرِيْضًا (۱۸) كَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ شَارِبَ الْخَمْرِ فَلَمَّا قَرَءَ الْقُرْاٰنَ وَفَهِمَ مَوَاعِظَهٗ صَلُحَ حَالُهٗ (۱۹) اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (۲) اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً (۳) قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (۴) اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا (۵) فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ وَاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ (۶) وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ۔ (۷) وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ؟ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں کل بمبئی جانے والا ہوں (۲) وہ کل لاہور جانے والا تھا (۳) میری بہن حیدرآباد جانے والی ہے (۴) مدرسہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے (۵) لائبریری کا دروازہ کھلا ہوا تھا (۶) اسپین کا فاتح طارق تھا (۷) بمبئی میں بہت سے کارخانے (مِلیں) ہیں ان میں سے بعض میں قیمتی کپڑے بُنے جاتے ہیں (۸) لوہار نے ہتھوڑے سے لوہا کوٹا اور اس سے ایک چھری بنائی (۹) کیا تمہارے پاس آری ہے؟ (۱۰) اس کارخانے میں لڑائی کے اوزار بنائے جاتے ہیں۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَسْمَاءُ الصِّفَةِ

۱۔ اِسْمُ الصِّفَةِ (اسمِ صفت) کے کثیر الاستعمال اوزان یہ ہیں:۔

(الف) فَعِيْلٌ: سَعِيْدٌ (نیک بخت)، قَلِيْلٌ (تھوڑا)، كَثِيْرٌ (بہت)

تنبیہ: یہ وزن کبھی مُبَالَغَة کے لئے بھی آتا ہے: عَلِيْمٌ (بڑا جاننے والا) سَمِيْعٌ (بڑا سننے والا)

(ب) فَعُوْلٌ یہ وزن بھی مُبَالَغَة کے لئے آتا ہے: ظَلُوْمٌ (بڑا ظالم)، جَهُوْلٌ (بڑا جاہل)، كَسُوْلٌ (بڑا سست)،

صَدُوْقٌ (بڑا سچا)

(ج) فَعْلَانُ: تَعْبَانُ (تھکا ماندہ)، غَضْبَانُ (غصے میں بھرا ہوا)،
فَرْحَانُ (خوش) یہ وزن اکثر غیر منصرف (دیکھو سبق ۱۰۔۷) ہوا کرتا ہے۔

(د) فَاعِلٌ: یہ وزن دراصل اسم الفاعل کے لئے ہے۔ لیکن بہتیرے اِسْمُ الصِّفَةِ بھی اس وزن پر آتے ہیں: صَادِقٌ (سچا)، عَادِلٌ (منصف مزاج) جَاهِلٌ (بے علم) عَالِمٌ (علم والا)۔

۲۔ جو اَسْمَاءُ الصِّفَةِ رنگ، حُلیہ یا جسمانی عیب ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے اوزان یہ ہیں:۔

اَفْعَلُ واحد مذکر	فَعْلَاءُ واحد مؤنث	فُعْلٌ جمع مذکر و مؤنث
اَحْمَرُ سُرخ	حَمْرَاءُ	حُمْرٌ
اَسْوَدُ سیاہ	سَوْدَاءُ	سُوْدٌ
اَبْيَضُ سفید	بَيْضَاءُ	بِيْضٌ (دراصل بُيْضٌ)
اَصَمُّ (= اَصْمَمُ) بہرا	صَمَّاءُ	صُمٌّ
اَعْمٰى (= اَعْمَيُ) اندھا	عَمْيَاءُ	عُمْيٌ

اسی طرح اَزْرَقُ (نیلا)، اَخْضَرُ (سبز)، اَصْفَرُ (زرد)، اَطْرَشُ (بہرا)، اَخْرَسُ، اَبْكَمُ (گونگا)، اَعْرَجُ (لنگڑا) اَحْدَبُ (کوزہ پُشت)،

اَحْوَرُ (سیاہ چشم)، اَعْوَرُ (ترچھی نظر والا)، اَعْيَنُ (بڑی آنکھ والا) وغیرہ لفظوں کو سمجھ لو۔

تنبیہ ۲۔ اَحْوَرُ کی جمع حُوْرٌ اور اَعْيَنُ کی جمع عِيْنٌ ہے یہ دونوں لفظ زیادہ تر جنتی عورتوں کی صفت میں استعمال ہوتے ہیں یعنی سیاہ چشم بڑی آنکھ والی عورتیں۔

تنبیہ ۳۔ مذکورۂ بالا واحد مذکر اور واحد مؤنث کے صیغے غیر منصرف ہیں (دیکھو سبق ۱۰۔۷)

تنبیہ ۴۔ مؤنث کے تثنیہ میں ہمزہ واو سے بدل جاتا ہے جیسے سَوْدَاءُ سے سَوْدَاوَانِ (دو سیاہ عورتیں)

تنبیہ ۵۔ اَفْعَلُ کے آخر میں ایک جنس کے دو حرف ہوں تو پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں ملا دیتے ہیں اور دو حرف کی بجائے ایک ہی لکھ کر اس پر تشدید لکھتے ہیں جیسے اَصَمُّ دراصل اَصْمَمُ ہے۔ اور اَفْعَلُ کے آخر میں حرفِ عِلّت (ی یا و) ہو تو اس کو تلفظ میں الف سے بدل دیتے ہیں۔ چنانچہ اَعْمٰى دراصل اَعْمَيُ ہے۔

۳۔ کبھی اسماء صفت بھی کسی اسم کی طرف مضاف ہو جاتے ہیں اور اپنے مضاف الیہ کے ساتھ مل کر کسی اسم سابق کی صفت یا خبر واقع ہوتے ہیں:۔

وَلَدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ　　رَجُلٌ کَثِیْرُ الْمَالِ

(ایک اچھی صورت والا لڑکا)　　(ایک بہت مال والا مرد)

بِنْتٌ حَسَنَةُ الْوَجْهِ　　اِمْرَأَةٌ کَثِیْرَةُ الْمَالِ

(ایک اچھی صورت والی لڑکی)　　(ایک بہت مال والی عورت)

۴۔ تمہیں یاد ہوگا، ساتویں سبق میں لکھا گیا ہے کہ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ بن جاتا ہے۔ (دیکھو سبق ۷۔ ۹) اسی طرح یہ بھی تم نے پڑھا ہے کہ مضاف پر لام تعریف داخل نہیں ہوتا۔ (سبق ۷۔ ۴)۔

اچھا اب یہ بھی یاد رکھو کہ اسم صفت مذکورہ دونوں قاعدوں سے مستثنیٰ ہے۔ یعنی نہ تو اضافت سے معرفہ بن جاتا ہے۔ نہ اس پر اَلْ کا داخلہ ممنوع ہے۔ اس لئے جب اسم صفت اپنے مضاف الیہ کے ساتھ کسی معرفہ کی صفت واقع ہو تو اس پر اَلْ داخل کرنا چاہئے:

اَلْوَلَدُ الْحَسَنُ الْوَجْهِ　　خَالِدُنِ الْکَثِیْرُ الْمَالِ

(اچھی صورت والا لڑکا)　　(بہت مال والا خالد)

زَیْنَبُ السَّوْدَاءُ الشَّعْرِ　　اَلْمَرْءَةُ الْکَثِیْرَةُ الْمَالِ

(کالے بال والی زینب)　　(بہت مال والی عورت)

۵۔ اگر مذکورہ مثالوں میں اسم صفت سے اَلْ نکال لیں تو وہ

مثال جملۂ اسمیہ کی ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کا پہلا جزو (اَلْوَلَدُ) معرفہ اور دوسرا (حَسَنُ الْوَجْهِ) نکرہ ہے۔ پس اَلْوَلَدُ حَسَنُ الْوَجْهِ کے معنی ہوں گے "لڑکا اچھی صورت والا ہے"۔ اس صورت میں اَلْوَلَدُ مبتدا اور حَسَنُ الْوَجْهِ خبر ہوگا۔ دوسری مثالیں بھی اسی طرح سمجھ لو۔

۶۔ چند اور مثالیں بھی سمجھ لو:۔

جَاءَ وَلَدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ　　موصوف مرفوع ہے تو صفت بھی مرفوع ہے

رَأَیْتُ بِنْتًا حَسَنَةَ الْوَجْهِ　　موصوف منصوب ہے تو صفت بھی منصوب ہے

هٰذَا کِتَابُ وَلَدٍ حَسَنِ الْوَجْهِ　　موصوف مجرور ہے تو صفت بھی مجرور ہے

۷۔ اسم الصفۃ کے استعمال کی ایک اور صورت کثیر الاستعمال ہے:

وَلَدٌ[1] حَسَنٌ وَجْهُهٗ　　وَلَدٌ حَسَنَةٌ عَیْنُهٗ

(ایک لڑکا جس کا چہرہ اچھا ہے)　　(ایک لڑکا جس کی آنکھ اچھی ہے)

بِنْتٌ حَسَنٌ وَجْهُهَا　　بِنْتٌ حَسَنَةٌ عَیْنُهَا

(ایک لڑکی جس کا چہرہ اچھا ہے)　　(ایک لڑکی جس کی آنکھ اچھی ہے)

یہ مثالیں مرکب توصیفی کی ہیں۔ اگر وَلَد اور بِنْت کو اَلْ لگا کر معرفہ بنالیں تو یہی مثالیں جملۂ اسمیہ کی ہو جائیں گی۔

[1] اس کے لفظی معنی یہ ہوں گے:۔ ایک لڑکا اچھا ہے اس کا چہرہ۔

۸۔ سابقہ مثالوں اور ان مثالوں کے درمیان نمایاں امتیاز یہ نظر آئے گا کہ سابقہ مثالوں میں اِسْمُ الصّفۃ کی تذکیر و تانیث موصوف کی مطابقت سے ہوتی ہے اور ان مثالوں میں اسم الصّفۃ کے بعد جو اسم آتا ہے اس کی مطابقت سے ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ اسم الصّفۃ کا فاعل ہوتا ہے۔ اس کی ترکیب یوں ہوگی:۔

وَلَدٌ — موصوف

حَسَنٌ — اسم الصفۃ

وَجْهُهٗ — مضاف

ہٗ — مضاف الیہ

مضاف اور مضاف الیہ: یہ مرکب اضافی فاعل ہے اسم الصفۃ کا

اسم الصفۃ اور اس کا فاعل: اسم الصفۃ سے ملکر جملۂ اسمیہ ہوکر صفت ہے موصوف کی

موصوف اور صفت ملکر مرکب توصیفی ہوگیا

تنبیہ ۶۔ اسم الصفۃ کا مزید بیان حصہ چہارم سبق ۷۵ میں پڑھوگے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۲

لفظ	معنی	لفظ	معنی
تِبْنٌ	خشک گھاس	شَعْرٌ (الف)	بال
رَائِحَةٌ	بُو	شَرْقٌ	مشرق۔ پورب
زَهْرٌ	پھول	طَلِقٌ	ہنس مکھ
سَهْلٌ	آسان۔ نرم مزاج	عُشْبٌ	تازہ گھاس
غَرْبٌ	مغرب۔ پچھم	لُؤْلُؤٌ	موتی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
لَطِيْفٌ	پاکیزہ، مہربان، باریک بین	وَجْنَةٌ	رخسار
لَوْنٌ	رنگ	هِرَّةٌ	بلی

مشق نمبر ۲۳

(۱) شَجَرَةٌ خَضْرَاءُ (۲) اَلذَّهَبُ اَصْفَرُ وَالْفِضَّةُ بَيْضَاءُ (۳) اَلْعُشْبُ اَخْضَرُ وَالتِّبْنُ اَصْفَرُ (۴) اَلْوَرْدُ اَحْمَرُ اللَّوْنِ وَطَيِّبُ الرَّائِحَةِ (۵) اَلْبَحْرُ الْاَحْمَرُ فِيْ غَرْبِ الْعَرَبِ (۶) هٰذِهِ الْبِنْتُ سَعِيْدَةٌ وَذَاكَ الْوَلَدُ كَسُوْلٌ (۷) اَلْعَبْدُ تَعْبَانُ وَسَيِّدُهٗ غَضْبَانُ (۸) جَلِيْلٌ اَزْرَقُ الْعَيْنِ وَاَسْوَدُ الشَّعْرِ وَاَبْيَضُ الْوَجْهِ (۹) عَائِشَةُ زَرْقَاءُ الْعَيْنِ وَسَوْدَاءُ الشَّعْرِ وَبَيْضَاءُ الْوَجْهِ (۱۰) رَأَيْتُ بِنْتًا حَسَنَةَ الصُّوْرَةِ وَنَظِيْفَةَ الثِّيَابِ (۱۱) فَاطِمَةُ جَمِيْلٌ وَجْهُهَا وَنَظِيْفَةٌ ثِيَابُهَا (۱۲) هٰذِهِ الْبَقَرَةُ سَوْدَاءُ عَيْنُهَا وَاَبْيَضُ رَأْسُهَا (۱۳) زَيْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ وَقَبِيْحُ الثِّيَابِ (۱۴) عَمْرٌو حَسَنٌ وَجْهُهٗ وَقَبِيْحَةٌ ثِيَابُهٗ (۱۵) تِلْكَ النِّسَاءُ خُرْسٌ وَهٰذِهِ عَمْيَاءُ (۱۶) فِي الْبُسْتَانِ اَزْهَارٌ حُمْرٌ وَصُفْرٌ وَطُيُوْرٌ بِيْضٌ وَسُوْدٌ

(۱۷) وَجُنَّتَا الْبِنْتِ الْحَمْرَاوَانِ لَطِيْفَتَا الْمَنْظَرِ (۱۸) اِنَّ زُبَيْدَةَ وَرَشِيْدًا كِلَيْهِمَا[۱] صَالِحَانِ وَحَسَنَا[۲] الْخُلُقِ (۱۹) صَدِيْقِيْ خَلِيْلٌ رَجُلٌ سَهِلٌ طَلِقٌ (۲۰) اَلْكُفَّارُ هُمْ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ (۲۱) اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (۲۲) حُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ (جیسے) اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۔

مشق نمبر ۲۳ (الف)

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو مناسب الفاظ سے پُر کرو:

(۱) لَوْنُ اللَّبَنِ ____ وَلَوْنُ ____ اَحْمَرُ

(۲) اَللَّبَنُ ____ وَالْعَسَلُ ____

(۳) اَللَّبَنُ ____ اللَّوْنِ وَالْعَسَلُ ____ اللَّوْنِ

(۴) اَوْرَاقُ الرُّمَّانِ ____ وَاَزْهَارُهٗ ____

(۵) اَمَامَ بَيْتِيْ شَجَرَةٌ ____

(۶) هِرَّةُ اُخْتِيْ ____ وَكَلْبَتُهَا ____

(۷) رَاَيْتُ هِرَّتَيْنِ ____ وَكَلْبَتَيْنِ ____

[۱] دیکھو عربی کا معلم حصہ اوّل سبق ۱۴۔ [۲] دراصل حَسَنَانِ اضافت سے نون گر گیا ہے۔

(۸) هٰذَا وَلَدٌ ____ الْوَجْهِ وَ ____ الْعَيْنِ

(۹) هٰذَا الْوَلَدُ حَسَنٌ ____ وَقَبِيْحَةٌ ____

(۱۰) رَاَيْتُ بِنْتًا اَبْيَضَ ____ وَ ____ عَيْنُهَا

(۱۱) وَجْنَتَا ____ حَمْرَاوَانِ وَعَيْنَاهَا ____

(۱۲) لَوْنُ وَجْهِ رُقَيَّةَ ____ وَلَوْنُ شَعْرِهَا ____

(۱۳) هِيَ بَيْضَاءُ ____ وَسَوْدَاءُ ____

(۱۴) هٰذَا الْوَلَدُ زَرْقَاوَانِ ____

(۱۵) عِنْدِيْ ____ بَيْضَاءُ وَبَقَرَةٌ ____

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) سرخ پھول۔ (۲) سفید چاندی۔ (۳) میرا بھائی مالدار (بہت مال والا) ہے۔ (۴) یہ پھول زرد ہے۔ (۵) ہمارے باغ میں سُرخ پھول بہت ہیں۔ (۶) یہ لڑکا بڑی آنکھ اور چھوٹے سر والا ہے۔ (۷) وہ ایک کم عقل اور بدصورت مرد ہے۔ (۸) وہ لوگ بہرے گونگے اندھے ہیں۔ (۹) کتّا سیاہ اور بلی سفید ہے (۱۰) تھکا ہوا غلام اور غصّہ والا آقا (۱۱) سیاہ چشم لڑکی۔ (۱۲) لنگڑی بکری۔ (۱۳) دو سیاہ بلیاں گھر میں ہیں۔ (۱۴) (ایک) نیک بخت لڑکا اور (ایک) نیک بخت لڑکی دونوں کھڑے ہیں۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اِسْمُ التَّفْضِيْلِ

۱۔ اسم التفضیل وہ لفظ ہے جس سے کسی شے میں کسی صفت کی زیادتی بمقابلہ دوسری شے کے سمجھی جائے جیسے اَحْسَنُ (زیادہ خوبصورت)، اَکْبَرُ (زیادہ بڑا)۔

۲۔ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے نہ ہوں ان سے اَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل آتا ہے: صَعْبٌ (سخت) سے اَصْعَبُ (زیادہ سخت)، کَبِیْرٌ (بڑا) سے اَکْبَرُ (زیادہ بڑا)۔ قَلِیْلٌ سے اَقَلُّ (بہت کم)، شَدِیْدٌ سے اَشَدُّ (زیادہ تند سخت)، حَاکِمٌ (حکم کرنے والا) سے اَحْکَمُ عَالٍ (دراصل عَالِیٌ۔ بلند) سے اَعْلٰی (دراصل اَعْلَیُ۔ زیادہ بلند)۔

اس کی گردان حسب ذیل ہے:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اَکْبَرُ	اَکْبَرَانِ	اَکْبَرُوْنَ یا اَکَابِرُ
مؤنث	کُبْرٰی	کُبْرَیَانِ	کُبْرَیَاتٌ یا کُبَرٌ

۳۔ ابھی پچھلے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے ہوں ان سے اسم صفت اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔

ان کا اسم التفضیل بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ان کے مصدر پر لفظ اَشَدُّ یا اَکْثَرُ لگا دو۔ اَسْوَدُ (سیاہ) سے اَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ) اَحْمَرُ (سرخ) سے اَشَدُّ حُمْرَةً (زیادہ سرخ)۔

۴۔ اسم التفضیل کا صیغہ کبھی تفضیلِ بَعْض کے لئے یعنی بعض افراد کے مقابلہ میں کسی صفت کی زیادتی بتلانے کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور کبھی تفضیلِ کُل کے لئے یعنی کل افراد سے کسی صفت میں زیادتی بتانے کے لئے۔

جب تفضیلِ بعض کے لئے ہو تو اس کے بعد مِنْ لگانا چاہئے جیسے زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ عُمَیْرٍ (زید عمیر کی نسبت زیادہ عالم ہے) اور جب تفضیل کُل کے لئے ہو تو اسے یا تو معرّف باللام بنانا چاہئے یا مضاف مثلاً زَیْدُنِ الْاَعْلَمُ (سب سے زیادہ علم والا زید) یا زَیْدٌ اَعْلَمُ النَّاسِ (زید سب آدمیوں سے زیادہ علم والا ہے)۔

۵۔ اسم التفضیل مِنْ کے ساتھ مستعمل ہو تو ہر حال میں اس کا صیغہ مفرد مذکر ہی رہے گا (خواہ موصوف جمع ہو یا مؤنث) جیسا کہ زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ بَکْرٍ۔ عَائِشَةُ اَعْلَمُ مِنْ زَیْنَبَ۔ اَلنِّسَاءُ اَضْعَفُ مِنَ الرِّجَالِ۔

اور اَلْ کے ساتھ مستعمل ہو تو موصوف کی مطابقت ضروری ہے۔

مثلاً اَلرَّجُلُ الْاَفْضَلُ (سب سے زیادہ بزرگی والا مرد) ۔ اَلرَّجُلَانِ الْاَفْضَلَانِ ۔ اَلرِّجَالُ الْاَفْضَلُوْنَ ۔ اَلْمَرْءَةُ الْفُضْلٰى ۔ اَلْمَرْءَتَانِ الْفُضْلَيَانِ ۔ اَلنِّسَاءُ الْفُضْلَيَاتُ ۔ اور مضاف ہونے کی حالت میں مطابقت و غیر مطابقت دونوں جائز ہے مثلاً اَلْاَنْبِيَاءُ اَفْضَلُ النَّاسِ یا اَفَاضِلُ النَّاسِ (پیغمبر لوگ سب آدمیوں سے زیادہ فضیلت والے ہیں) مَرْيَمُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ یا فُضْلَى النِّسَاءِ۔

تنبیہ ۱۔ بعض اوقات اسم التفضیل کا مابعد حذف کر دیتے ہیں جیسے اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) جو دراصل اَللّٰهُ اَكْبَرُ كُلِّ شَيْءٍ یا اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہے۔

۶۔ الفاظ خَيْرٌ (اچھا) اور شَرٌّ (برا) اسم التفضیل کے دونوں معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ مثلاً اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ (میں اس کی نسبت زیادہ اچھا ہوں) هٰذَا خَيْرُ النَّاسِ (یہ سب آدمیوں سے بہتر ہے) اُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ (وہ لوگ بدترین مخلوقات ہیں)۔

تنبیہ ۲۔ خَيْرٌ کی جمع خِيَارٌ یا اَخْيَارٌ اور شَرٌّ کی جمع شِرَارٌ یا اَشْرَارٌ ہے۔ مثلاً خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ (حدیث)۔ (تم میں سب سے (وہ) اچھے ہیں (جو) اپنے اہل و عیال کے لئے تم میں سب سے اچھے ہیں اور میں تم میں سب سے اچھا ہوں اپنے اہل کے لئے)۔

اسم التفضیل کا مزید بیان حصہ چہارم سبق ۶ میں ہوگا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۳

لفظ	معنی
اَحَقُّ	زیادہ حقدار
اَسْرَعُ	بہت جلدی کرنیوالا۔ تیز رفتار
اَلْاَعْلٰى	سب سے بلند
اَمَةٌ	لونڈی
اِثْمٌ	گناہ ۔ ضرر
اَمْسِ / اَلْبَارِحَ	کل (گذشتہ)
اَوْهَنُ	بہت ہی بودا بہت کمزور
اَلْجَامِعُ الْاَزْهَرِ	مصر کی جامع مسجد جہاں ایک بہت بڑا اسلامی مدرسہ ہے
اَلْاَتْقٰى	زیادہ پرہیزگار
جَاهِلِيَّةٌ	اسلام سے پہلے کا زمانہ
حِكْمَةٌ	دانائی کی بات
حَاسِبٌ	حساب لینے والا
حَيْثُ	جہاں کہیں
خُلُقٌ (الف)	خصلت
شُجَاعٌ	بہادر
ضَالَّةٌ	کھوئی ہوئی چیز
مَيْسِرٌ	جُوّا
نُحَاسٌ اَصْفَرُ	پیتل
نَوْمٌ	نیند
نَفْعٌ	فائدہ
نَهْرُ الْفُرَاتِ	دریائے فرات

مشق نمبر ۲۴

(۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى (۲) اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (۳) اَقْبَحُ النَّاسِ الرَّجُلُ الْجَهُوْلُ الْكَسُوْلُ (۴) اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا (۵) اَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (الحدیث) (۶) خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ (الحدیث) (۷) اَلْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰى فِي الْجَامِعِ الْاَزْهَرِ (۸) شَوْقِيْ اِلَيْكَ اَشَدُّ مِنْهُ اِلٰى اَخِيْكَ (۹) اَلرِّيْحُ الْيَوْمَ اَشَدُّ مِنْهَا الْبَارِحَةَ (۱۰) حَاتِمٌ قَلِيْلُ الْعَقْلِ وَاَخُوْهُ اَقَلُّ الْعَقْلِ مِنْهُ (۱۱) اَلْحَسَنُ صَدِيْقٌ حَسَنٌ وَّمُحَمَّدٌ اَحْسَنُ مِنْهُ هُوَ اَحْسَنُ اَصْدِقَائِيْ (۱۲) اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا (الحدیث) (۱۳) خِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ (الحدیث)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (۲) وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (۳) قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؟ (۴) وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ (۵) وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ (۶) فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ (۷) اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ

(۸) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا (۹) وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ (۱۰) هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ (۱۱) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ ؟ (بَلٰى هُوَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ)۔

مشق نمبر ۲۴ (الف)

ذیل کے سوالات کے جواب عربی میں پورے جملوں میں دو

سوال	جواب
۱۔ مَنِ الْاَكْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ ؟	(اَلْاَتْقٰى هُوَ الْاَكْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ يا اَلْاَكْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ)
۲۔ اَيُّ مُؤْمِنٍ اَفْضَلُ ؟	
۳۔ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ ؟	
۴۔ مَنْ هُمْ اَفَاضِلُ النَّاسِ ؟	
۵۔ مَنْ هُوَ اَفْضَلُ الرُّسُلِ ؟	
۶۔ اَيْنَ الْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰى ؟	
۷۔ اَاَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ اَخُوْكَ ؟	
۸۔ نَهْرُ النِّيْلِ اَكْبَرُ اَمْ نَهْرُ الْفُرَاتِ ؟	

۹۔ اَللَّبَنُ اَنْفَعُ اَمِ الْخَمْرُ؟

۱۰۔ مَا هُوَ اَشْجَعُ الْحَيَوَانَاتِ؟

۱۱۔ مَا هُوَ اَكْبَرُ الْحَيَوَانَاتِ فِي الْجِسْمِ؟

۱۲۔ مَا هُوَ اَنْفَعُ الْحَيَوَانَاتِ لِلسَّفَرِ؟

۱۳۔ اَيُّ شَيْءٍ اَشَدُّ حُمْرَةً اَلْوَرْدُ اَمْ زَهْرُ الرُّمَّانِ؟

۱۴۔ كَيْفَ الرِّيْحُ الْيَوْمَ؟

۱۵۔ هَلْ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ اَطْوَلُ مِنْ تِلْكَ؟

۱۶۔ هَلِ الذَّهَبُ اَشَدُّ صُفْرَةً مِنَ النُّحَاسِ الْاَصْفَرِ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) یہ لڑکا اس لڑکے سے بڑا ہے (۲) ہوا پانی کی نسبت زیادہ لطیف ہے (۳) دریائے فرات نیل سے چھوٹا ہے (۴) بہترین کتاب قرآن مجید ہے (۵) سب کلاموں سے زیادہ سچا اللہ کا کلام ہے۔ (۶) سُرخ گھوڑے سب گھوڑوں سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ (۷) ہوا کل کی نسبت آج زیادہ پاکیزہ ہے (۸) یہ راستہ اس راستہ کی نسبت زیادہ دشوار ہے (۹) وہ درخت اس درخت کی نسبت زیادہ دراز قد ہے (۱۰) یہ کتاب بہت ہی مفید اور آسان ہے۔

اَلصَّرْفُ الصَّغِيْرُ مِنْ اَبْوَابِ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

باب	الماضی المعروف	المضارع المعروف	الماضی المجهول	المضارع المجهول	الامر	والنهی	اسم الفاعل	اسم المفعول	اسم الظرف	اسم الآلة	اسم التفضيل
ضَرَبَ	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	ضُرِبَ	يُضْرَبُ	اِضْرِبْ	لَاتَضْرِبْ	ضَارِبٌ	مَضْرُوْبٌ	مَضْرَبٌ	مِضْرَبٌ و مِضْرَابٌ	اَضْرَبُ
نَصَرَ	نَصَرَ	يَنْصُرُ	نُصِرَ	يُنْصَرُ	اُنْصُرْ	لَاتَنْصُرْ	نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ	مَنْصَرٌ	مِنْصَرٌ و مِنْصَارٌ	اَنْصَرُ
سَمِعَ	سَمِعَ	يَسْمَعُ	سُمِعَ	يُسْمَعُ	اِسْمَعْ	لَاتَسْمَعْ	سَامِعٌ	مَسْمُوْعٌ	مَسْمَعٌ	مِسْمَعٌ و مِسْمَاعٌ	اَسْمَعُ
فَتَحَ	فَتَحَ	يَفْتَحُ	فُتِحَ	يُفْتَحُ	اِفْتَحْ	لَاتَفْتَحْ	فَاتِحٌ	مَفْتُوْحٌ	مَفْتَحٌ	مِفْتَحٌ و مِفْتَاحٌ	اَفْتَحُ
كَرُمَ	كَرُمَ	يَكْرُمُ	⁘	⁘	اُكْرُمْ	لَاتَكْرُمْ	كَرِيْمٌ	⁘	مَكْرَمٌ	مِكْرَمٌ و مِكْرَامٌ	اَكْرَمُ
حَسِبَ	حَسِبَ	يَحْسِبُ	حُسِبَ	يُحْسَبُ	اِحْسِبْ	لَاتَحْسِبْ	حَاسِبٌ	مَحْسُوْبٌ	مَحْسَبٌ	مِحْسَبٌ و مِحْسَابٌ	اَحْسَبُ

تنبیہ۔ باب كَرُمَ لازم ہے۔ اس لئے اس کا مجہول و اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔

سوالات نمبر ۱۲

(۱) اسماء مشتقہ کون کون سے ہیں؟

(۲) اِسم فاعل کس وزن پہ آتا ہے؟

(۳) باب کَرُمَ کا اسم فاعل کس وزن پہ آتا ہے؟

(۴) اسم مفعول کا کیا وزن ہوتا ہے؟

(۵) اسم فاعل و اسم مفعول کے کتنے صیغے ہوتے ہیں؟

(۶) اسم ظرف کیا ہے؟ اور وہ کس وزن پہ آتا ہے؟

(۷) اسم آلہ کسے کہتے ہیں اور اس کے اوزان کیا ہیں؟

(۸) مصدر میمی کسے کہتے ہیں اور اس کے اوزان کیا ہیں؟

(۹) اسماء الصّفۃ کے کثیر الاستعمال اوزان کون کون سے ہیں؟

(۱۰) جن اسماء الصّفۃ میں عیب یا حلیہ یا رنگ کے معنی پائے جائیں ان کے اوزان بیان کرو۔

(۱۱) سَوْدَاءُ کا تثنیہ اور جمع بتاؤ؟

(۱۲) سبق ۲۳ میں اسم الصفۃ کے استعمال کی جو دو صورتیں بتلائی گئی ہیں مثالوں کے ساتھ ان کا بیان کرو۔

(۱۳) مذکورہ دونوں صورتوں کے درمیان نمایاں فرق کیا ہے؟

(۱۴) اَفْعَلُ کا وزن کون کون سے معنوں میں آتا ہے؟

(۱۵) اسم التّفضیل کسے کہتے ہیں؟ اور وہ کس وزن پہ آتا ہے؟

(۱۶) اسم التّفضیل کی گردان کرو۔

(۱۷) اسم التّفضیل کا استعمال کتنے طور سے ہوتا ہے؟

(۱۸) اسم التّفضیل کو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع میں موصوف کے مطابقت کونسی صورت میں ضروری اور کون سی صورت میں غیر ضروری ہے؟

(۱۹) اَللّٰہُ اَکْبَرُ اصل میں کیا ہے؟

(۲۰) غَسَلَ، عَلِمَ اور صَلُحَ سے صرف صغیر بناؤ پھر صرف کبیر بھی گردانو۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ (الف)

ابواب غیر ثلاثی مجرّد

۱۔ اب تک جو افعال واسماء مشتقہ مذکور ہوئے وہ ثلاثی مجرّد تھے۔ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرّد و رباعی مزید فیہ کے ابواب بیان کرنے باقی ہیں۔ پس معلوم ہو کہ ابواب ثلاثی مزید فیہ جو کثیر الاستعمال ہیں دس ہیں۔

(۱) باب اَفْعَلَ : اَکْرَمَ (بزرگی کرنا) یہ باب اکثر متعدّی ہوتا ہے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اَکْرَمَ	یُکْرِمُ	اَکْرِمْ	مُکْرِمٌ	مُکْرَمٌ	اِکْرَامٌ

(۲) باب فَعَّلَ : عَلَّمَ (سکھانا) یہ باب اکثر متعدّی ہوتا ہے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
عَلَّمَ	یُعَلِّمُ	عَلِّمْ	مُعَلِّمٌ	مُعَلَّمٌ	تَعْلِیْمٌ

(۳) باب فَاعَلَ : قَاتَلَ (باہم لڑنا) یہ باب بھی متعدّی ہوتا ہے

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
قَاتَلَ	یُقَاتِلُ	قَاتِلْ	مُقَاتِلٌ	مُقَاتَلٌ	مُقَاتَلَةٌ یا قِتَالٌ[۱]

[۱] باب فَاعَلَ کا مصدر دو وزن پر آتا ہے۔ مُفَاعَلَةٌ اور فِعَالٌ۔

(۴) باب تَفَعَّلَ : تَقَبَّلَ (قبول کرنا) یہ باب اکثر لازم ہوتا ہے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
تَقَبَّلَ	یَتَقَبَّلُ	تَقَبَّلْ	مُتَقَبِّلٌ	مُتَقَبَّلٌ	تَقَبُّلٌ

(۵) باب تَفَاعَلَ : تَقَابَلَ (آمنے سامنے ہونا۔ ملاقات کرنا) یہ بھی اکثر لازم ہوتا ہے

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
تَقَابَلَ	یَتَقَابَلُ	تَقَابَلْ	مُتَقَابِلٌ	مُتَقَابَلٌ	تَقَابُلٌ

(۶) باب اِنْفَعَلَ : اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا) یہ باب لازم ہے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اِنْکَسَرَ	یَنْکَسِرُ	اِنْکَسِرْ	مُنْکَسِرٌ	مُنْکَسَرٌ	اِنْکِسَارٌ

(۷) باب اِفْتَعَلَ : اِجْتَنَبَ (پرہیز کرنا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اِجْتَنَبَ	یَجْتَنِبُ	اِجْتَنِبْ	مُجْتَنِبٌ	مُجْتَنَبٌ	اِجْتِنَابٌ

(۸) باب اِفْعَلَّ : اِحْمَرَّ (سرخ ہونا) یہ باب لازم ہے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اِحْمَرَّ	یَحْمَرُّ	اِحْمَرَّ / اِحْمَرِرْ	مُحْمَرٌّ	مُحْمَرٌّ	اِحْمِرَارٌ

(۹) باب اِفْعَالَّ : اِدْهَامَّ (سیاہ ہونا) یہ باب بھی لازم ہے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اِدْهَامَّ	یَدْهَامُّ	اِدْهَامَّ / اِدْهَامِمْ	مُدْهَامٌّ	مُدْهَامٌّ	اِدْهِیْمَامٌ

(۱۰) باب اِسْتَفْعَلَ : اِسْتَنْصَرَ (مدد مانگنا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اِسْتَنْصَرَ	یَسْتَنْصِرُ	اِسْتَنْصِرْ	مُسْتَنْصِرٌ	مُسْتَنْصَرٌ	اِسْتِنْصَارٌ

تنبیہ ۱۔ ثلاثی مزید کے چند ابواب اور ہیں جو قلیل الاستعمال ہیں۔ ان کا بیان تیسرے حصے میں ہو گا۔

تنبیہ ۲۔ باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ کا امر تین طرح سے آتا ہے: اِحْمَرَّ ، اِحْمَرِّ یا اِحْمَرِرْ۔ اِدْھَامَّ ، اِدْھَامِّ یا اِدْھَامِمْ۔ چنانچہ ہم نے گردان میں لکھ دیا ہے۔
مذکورہ بابوں کے اسم فاعل اور اسم مفعول تلفظ میں یکساں ہیں لیکن اصل میں علٰحدہ ہیں یعنی اِحْمَرَّ کا اسم فاعل دراصل مُحْمَرِرٌ اور اسم مفعول مُحْمَرَرٌ ہے۔ اور اِدْھَامَّ کا اسم فاعل دراصل مُدْھَامِمٌ اور اسم مفعول مُدْھَامَمٌ ہے۔

۲۔ رباعی مجرد کا ایک ہی باب ہے۔

باب فَعْلَلَ: دَحْرَجَ (لڑھکانا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
دَحْرَجَ	يُدَحْرِجُ	دَحْرِجْ	مُدَحْرِجٌ	مُدَحْرَجٌ	دَحْرَجَةٌ

۳۔ رباعی مزید فیہ کے تین باب ہیں:

(۱) باب تَفَعْلَلَ: تَدَحْرَجَ (لڑھکنا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
تَدَحْرَجَ	يَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرَجْ	مُتَدَحْرِجٌ	مُتَدَحْرَجٌ	تَدَحْرُجٌ

(۲) باب اِفْعَنْلَلَ: اِحْرَنْجَمَ (جمع کرنا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرَنْجِمْ	مُحْرَنْجِمٌ	مُحْرَنْجَمٌ	اِحْرِنْجَامٌ

(۳) باب اِفْعَلَلَّ: اِقْشَعَرَّ (کانپ جانا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اِقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشَعِرَّ / اِقْشَعْرِرْ	مُقْشَعِرٌّ	مُقْشَعَرٌّ	اِقْشِعْرَارٌ

۴۔ مذکورہ تمام ابواب کا فعلِ مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے:۔
ماضی مجہول بنانا ہو تو ماضی معروف کے پہلے حرف کو ضمّہ اور ماقبلِ آخر[۱] کو کسرہ دو۔ اور دونوں کے درمیان جو حرف متحرّک (حرکۃ والا) ہو اُسے ضمّہ دو۔ درمیان میں کوئی الف ہو تو واو سے بدل دو جیسے اَکْرَمَ سے اُکْرِمَ، عَلَّمَ سے عُلِّمَ، قَاتَلَ سے قُوْتِلَ، تَقَبَّلَ سے تُقُبِّلَ، تَقَابَلَ سے تُقُوْبِلَ، اِنْكَسَرَ سے اُنْكُسِرَ،

[۱] آخری حرف سے پہلے جو حرف آئے۔

اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ، اِحْمَرَّ سے اُحْمُرَّ، اِدْهَامَّ سے
اُدْهُومَّ، اِسْتَنْصَرَ سے اُسْتُنْصِرَ، دَحْرَجَ سے دُحْرِجَ،
تَدَحْرَجَ سے تُدُحْرِجَ، اِحْرَنْجَمَ سے اُحْرُنْجِمَ، اِقْشَعَرَّ
سے اُقْشُعِرَّ۔

مضارع مجہول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمہ اور
ماقبل آخر کو فتحہ دینا چاہیئے۔ مثلاً یُکْرِمُ سے یُکْرَمُ، یُعَلِّمُ سے یُعَلَّمُ
یُقَاتِلُ سے یُقَاتَلُ، یَتَقَبَّلُ سے یُتَقَبَّلُ، یَتَقَابَلُ سے یُتَقَابَلُ،
یَنْکَسِرُ سے یُنْکَسَرُ، یَجْتَنِبُ سے یُجْتَنَبُ، یَحْمَرُّ سے یُحْمَرُّ،
یَدْهَامُّ سے یُدْهَامُّ، یَسْتَنْصِرُ سے یُسْتَنْصَرُ، یُدَحْرِجُ سے
یُدَحْرَجُ، یَتَدَحْرَجُ سے یُتَدَحْرَجُ، یَحْرَنْجِمُ سے یُحْرَنْجَمُ،
یَقْشَعِرُّ سے یُقْشَعَرُّ۔

۵۔ مذکورہ ابواب کے اسم فاعل اُن کے مضارع معروف سے
اور اسم مفعول اُن کے مضارع مجہول سے بنائے جاتے ہیں اس طرح کہ
علامتِ مضارع کی جگہ میم مضموم لگائیں اور آخر میں تنوین دیں مثلاً یُکْرِمُ
سے مُکْرِمٌ اسم فاعل ہوگا اور یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ اسم مفعول۔

۶ ثلاثی مُجَرَّد کے سوا بقیہ ابواب سے اسم مفعول ہی کو اسم
ظرف کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

تنبیہ ۳۔ یاد رکھو کہ فعل لازم کا مجہول اور اسم مفعول
اسی وقت استعمال کیا جائے گا جبکہ اس کے بعد حرف جار لایا جائے اس صورت
میں وہ متعدی بن جاتا ہے مثلاً اُحْمُرَّ بِالثَّوْبِ (کپڑا سرخ کیا گیا)
دیکھو سبق ۱۷۔۶۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۴

تنبیہ ۴۔ ذیل میں افعال ثلاثی مزید کے سامنے جو ہندسے
لکھے ہیں اُن سے اُن کے ابواب کی طرف اشارہ ہے۔

اَبْرَمَ (۱)	اٹل بنا دینا	اِسْتَأْجَرَ (۱۰)	کرایہ سے لینا۔ نوکر رکھنا
اِبْيَضَّ (۸)	سفید ہونا	اِسْتَحْسَنَ (۱۰)	کسی چیز کو اچھا سمجھنا
اَحَبَّ (۱۔ اَحْبَبَ)	محبت کرنا۔ پسند کرنا	اِسْتَغْفَرَ (۱۰)	بخشش چاہنا
		اِشْتَغَلَ (۷)	مشغول ہونا
اِجْتَهَدَ (۷)	کوشش کرنا	اِصْفَرَّ (۸)	زرد ہونا
اَخْلَفَ (۱)	خلاف کرنا	اَصْلَحَ (۱)	کسی چیز کو درست کر دینا
اَدْرَكَ (۱)	پالینا۔ کسی کے پاس جا پہونچنا	اِطْمَأَنَّ (۳ رباعی مزید)	مطمئن ہونا۔ سکون حاصل ہونا
اِسْوَدَّ (۸)	سیاہ ہونا		
اَسْلَمَ (۱)	حکم ماننا۔ اسلام لانا	اَنْبَتَ (۱)	اُگانا

أَنْزَلَ (۱) یا نَزَّلَ (۲) اُتارنا
بَذَّرَ (۲) بیجا خرچ کرنا
بَلَّغَ (۲) پہنچا دینا۔ تبلیغ کرنا
تَحَدَّثَ (۴) بات چیت کرنا
تَخَاصَمَ (۵) باہم جھگڑنا
تَعَرَّضَ (۴) چھیڑنا
تَعَلَّمَ (۴) سیکھنا
تَعَجَّبَ (۴) تعجب کرنا
تَفَكَّرَ (۴) سوچنا
تَقَدَّمَ (۴) آگے بڑھنا
تَمَّمَ (۲) تمام کرنا
تَوَدَّدَ (۴) محبت و خیر خواہی کرنا
جَهَّزَ (۲) تیار کرنا
حَافَظَ (۳) محافظت کرنا
خَالَطَ میل جول رکھنا
دَافَعَ (۳) اس کا مصدر دِفَاعٌ یا مُدَافَعَةٌ } مدافعت کرنا

ذَكَّرَ (۲) نصیحت کرنا۔ یاد دلانا
زَحْزَحَ (رباعی مجرد) ہٹا دینا
سَبَّحَ (۲) تسبیح پڑھنا۔ خدا کی یاد کرنا
شَاهَدَ (۳) دیکھنا، مشاہدہ کرنا
ظَهَرَ (ف) ظاہر ہونا
عَاشَرَ (۳) باہم زندگی بسر کرنا
فَتَّشَ (۲) تفتیش کرنا
قَرْقَعَ (رباعی مجرد) کڑکڑ کرنا
كَاتَبَ (۳) باہم خط وکتابت کرنا
كَلَّمَ (۲) کسی سے بات کرنا
لَاطَفَ (۳) نرمی کرنا۔ مہربانی کرنا
بَارِدٌ ٹھنڈا۔ سرد
بَدْوٌ عرب کے دیہاتی لوگ
جَنَّةٌ (ج: جَنَّاتٌ) یا جِنَانٌ } باغ
حَبٌّ دانہ۔ بیج

حَصِيدٌ کاٹی ہوئی فصل
خَجَلٌ شرم
خَجِلٌ شرمندہ
رِقَّةٌ رقت۔ نرمی دل کی
ذِكْرَى نصیحت
زُورٌ جھوٹ
سَقْفٌ چھت
سِلَاحٌ ہتھیار

شَرَابٌ پینے کی چیز
لِصٌّ یا سَارِقٌ چور
مُسْتَقْبِلٌ آنے والا وقت۔ آئندہ
مُغْتَسَلٌ غسل کی جگہ
مِيعَادٌ وعدہ۔ وعدہ کا وقت
وَجَلٌ خوف
وُسْطَى درمیانی

مشق نمبر ۲۵

(۱) أَكْرِمُوا ضَيْفَكُمْ (۲) جَهِّزُوا سِلَاحَكُمْ لِلدِّفَاعِ (۳) لَا تُبْرِمِ الْأَمْرَ حَتَّى تَتَفَكَّرَ فِيهِ (۴) الْمُكَاتَبَةُ نِصْفُ الْمُشَاهَدَةِ (۵) هٰذَا الرَّجُلُ خَالَطَ الْبَدْوَ وَعَاشَرَهُمْ (۶) نَحْنُ مُجْتَهِدُونَ فِي التَّفْتِيشِ عَنْهُ (۷) كَانَ الْأَمِيرُ يُكَلِّمُ أَخَاهُ وَيُلَاطِفُهُ (۸) لَا تَتَعَرَّضْ لِلْعَدُوِّ قَبْلَ الْقُدْرَةِ (۹) هَلْ تَتَكَلَّمُ بِالْعَرَبِيِّ؟ (۱۰) نَعَمْ أَنَا أَتَكَلَّمُ قَلِيلًا (۱۱) أَتَكَلَّمْتُمْ مَعَ ذٰلِكَ الْعَرَبِ؟

(۱۲) نَعَمْ تَكَلَّمْنَا مَعَهُ (۱۳) اَلْاَمِيْرُ وَاَخُوْهُ جَلَسَا يَتَحَدَّثَانِ فِيْ اَمْرِ هٰذِهِ الْحَرْبِ (۱۴) مَنْ يَّتَعَلَّمْ صَغِيْرًا يَّتَقَدَّمْ كَبِيْرًا (۱۵) اِذَا تَخَاصَمَ اللِّصَّانِ ظَهَرَ الْمَسْرُوْقُ (۱۶) اِصْفَرَّ وَجْهُهٗ مِنَ الْوَجَلِ وَاحْمَرَّ مِنَ الْخَجَلِ (۱۷) اِحْتَرِمْ اَبَاكَ وَاَحِبَّ اَخَاكَ (۱۸) هَلْ تَسْتَحْسِنُوْنَ مِمَّا فَعَلْنَا؟ (۱۹) نَتَقَابَلُ فِي الْمُسْتَقْبَلِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى (۲۰) سَمِعْنَا اَنَّ الْاَتْرَاكَ قَدْ جَهَّزُوا الْعَسَاكِرَ لِلدِّفَاعِ (۲۱) مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا (الحديث) (۲۲) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّاجِرَ الصَّدُوْقَ (الحديث) (۲۳) رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِيْمَانِ التَّوَدُّدُ مَعَ النَّاسِ (الحديث)۔

لَطِيْفَةٌ

قَالَ مُسْتَأْجِرٌ لِصَاحِبِ الْبَيْتِ اَصْلِحْ خَشَبَ هٰذَا السَّقْفِ فَاِنَّهٗ يُفَرْقِعُ قَالَ لَا تَخَفْ (تو مت ڈر) فَاِنَّهٗ يُسَبِّحُ قَالَ اِنِّيْ اَخَافُ (میں ڈرتا ہوں) اَنْ تُدْرِكَهُ الرِّقَّةُ فَيَسْجُدَ۔

ؔ جو شخص یہ مَنْ شرطیہ ہے اس کے بعد مضارع کو جزم ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل تیسرے حصے سبق ۴۱ میں ملے گی۔ ؔ جو کچھ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (۲) حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (۳) وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۴) يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ (۵) وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (۶) اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْآ اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ (۷) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ (۸) اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۹) يَوْمَ (جس روز) تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ (۱۰) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (۱۱) اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ (۱۲) اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (۱۳) فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ (۱۴) هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) انھوں نے اپنے مہمان کی عزّت کی۔ (۲) علم طلب کرنے میں

کوشش کرو اور کھیل میں زیادہ مشغول نہ رہو (۳) قوی دشمن کو نہ چھیڑو (۴) ہم لڑائی کو اچھّا نہیں سمجھتے (۵) اپنے ماں باپ کی عزّت کرو اور اپنے بھائیوں اور بہنوں سے محبّت رکھو (۶) ہم اللہ تعالےٰ سے ہر ایک گناہ کی معافی چاہتے ہیں (۷) کیا تم نے مدافعت کے لئے ہتھیار تیّار کر لئے ؟ (۸) چھوٹے پن (صَغِیرًا) میں سیکھ لے تو بڑے پن (کَبِیرًا) میں آگے رہے گا (۹) ہم نے اس کی تفتیش میں کوشش کی (۱۰) کیا تم عربی سیکھتے ہو؟ (۱۱) جی ہاں ہم عربی سیکھتے ہیں (۱۲) دو چور باہم جھگڑ پڑے تو چوری (چرائی ہوئی چیز) ظاہر ہو گئی (۱۳) خوف سے چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور شرم سے سرخ ہو جاتا ہے (۱۴) دن سفید ہو گیا اور رات کالی ہو گئی ۔

(۱۵) ہم نے کتاب تسہیل الادب کا دوسرا حصّہ تین مہینے میں تمام کر لیا (۱۶) ہم جھوٹ بات سے بچتے رہتے ہیں (۱۷) میں اور میرا بھائی ایک ضروری امر کے متعلّق (فِیْ) باتیں کرتے بیٹھے یہاں تک کہ فجر کی روشنی ظاہر ہوئی (۱۸) ہندوستانی لوگ (اَلْهِنْدِیُّوْنَ) مدافعت کے لئے ہتھیار تیار کر رہے ہیں۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ (ب)

اِنَّ، اَنَّ اور اَنْ

تنبیہ ۱۔ مذکورہ تینوں حرف کا کچھ بیان پہلے اور اس دوسرے حصّے میں پڑھ چکے ہو ۔ چوتھے حصّے میں بھی ان کا ذکر ہوگا مگر چونکہ اکثر جملوں میں ان کے استعمال کی ضرورت ہوا کرتی ہے اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ یہاں بھی ان کے متعلق کچھ لکھ دیا جائے :

۱۔ اِنَّ (بے شک) حرف تاکید ہے ۔ یہ حرف جملۂ اسمیّہ کے شروع میں اکثر آیا کرتا ہے ۔ اس کی وجہ سے مبتدا کو نصب پڑھا جاتا ہے ۔ (دیکھو سبق ۶-۹) اِنَّ زَیْدًا عَاقِلٌ (بے شک زید عاقل ہے) کبھی ایسے جملوں میں خبر کے اوپر لَ لگا دیا جاتا ہے ۔ جس سے مزید تاکید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں : اِنَّ الْعِلْمَ لَنَافِعٌ (بے شک علم ضرور فائدہ بخش ہے) ۔

اِنَّ کے ساتھ ضمیریں بھی متّصل ہوتی ہیں جس طرح حروف جارّہ کے ساتھ (دیکھو سبق ۱۱-۴) : اِنَّهٗ ، اِنَّهُمَا ، اِنَّهُمْ اِنَّهَا ، اِنَّهُمَا ، اِنَّهُنَّ ، اِنَّكَ ، اِنَّكُمَا ، اِنَّكُمْ اِنَّكِ ، اِنَّكُمَا ، اِنَّكُنَّ ، اِنِّیْ ، اِنَّا ۔

اِنِّیْ کو اِنَّنِیْ اور اِنَّا کو اِنَّنَا بھی پڑھتے ہیں۔

۲ ـ اَنَّ (کہ)۔ جس طرح اردو اور فارسی میں کافِ بیانیہ (کہ) جملوں کے درمیان آیا کرتا ہے۔ اسی طرح عربی میں اَنَّ کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ بھی اسم ہی پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے:

سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا عَالِمٌ (میں نے سنا کہ زید عالم ہے)۔

ضمیریں اس کے ساتھ بھی متصل ہوتی ہیں۔ ان کی گردان ویسی ہی کرلو جیسی ابھی اوپر لکھی گئی: بَلَغَنِیْ اَنَّكَ نَجَحْتَ فِی الْاِمْتِحَانِ (مجھے خبر پہنچی کہ تو امتحان میں کامیاب ہوگیا)۔

یاد رکھو کہ قَالَ اور اس کے مشتقات کے بعد اَنَّ کی بجائے اِنَّ بولا جاتا ہے: قَالَ الْاُسْتَاذُ اِنَّ الْمَدْرَسَةَ لَا تُفْتَحُ الْيَوْمَ (استاد نے کہا کہ آج مدرسہ نہیں کھولا جائے گا)۔

تنبیہ ۲۔ اِنَّ اور اَنَّ کے گروہ میں لٰكِنَّ (لیکن) اور لَیْتَ (کاش) اور لَعَلَّ (شاید) بھی شامل ہیں یعنی ان کے بعد بھی اسم کو نصب دیا جاتا ہے مگر لٰكِنْ (لیکن) اس گروہ میں شامل نہیں ہے۔ اس کے بعد اسم کو نصب نہیں آتا اور یہ فعل پر بھی داخل ہوسکتا ہے برخلاف مذکورہ حروف کے۔

تنبیہ ۳۔ اَنَّ پر حروف جارّہ (دیکھو سبق ۷) اکثر لگائے

جاتے ہیں: لِاَنَّ (اس لئے کہ) كَاَنَّ (گویا کہ) لِاَنَّهٗ (کیونکہ وہ)، كَاَنَّهٗ (گویا کہ وہ)۔

۳۔ اَنْ (کہ) تمہیں معلوم ہے کہ یہ حرف ناصب مضارع ہے (دیکھو سبق ۷۔ الف ۴) اَنَّ کی طرح یہ بھی جملوں کے درمیان کافِ بیانیہ کی طرح آیا کرتا ہے مگر اَنْ اسم یا ضمیر پر داخل نہیں ہوتا۔ یہ تو صرف فعل پر داخل ہوتا ہے خصوصاً فعل مضارع پر اور اس کی وجہ سے مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے: اَمَرْتُ خَادِمِیْ اَنْ یَحْضُرَ صَبَاحًا (میں نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ وہ سویرے حاضر ہوجائے)۔

تنبیہ ۴۔ اَنْ پر بھی حروف جارہ لگائے جاسکتے ہیں: لِاَنْ (اس لئے کہ۔ تاکہ) اِلٰی اَنْ (یہاں تک کہ)

تنبیہ ۵۔ اِنَّ یا اَنَّ کی وجہ سے کوئی اسم منصوب ہو اور اس کے بعد دوسرا اسم معطوف ہو یعنی وَ، فَ، اَوْ، ثُمَّ وغیرہ حروف عاطفہ کے بعد واقع ہو تو وہ بھی منصوب ہوگا: اِنَّ زَیْدًا وَعَمْرًا[1] صَالِحَانِ، سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا

[1] عُمَر اور عَمْرو میں فرق کے لئے عَمْرو کے آگے حالت رفعی و جری میں واو زائد لکھا کرتے ہیں۔ عَمْرٌو، عَمْرٍو مگر حالت نصبی میں عَمْرًا بغیر واو کے لکھا جاتا ہے۔ اس وقت تنوین نصبی کے الف ہی سے اس کی شناخت ہوجاتی ہے کیونکہ عُمَر غیر منصرف ہے اس پر کوئی تنوین ہی نہیں آسکتی۔

وَعَمْرًا صَالِحَانِ۔

اسی طرح اَنْ کی وجہ سے کوئی فعل مضارع منصوب ہو اور اس کے بعد دوسرا فعل معطوف واقع ہو تو وہ بھی منصوب ہوگا: اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ وَلَا اُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی بندگی کروں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کروں)۔ حروف عاطفہ اور معطوف کا بیان چوتھے حصے سبق ۵۰-۱ میں مفصّل لکھا گیا ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۵

تنبیہ۔ افعال یا مصادر کے سامنے ہندسے جو لکھے ہیں ان سے ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اِتَّحَدَ (۷۔ اس کا مصدر اِتِّحَادٌ)	ایکا کرنا	اِجْتَمَعَ (۷)	جمع ہونا
اِتَّفَقَ (۷۔ اس کا مصدر اِتِّفَاقٌ)	اتّفاق کرنا	اِحْتِجَاجٌ (۷ مصدر ہے)	ناراضی ظاہر کرنا
اَتْلَفَ (۱)	برباد کرنا	اَحْسَنْتَ	تونے خوب کیا۔ آفرین

اَخْبَرَ (۱)	خبر دینا	بَشَّرَ (۲)	خوشخبری دینا
اَحْرَقَ (۱)	جلانا	تَرْجَمَ (رباعی مجرد)	ترجمہ کرنا
اَرْشَدَ (۱)	عقل وفہم عطا کرنا	تَمَتَّعَ (۴)	فائدہ لینا
اِسْتِقْلَالٌ (۱۰ مصدر ہے)	سوراج۔ خود مختاری	تَمَّمَ (۲)	تمام کرنا
		تَمَرَّدَ (۴)	سرکشی کرنا
اِسْتَحَقَّ (۱۰)	حقدار ہونا	تَوَلّٰى (۴)	والی ہونا۔ پیٹھ پھیرنا
اِشْتَرَكَ (۷)	شریک ہونا	جَانَبَ (۳)	الگ رہنا
اَضْرَبَ (۱)	منہ موڑ لینا۔ ہڑتال کرنا	جَرِحَ (س)	زخمی ہونا
		حَبَسَ (ض)	قید کرنا
اَغْلَقَ (۱) یا غَلَّقَ	بند کر دینا	خَرَّبَ (۲)	برباد کرنا
اِلْتَفَّ (۷۔ دراصل اِلْتَفَفَ)	جمع ہونا۔ لپٹنا	خَفَّضَ (۲)	پست کرنا
		دَارَ (يَدُوْرُ)	پھرنا۔ چکر کھانا
اِمْتَنَعَ (۷)	باز رہنا	دَامَ (يَدُوْمُ)	ہمیشہ رہنا
اَمْكَنَ (۱)	ممکن ہونا	رَشَقَ (ن)	تیر یا پتھر وغیرہ پھینکنا
اَنْشَدَ (۱)	شعر سنانا		
اَنْصَفَ (۱)	انصاف کرنا	صَدَّقَ (۲)	سچ ماننا
اَيَّدَ (۲)	مدد کرنا	عَادَلَ (۳)	برابری کرنا

لفظ	معنی	لفظ	معنی
كَلَّفَ (۲)	تکلیف دینا	اُخَرُ	دوسرا
لَفَظَ (ض)	بولنا	اَخُوْعِلْمٍ	علم کا بھائی یعنی علم والا
مَاتَ (يَمُوْتُ)	مرنا	اَسَنُّ	زیادہ عمر والا
مَحْكَمَةٌ (جمع مَحَاكِمُ)	حکومت کی عمارت جیسے عدالت، ڈاکخانہ	اَغُسْطُسُ	ماہ اگست
مُدَافَعَةٌ (۳۔ مصدر ہے)	مدافعت کرنا	اَنَامٌ	مخلوق۔ دنیا
مُظَاهَرَةٌ (۳۔ مصدر ہے۔)	اکٹھا ہوکر شکایت کرنا۔ مظاہرہ کرنا	اَللّٰهُمَّ	اے اللہ
نَصَحَ (ف)	نصیحت کرنا۔ خیر خواہی کرنا	اِنْجِلِيْزُ	انگریز
هَجَمَ (ن)	ہجوم کرنا	اَهْلٌ	لائق۔ گھر کے لوگ۔ والا
هَنَّأَ (۲)	مبارکباد دینا	تِلِغْرَافٌ	ٹیلیگراف
وَفَّقَ (۲)	توفیق دینا۔ اسباب بنادینا	جِهَةٌ	طرف
وَلَدَ (يَلِدُ)	جننا	جُمْلَةٌ	کسی قدر۔ ایک مقدار
		حِجَازِيٌّ	ملک حجاز کا رہنے والا
		حَسْبَ	موافق

لفظ	معنی	لفظ	معنی
حُرِّيَّةٌ	آزادی	كَرِيْمٌ	شریف
رَئِيْسُ الْمَدْرَسَةِ	صدر مدرس	لُؤْمٌ	ملامت
رَحًى یا رَحَی	چکی	لَئِيْمٌ	کمینہ۔ خسیس
رَصَاصٌ	سیسہ۔ بندوق کی گولی	مَاعَدَاذٰلِكَ	اس کے سوا
زَعِيْمٌ (ج: زُعَمَاءُ)	لیڈر	مَحْفِلٌ	مجلس
شُرْطَةٌ (اسم جمع)	پولیس	مَرْءٌ	مرد
سِلْكٌ	تار	مَقْدُوْرٌ	دباؤ ڈالا ہوا
سِنٌّ	عمر۔ دانت	مَقْرُوْنٌ	ملا ہوا۔ قریب
صَنِيْعَةٌ	کرتوت	مَنُوْنٌ	موت
صَوْتٌ	آواز۔ نعرہ۔ رائے	مِنْهَاجٌ	طریقہ۔ نہج
قَرْيَةٌ (ج: قُرًى)	گاؤں۔ دیہات	مُنْذُ	سے (مدت کی ابتدا کے لئے)
قَائِدٌ	سردار۔ لیڈر	نَفِيْسَةٌ (ج نفائسُ)	عمدہ چیز
عَامِلٌ (ج عُمَّالٌ)	کاریگر۔ مزدور۔ حکومت کے عملدار	وَفَاءٌ	قول پورا کرنا۔ وفاداری
غُرُوْرٌ	فریب۔ دھوکا	هَمٌّ	فکر۔ خیال
غُلَامٌ	لڑکا		

مشق نمبر ۲۶ [۱] (ہڑتال اور اتحاد)

تنبیہ۔ مقصود بالمثال الفاظ پر لکیر بنا دی گئی ہے۔

(۱) يَا رَشِيدُ مَاذَا تَتَعَلَّمُ فِي الْمَدْرَسَةِ ؟

يَا عَمِّي! أَنَا أَتَعَلَّمُ الْعَرَبِيَّ وَ الْإِنْكِلِيزِيَّ وَالْحِسَابَ وَالْجُغْرَافِيَةَ وَالتَّارِيخَ

(۲) سَمِعْتُ أَنَّكَ لَا تَجْتَهِدُ فِي تَحْصِيلِ الْعِلْمِ وَتَشْتَغِلُ فِي اللَّعِبِ

مَنْ أَخْبَرَكُمْ يَا سَيِّدِي؟ وَكَيْفَ صَدَّقْتُمُ الْمُخْبِرَ؟

(۳) يَا حَبِيبِي أَنَا لَا أُصَدِّقُهُ لٰكِنِّي أَنْظُرُكَ مُنْذُ يَوْمَيْنِ مَا ذَهَبْتَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

نَعَمْ - إِنِّي لَا أَذْهَبُ مُنْذُ تَاسِعِ [۲] أُغُسْطُسَ لِأَنَّ الطُّلَّابَ أَضْرَبُوا عَنِ التَّعَلُّمِ، بَلْ هَجَمُوا عَلَى حُجْرَةِ رَئِيسِ الْمَدْرَسَةِ وَخَرَّبُوا بَعْضَ أَسْبَابِ الْحُجْرَةِ فَأُغْلِقَ الْمَدْرَسَةُ

(۴) وَلِمَ أَضْرَبَ الطُّلَّابُ ؟

لِأَنَّ الْحُكُومَةَ قَبَضَتْ عَلَى

۱ یہ مکالمہ ۱۵ اگست ۱۹۴۲ء کو لکھا گیا ہے۔ ۲ نواں۔ نویں۔

مِسْتَرْ غَانْدِي (مسٹر گاندھی) وَمَوْلَانَا أَبِي الْكَلَامِ وَكَثِيرٍ مِنْ زُعَمَاءِ الْجَمْعِيَّةِ الْوَطَنِيَّةِ (الْكَانْغْرِيس) وَحَبَسَتْهُمْ فَأَضْرَبَ الطُّلَّابُ احْتِجَاجًا عَلَى صَنِيعَةِ الْحُكُومَةِ

(۵) صَدَقْتَ يَا عَزِيزِي! وَقَرَأْتُ فِي الْجَرَائِدِ أَنَّ عُمَّالَ الْمَصَانِعِ وَالْمَعَامِلِ أَيْضًا أَضْرَبُوا عَنِ الْعَمَلِ وَاجْتَمَعُوا لِلْمُظَاهَرَةِ وَالْاِحْتِجَاجِ، فَمَنَعَتْهُمُ الشُّرْطَةُ لٰكِنْ لَمْ يَمْتَنِعُوا وَرَشَقُوا الشُّرْطَةَ بِالْحِجَارَةِ فَرَشَتْهُمُ الشُّرْطَةُ بِالرَّصَاصَاتِ فَبَعْضُهُمْ مَاتُوا عَلَى الْحَالِ وَبَعْضُهُمْ جُرِحُوا۔

وَهٰكَذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَاتُ فِي طُولِ الْهِنْدِ وَعَرْضِهَا، فِي مُدُنِهَا وَفِي قُرَاهَا، وَفِي بَعْضِ الْمَوْضِعِ قَتَلَ الْمُظَاهِرُونَ رِجَالًا مِنَ الشُّرْطَةِ وَأَحْرَقُوا الْمَحَاكِمَ وَأَتْلَفُوا الْأَسْلَاكَ التِّلِغْرَافِيَّةَ لٰكِنْ سَمِعْنَا أَنَّ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَشْتَرِكُوا فِي هٰذِهِ الْمُظَاهَرَاتِ إِلَّا قَلِيلًا

(۶) هل تعلم لم قبضت الحكومة على زعماء الكانغرسيين؟

لانهم يطلبون الحرية و الاستقلال وقالوا للانجليز ان يتركوا الهند في ايدي الهنديين

(۷) فلماذا لم يشترك المسلمون في هذه المظاهرات؟

لان قائد جمعية المسلمين (مسلم لیگ) مستر محمد علی جناح منعهم عن الاشتراك

(۸) ولماذا امنعهم. الا يحب المسلمون وقائدهم الحرية والاستقلال؟

بلى! هم يحبون الاستقلال وكيف لا؟ مع ان (باوجودیکہ) الاجتهاد للحرية والاستقلال فريضة عليهم. ولكن الهنود الى الآن لم يتفقوا مع مسلم ليگ في مطالبات المسلمين وحقوقهم

(۹) يا عزيزي لا شك في ان الحرية واستقلال الوطن

اي والله هذا صحيح. فما لنا[۱] ان لا نتحد ولا نتفق. فانه

۱؎ پھر ہمیں کیا ہوا ہے۔

هما اعز شيء، لا تعادلهما نفوس ولا نفائس لكن استقلال الهند لا يحصل من هذه المظاهرات بل اول شرطه الاتحاد بين ابناء الوطن هكذا يقول الانجليز ايضا للهنديين "كونوا متحدين يحصل لكم الاستقلال"

اسهل طريق لتحصيل الاستقلال فالواجب على كل محب الحرية من الهنود والمسلمين ان يجتهد كل الجهد للاتحاد حتى يكون صوت جميع الاقوام صوتا واحدا "الاستقلال الاستقلال"

(۱۰) احسنت يا ولدي! لكن الهنود والانجليز لن يتفقوا مع المسلمين الذين ضعفت[۱] قوتهم بالشقاق[۲] وضعف الايمان وسوء الاعمال[۳]

نعم! لا يحب احد الاتحاد مع الضعفاء، اما اذا احسنوا[۴] الاخلاق والاعمال واتحدوا وكانهم بنيان[۵] مرصوص[۶]، فيحب كل واحد الاتحاد معهم

۱؎ کمزور ہوگئی ۲؎ پھوٹ۔ ۳؎ بُرے عمل۔ ۴؎ اَحْسَنَ (ا) اچھا بنانا۔

۵؎ عمارت۔ ۶؎ سیسہ پلایا ہوا۔

(۱۱) فَيَلْزِمُ عَلٰى قَائِدِى الْمُسْلِمِيْنَ وَعُلَمَائِهِمْ اَنْ يُسَارِعُوْا[1] اَوَّلًا اِلٰى تَحْسِيْنِ[2] اَخْلَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَالتَّنْظِيْمِ[3] وَالْاِتِّحَادِ بَيْنَهُمْ عَلٰى اَسَاسِ[4] الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ، وَالتَّعَاوُنِ[5] عَلَى الْبِرِّ[6] وَالتَّقْوٰى وَالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ، وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْفِسْقِ وَالْعِصْيَانِ لِيَكُوْنُوْا مِنْ حِزْبِ[7] اللّٰهِ، اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

صَدَقَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، يَا عَمِّىْ! اِذَا اتَّحَدَ مُسْلِمُو الْهِنْدِ عَلَى الْاَسَاسِ الْمَذْكُوْرِ (وَلَوْ كَانُوْا مُخْتَلِفِيْنَ فِى الْفُرُوْعِ) كَانُوْا قُوَّةً عَظِيْمَةً، فَمَنْ ذَا[8] الَّذِىْ يُخَالِفُ قُوَّةَ مِئَةِ[9] مَلْيُوْنٍ[10] مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّادِقِيْنَ فَاِنِّىْ اَرْجُوْ[11] اَنَّ يَوْمًا يَتَّحِدُ فِيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ يَكُوْنُ يَوْمُ الْاِتِّحَادِ مَعَ جَمِيْعِ اِخْوَانِنَا مِنْ اَبْنَاءِ الْوَطَنِ۔

[1] سَارَعَ (س) جلدی بڑھنا۔ [2] اچھا بنانا۔ [3] ایک سلسلہ میں پرونا، درست کرنا۔ [4] بنیاد۔ [5] باہم مدد کرنا۔ [6] نیکی۔ [7] گروہ، پارٹی۔ [8] ذَا اِسم اشارہ ہے یعنی کون ہے وہ جو مخالفت کرے۔ [9] سَو۔ [10] دس لاکھ، سَو ملیوں، دس کروڑ۔ [11] میں امید کرتا ہوں۔

(۱۲) يَا لَيْتَنِىْ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ السَّعِيْدَ فَلَا شَكَّ فِىْ اَنَّ يَوْمَ الْاِتِّحَادِ هُوَ يَوْمُ الْحُرِّيَّةِ وَالنَّجَاةِ عَنِ الْاِسْتِعْبَادِ[1]

لَا تَقْنَطُوْا[2] مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، عَسٰى[3] اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ قَرِيْبًا

(۱۳) اَنَا مَسْرُوْرٌ جِدًّا بِفَهْمِكَ وَخِبْرَتِكَ[4]، لٰكِنْ لَا تَكُنْ غَافِلًا مِنَ الْعُلُوْمِ وَالْفُنُوْنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَهْلًا لِخِدْمَةِ الدِّيْنِ وَالْوَطَنِ

اَشْكُرُكَ يَا سَيِّدِى الْمُحْتَرَمَ! قَدْ عَلَّمْتَنِىْ مَا لَمْ اَكُنْ اَعْلَمُ وَفَهَّمْتَنِىْ مَا لَمْ اَكُنْ اَفْهَمُ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

مشق نمبر ۲۶ (الف)

حِكَايَةٌ

حُكِىَ[5] اَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمَّا تَوَلَّى الْخِلَافَةَ دَخَلَ عَلَيْهِ وُفُوْدُ الْمُهَنِّئِيْنَ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ۔ فَتَقَدَّمَ مِنْ وَفْدِ الْحِجَازِيِّيْنَ لِلْكَلَامِ

[1] کسی کو غلام بنانا، محکوم بنانا۔ [2] قَنَطَ (ن) نااُمید ہونا۔ [3] امید ہے۔ [4] واقفیت۔ [5] حکایت کی گئی ہے۔

غُلَامٌ صَغِيْرٌ لَمْ تَبْلُغْ سِنُّهُ إِحْدٰى عَشْرَةَ سَنَةً. فَقَالَ عُمَرُ ارْجِعْ وَلْيَتَقَدَّمْ مَنْ هُوَ أَسَنُّ، فَقَالَ الْغُلَامُ (أَيَّدَ اللّٰهُ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ) اَلْمَرْءُ بِأَصْغَرَيْهِ قَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ فَإِذَا امْنَحَ اللّٰهُ الْعَبْدَ لِسَانًا لَافِظًا وَقَلْبًا حَافِظًا فَقَدِ اسْتَحَقَّ الْكَلَامَ وَلَوْ كَانَ الْفَضْلُ بِالسِّنِّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَانَ فِي الْأُمَّةِ مَنْ هُوَ أَحَقُّ بِمَجْلِسِكَ هٰذَا۔ فَتَعَجَّبَ عُمَرُ مِنْ كَلَامِهٖ وَأَنْشَدَ:۔

تَعَلَّمْ فَلَيْسَ الْمَرْءُ يُوْلَدُ عَالِمًا   وَلَيْسَ أَخُوْ عِلْمٍ كَمَنْ هُوَ جَاهِلٌ

وَإِنَّ كَبِيْرَ الْقَوْمِ لَا عِلْمَ عِنْدَهٗ   صَغِيْرٌ إِذَا الْتَفَّتْ عَلَيْهِ الْمَحَافِلُ

أَشْعَارٌ

إِذَا أَنْتَ أَكْرَمْتَ الْكَرِيْمَ مَلَكْتَهٗ   وَإِنْ أَنْتَ أَكْرَمْتَ اللَّئِيْمَ تَمَرَّدَا

إِنَّ الْوَفَاءَ عَلَى الْكَرِيْمِ فَرِيْضَةٌ   وَاللُّؤْمُ مَقْرُوْنٌ بِذِي الْإِخْلَافِ[1]

وَتَرَى[2] الْكَرِيْمَ لِمَنْ يُعَاشِرُ مُنْصِفًا۔   وَتَرَى اللَّئِيْمَ مُجَانِبَ الْإِنْصَافِ

---

[1] خلاف کرنے والا۔ [2] تو دیکھے گا۔

خَفِّضْ هُمُوْمَكَ فَالْحَيٰوةُ غُرُوْرٌ   وَرَحَى الْمَنُوْنِ عَلَى الْأَنَامِ تَدُوْرُ

وَالْمَرْءُ فِيْ دَارِ الْفَنَاءِ مُكَلَّفٌ   لَا قَادِرٌ فِيْهَا وَلَا مَقْدُوْرُ

مَكْتُوْبٌ مِنَ الْوَلَدِ إِلٰى أَبِيْهِ

إِلٰى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمَاجِدِ الْمُحْتَرَمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، إِنِّيْ كُنْتُ كَتَبْتُ قَبْلَ ثَلٰثَةِ أَشْهُرٍ إِلٰى أَخِي الْعَزِيْزِ وَأَخْبَرْتُ أَنِّيْ تَمَّمْتُ الْجُزْءَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيْلِ الْأَدَبِ وَالْيَوْمَ أُبَشِّرُكُمْ بِأَنِّيْ تَعَلَّمْتُ الْجُزْءَ الثَّانِيْ أَيْضًا فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَلَهُ الشُّكْرُ۔

يَا أَبِي الْمُكَرَّمُ! اَلْآنَ أَنَا أَفْهَمُ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ أَكْثَرَ مِنْ مَا كُنْتُ أَفْهَمُهٗ قَبْلَ هٰذَا۔ لِأَنِّيْ تَعَلَّمْتُ فِي الْجُزْءِ الثَّانِيْ جَمِيْعَ الْأَبْوَابِ مِنَ الْأَفْعَالِ الثُّلَاثِيَّةِ وَالرُّبَاعِيَّةِ الْمُجَرَّدَةِ وَالْمَزِيْدَةِ

وَمَا عَدَا[1] ذٰلِكَ حَفِظْتُ كَثِيْرًا مِنَ الْأَلْفَاظِ الْعَرَبِيَّةِ وَتَعَلَّمْتُ جُمْلَةً[2] مِنْ قَوَاعِدِ الصَّرْفِ وَالنَّحْوِ وَمِنْ تَرَاكِيْبِ الْجُمَلِ

---

[1] ماسوا اس کے۔ [2] ایک مقدار۔

الْاِسْمِيَّةِ وَالْفِعْلِيَّةِ۔

وَبِحَمْدِ اللّٰهِ اِنِّیْ اَقْدِرُ اَنْ اُتَرْجِمَ كَثِيْرًا مِنَ الْجُمَلِ
مِنَ الْعَرَبِیِّ اِلَی الْهِنْدِیِّ وَمِنَ الْهِنْدِیِّ اِلَی الْعَرَبِیِّ۔

وَالْخُلَاصَةُ اَنِّیْ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی تَعَلَّمْتُ فِیْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ مَا (جو)
لَا يَتَعَلَّمُ طَلَبَةُ الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ الرَّائِجَةِ عَلَی الْمِنْهَاجِ
الْقَدِيْمِ فِیْ سَنَتَيْنِ۔ خُصُوْصًا تِلْكَ الطَّلَبَةُ لَا يَقْدِرُوْنَ مُطْلَقًا
اَنْ يُتَرْجِمُوْا مِنَ الْهِنْدِیِّ اِلَی الْعَرَبِیِّ اَوْ يُكَلِّمُوْا اَوْ يَكْتُبُوْا
مَكْتُوْبًا صَغِيْرًا۔

وَلَمَّا اَقْرَءُ الْجُزْءَ الثَّالِثَ وَاَتَعَلَّمُ اَقْسَامَ الْاَفْعَالِ
الْغَيْرِ السَّالِمَةِ يَحْصُلُ لِیْ قُدْرَةٌ مَزِيْدَةٌ عَلَی التَّكَلُّمِ وَالتَّرْجَمَةِ
وَاِذَنْ[1] اُرْسِلُ فِیْ كُلِّ اُسْبُوْعٍ[2] مَكْتُوْبًا اِلٰی حَضْرَتِكُمْ
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی اُمِّیَ الْمُحْتَرَمَةِ وَاَخَوَاتِیْ وَاِخْوَانِیَ الْمُكَرَّمِيْنَ
وَدُمْتُمْ[3] سَالِمِيْنَ۔

وَلَدُكُمُ الْخَادِمُ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

۱ تب۔ اس وقت ۔ ۲ ہفتہ ۔ ۳ آپ ہمیشہ سلامت رہیں۔

تکملہ

چند مفید معلومات

(۱) تعریف علمِ صرف ونحو

صحیح بولی سیکھنے کے لئے جو قاعدے بنائے گئے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) صَرف (۲) نَحو۔

صرف وہ علم ہے جس میں لفظوں کی پہچان اور اُن کے ہیر پھیر کے قاعدوں کا ذکر ہو۔

نحو وہ علم ہے جس میں لفظوں کے آپس کے تعلق اور ان کی اعرابی حالت کی پہچان کے قاعدے بتائے جائیں۔

تنبیہ ۱۔ اس کتاب میں تم نے کچھ قواعد صرف کے پڑھے ہیں اور کچھ نحو کے۔ بقیہ قواعد آئندہ حصے میں انشاء اللہ بیان کئے جائیں گے۔

(۲) تحلیل[1]

کلام میں لفظوں کو علٰحدہ علٰحدہ جانچنے کو تحلیل کہتے ہیں اور وہ دو قسم کی ہوتی ہے (۱) تحلیل صرفی (۲) تحلیل نحوی۔

صرف کے قاعدوں کے لحاظ سے جانچنے کو تحلیل صرفی کہتے

۱ اس کے لفظی معنی ہیں کسی چیز کے اجزا کو الگ الگ کر دینا۔

ہیں اور نحو کے قواعد کے لحاظ سے جانچنے کو تحلیل نحوی کہتے ہیں۔ اور چونکہ اس تحلیل کے بعد پھر لفظوں کو باہم جوڑ دیتے ہیں اس لئے تحلیل نحوی کو عام طور پر ترکیب (جوڑ دینا) بھی کہتے ہیں۔

تحلیل صرفی میں ذیل کے امور تم ابھی جانچ سکتے ہو:۔

سب سے پہلے کلمہ کی اقسام پہچانیں کہ کونسا لفظ اسم ہے کونسا فعل اور کونسا حرف؟

پھر اسم کے متعلق ذیل کی باتیں دیکھو:۔

(۱) نکرہ ہے یا معرفہ؟ نکرہ ہے تو اسم ذات ہے یا اسم صفۃ؟ معرفہ ہے تو کس قسم کا؟ یعنی اسم عَلَم ہے یا ضمیر یا اور کوئی؟

(۲) مشتق ہے یا غیر مشتق (جامد)؟ اگر مشتق ہے تو کونسی قسم کا؟ اسم فاعل ہے یا اسم مفعول یا اسم تفضیل یا اسم ظرف یا اسم آلہ یا اسم صفت (صفۃ مُشَبَّہ) یا اسم مبالغہ؟

(۳) حروف اصلیہ کی تعداد پہچانو کہ ثلاثی ہے یا رباعی یا خماسی؟ مُجَرَّد ہے یا مَزِید فیہ؟

(۴) واحد ہے یا تثنیہ یا جمع؟ جمع ہے تو سالِم یا مُکَسَّر؟ مُکَسَّر ہے تو کس وزن پر؟

(۵) مذکر یا مؤنث؟ علامتِ تأنیث کیا ہے۔ (۶) معرب ہے یا مَبْنِی؟

فعل کے متعلق ذیل کے امور دیکھو:

(۱) زمانہ دیکھو یعنی ماضی ہے یا مضارع؟

(۲) صیغہ دیکھو کہ غائب ہے یا مخاطب یا متکلّم؟ مذکر ہے یا مؤنث؟ واحد ہے یا تثنیہ یا جمع؟

(۳) حروف اصلیہ کی تعداد دیکھو کہ ثلاثی ہے یا رباعی؟ مجرد ہے یا مزید فیہ؟

(۴) معروف ہے یا مجہول؟ لازم ہے یا مُتَعَدِّی؟

(۵) معرب ہے یا مبنی؟

حرف کے متعلق

(۱) حرف کے متعلق صرف یہ دیکھ سکتے ہو کہ حرفِ جارّ ہے یا حرفِ اِستفہام یا حرفِ نفی یا حرفِ تاکید یا حرفِ ندا یا حرفِ ناصب مضارع یا حرفِ جازم ہے؟

تحویل نحوی میں اُمورِ ذیل تم جانچ سکتے ہو

(۱) مرکّب تامّ ہے یا ناقص؟

(۲) مرکّب ناقص ہے تو کس قسم کا؟ توصیفی ہے یا اضافی؟

(۳) مرکّب توصیفی ہے تو اس میں موصوف کون سا ہے اور صفت کون سی؟

(۴) اگر مرکّب اضافی ہے تو اس میں مضاف کونسا اور مضاف الیہ کون سا ؟

(۵) مرکّب تامّ ہے تو کون سی قسم کا؟ جملۂ اسمیّہ ہے یا جملہ فعلیّہ؟

(۶) جملۂ اسمیّہ ہے تو اس میں مبتدا کونسا ہے؟ اور خبر کونسی ؟

(۷) جملۂ فعلیّہ ہے تو اس میں فعل کونسا ہے؛ فاعل کون ہے یا نائب الفاعل کون سا لفظ ہے؟ مفعول کونسا لفظ ہے ؟

(۸) ہر کلمہ کی اعرابی حالت دیکھو۔ یعنی فعل ہے تو دیکھیں حالت رفعی میں ہے یا حالت نصبی یا جزمی میں؟ اور اسم ہے تو دیکھیں حالت رفعی میں ہے یا حالت نصبی یا جرّی میں ؟

(۹) اگر کوئی اسم مرفوع ہے تو کیوں؟ فاعل نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے یا مبتدا یا خبر ہونے کی وجہ سے ؟

(۱۰) اگر منصوب ہے تو کیوں؟ مفعول ہے یا اِنَّ کے بعد واقع ہوا ہے یا کَانَ کی خبر ہے ؟ یا اس لئے کہ فاعل یا مفعول کی ہیئت بتلاتا ہے ؟

(۱۱) اگر مجرور ہے تو کیوں؟ حرف جرّ کے بعد واقع ہے یا مضاف الیہ ہے ؟

(۱۲) ہر کلمہ کا اعراب دیکھیں کونسی قسم کا ہے ۔ اعراب بالحرکۃ

ہے یا اعراب بالحروف؟

متعدد جملوں کی ترکیبیں پہلے لکھی جا چکی ہیں۔ ذیل میں چند اور جملوں کی تحلیل لکھی جاتی ہے تاکہ تم آئندہ بطور خود سارے جملوں کی تحلیل کر سکو :-

(۱) اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ (مرد لوگ عورتوں کے اوپر سرپرست ہیں)

اس کی تحلیل صرفی یوں ہوگی :-

(اَلرِّجَالُ) اسم ہے معرفہ معرف باللّام، جمع مکسّر، مذکّر، جامد، ثلاثی مجرّد، معرب۔

(قَوَّامُوْنَ) اسم، جمع سالم مذکّر، مشتق (اسم مبالغہ)، ثلاثی مجرّد۔

(عَلٰی) حرف جارّ، مبنی۔

(النِّسَاءِ) اسم معرّف باللّام، جمع مکسّر، اس کا مفرد اِمْرَأَۃٌ ہے، مؤنّث، جامد، ثلاثی مجرّد، معرب۔

اس کی تحلیل نحوی یوں کرو :-

مذکورہ جملہ اسمیّہ ہے کیونکہ اس کا پہلا جزو اسم ہے۔

(اَلرِّجَالُ) مبتدا ہے اسی لئے مرفوع ہے۔ اس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے۔ (قَوَّامُوْنَ) خبر ہے اسی لئے مرفوع ہے۔ اس کا رفع ـُوْنَ

سے دیا گیا ہے (دیکھو سبق ۱۰۔۵)۔ (عَلٰی) حرف جار ہے۔ (النِّسَاءِ) مجرور۔ اس کا جر زیر سے دیا گیا ہے۔ جار اور مجرور مل کر خبر سے متعلق ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ ہوگیا۔

(۲) (کَتَبَ) مَحْمُوْدٌ کِتَابًا طَوِیْلًا اِلٰی اَخِیْهِ (محمود نے ایک لمبا خط اپنے بھائی کو لکھا)

اِس کی تحلیل صرفی یوں ہوگی:۔

(کَتَبَ) فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر غائب، ثلاثی مجرّد، متعدّی، مبنی (کیونکہ فعل ماضی فتحہ پر مبنی ہوتا ہے)۔

(مَحْمُوْدٌ) اسم عَلَم، وَاحد، مذکر، مشتق اسم مفعول ہے۔ حَمِدَ (تعریف کرنا) سے، ثلاثی مجرّد ہے، مُعْرب ہے۔

(کِتَابًا) اسم نکرہ، واحد، مذکر، مشتق، ثلاثی مجرّد، معرب

(طَوِیْلًا) نکرہ، واحد، مذکر، مشتق، اسم صفۃ، ثلاثی مجرّد اور معرب ہے۔

(اِلٰی) حرف جار۔

(اَخ) اسم نکرہ واحد، مذکر، جامد، ثلاثی (دراصل (اَخُوٌ ہے) معرب۔

(ہٖ) ضمیر مجرور متصل۔

مذکورہ جملہ کی تحلیل نحوی یوں کرو:۔

مذکورہ جملہ فعلیّہ ہے کیوں کہ اس کا پہلا جزو فعل ہے۔

(کَتَبَ) فعل ماضی مبنی ہے فتحہ پر۔ (مَحْمُوْدٌ) فاعل ہے اور اسی لئے مرفوع ہے اس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے۔ (کِتَابًا) مفعول ہے اسی لئے منصوب ہے اس کا نصب زبر سے دیا گیا ہے پھر (کِتَابًا) موصوف بھی ہے اور (طَوِیْلًا) اسکی صفت ہے اسی لئے منصوب ہے کیوں کہ صفت اور موصوف اعراب میں باہم مطابق ہوتے ہیں اس کا نصب بھی زبر سے آیا ہے۔ (اِلٰی) حرف جار۔ (اَخ) مجرور۔ اس کا جرّ (ی) سے آیا ہے (دیکھو سبق ۱۱۔۲)۔ پھر (اَخ) مضاف ہے۔ (ہِ) مضاف الیہ۔ جار ومجرور مل کر متعلّق ہوا فعل سے۔ فعل، فاعل، مفعول اور متعلّق مل کر جملۂ فعلیّہ ہوا۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّانِیْ

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

الحمدللہ عربی کا معلم حصہ دوم بعونہٖ تعالیٰ ختم ہوگیا۔ اس کے بعد حصہ سوم سبق ۲۶ سے شروع ہوگا۔

اس حصہ میں جو "مشقیں" مِنَ الْقُرْاٰن" ہیں ان کے حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں۔ اگر دیکھنا چاہو تو قرآن مجید سے نکال کر دیکھ لو۔

نمبر شمار	پارہ	سورۃ کا نام	سورۃ کا نمبر	آیت کا نمبر	نمبر شمار	پارہ	سورۃ کا نام	سورۃ کا نمبر	آیت کا نمبر
مشق نمبر ۱۸ (الف)					(۲)	۱۳	یوسف	۱۲	۸۰
(۱)	۲۶	قٓ	۵۰	۴	(۳)	۱	بقرہ	۲	۶۷
(۲)	۲۳	صٓ	۳۸	۷	(۴)	۱	بقرہ	۲	۶۷
(۳)	۲۹	ملك	۶۷	۱۰	(۵)	۱۳	رعد	۱۳	۳۶
(۴)	۵	نسآء	۴	۶۶	(۶)	۶	مائدہ	۵	۲۸
(۵)	۷	مائدہ	۵	۱۱۶	(۷)	۲۶	حجرات	۴۹	۱۴
(۶)	۳۰	نبا	۷۸	۴	(۸)	۲۶	فتح	۴۸	۲۷
(۷)	۲۶	فتح	۴۸	۱۹	(۹)	۵	نسآء	۴	۹۷
(۸)	۵	نسآء	۴	۱۱۳	(۱۰)	۱	بقرہ	۲	۱۰۶
(۹)	۲۲	احزاب	۳۳	۴۰	(۱۱)	۲۶	محمد	۴۷	۷
مشق نمبر ۱۹					مشق نمبر ۲۰				
(۱)	۱	بقرہ	۲	۲۴	(۱)	۱۷	حج	۲۲	۴۰

نمبر شمار	پارہ	سورۃ کا نام	سورۃ کا نمبر	آیت کا نمبر	نمبر شمار	پارہ	سورۃ کا نام	سورۃ کا نمبر	آیت کا نمبر
(۲)	۲۶	فتح	۴۸	۲۷	(۱۱)	۴	آل عمران	۳	۱۶۹
(۳)	۸	اعراف	۷	۲۳	(۱۲)	۵	نسآء	۴	۱۳۵
(۴)	۱۲	یوسف	۱۲	۳۲	(۱۳)	۴	آل عمران	۳	۱۰۴
مشق نمبر ۲۱					(۱۴)	۸	انعام	۶	۱۵۱
(۱)	۱	بقر	۲	۲۱	(۱۵)	۲۶	حجرات	۴۹	۱۱
(۲)	۱	بقر	۲	۱۲۶	(۱۶)	۱۰	توبہ	۹	۲۸
(۳)	۳	آل عمران	۳	۴۳	(۱۷)	۸	انعام	۶	۱۵۲
(۴)	۱۶	کھف	۱۸	۱۱۰	(۱۸)	۸	انعام	۶	۱۲۱
(۵)	۱۹	نمل	۲۷	۲۸	مشق نمبر ۲۲				
(۶)	۳۰	فجر	۸۹	۲۸	(۱)	۱۳	رعد	۱۳	۱۶
(۷)	۱۳	یوسف	۱۲	۶۷	(۲)	۱	بقر	۲	۳۰
(۸)	۱۰	توبہ	۹	۴۰	(۳)	۱	بقر	۲	۱۲۴
(۹)	۱۱	یونس	۱۰	۶۵	(۴)	۶	مائدہ	۵	۳۸
(۱۰)	۱۳	ابراھیم	۱۴	۴۲	(۵)	۳۰	غاشیہ	۸۸	۱۲